٧٨٦

فی قصصهم عبرة لاولی الالباب

عبرت

کا

دوسرا حصہ

مصنفہ

علامہ دہر مولانا حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم

بفرمایش

مولوی محمد مصطفٰے علیخاں صاحب بی-ایس سی-ایل ایل-بی

مرقع عالم پریس ہردوئی مین چھپا

(باہتمام شفیع اللہ خان مہتمم مرقع عالم پریس)

قیمت فی جلد عمر

سنہ ۱۹۲۱ء

بار پنجم

مسیحائے عالم

مصنفہ

حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم اڈیٹر مرقع عالم

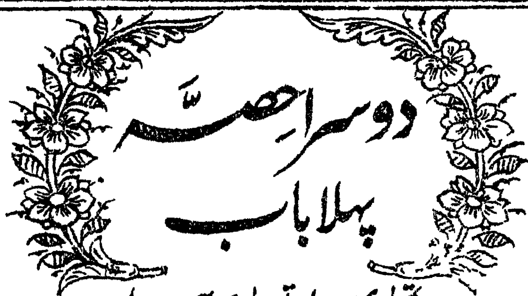
جسمین

حفظ صحت کے کل اصول معجزانہ سحر طرازی کے ساتھ دکھائے گئے ہین زبان شستہ اور حوض کوثر مین دُھلی ہوئی ہے۔ بس اسکو پڑھئے اور ایک طرف لطف زبان کے چٹخارے لیجئے اور دوسری طرف انسانی تندرستی کے قائم رکھنے کے اصول سیکھئے قیمت مجلد ۸ر

المظاہر

یہ بھی تاریخ کی ایک بےنظیر کتاب ہے جس کو قبلہ و کعبہ حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم نے ابن شحنہ کی تاریخ سے ترجمہ کیا ہے۔ کتاب کا ترجمہ سنہ ۸۰۶ھ تک ہے۔

عربی تاریخون مین ابن شحنہ کی تاریخ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ بہت اختصار کے ساتھ تمام واقعات اس مین درج ہین۔ قیمت عہ



دوسرا حصہ

پہلا باب

تمہاری یہ راہ تو ہماری یہ راہ

نیند اُسکی ہی دماغ اُسکا ہی راتین اُسکی ہین
جسکے بازو پر تری زلفین پریشان ہوگئین

جاڑے کا موسم ہی سردی اچھی طرح چمک گئی ہی اور ابھی کسی طرح پہر چھ گھڑی رات سے زائد نہین گئی ہی۔ وہ ابر کے ہلکے ہلکے حباب سے لکّے جو شام کو کسی کے ململی دوپٹے کی طرح سمٹے ہوئے آسمان کے نیلے نیلے رنگ مین جابجا نظر آتے تھے اور جسکو ڈوبتے ہوئے آفتاب نے اپنے سنہرے رنگ مین رنگ دیا تھا وہ تو آج شام ہی سے رات کی خنکی پا کر کسی شوخ کمسن حسین کیطرح بات بات مین ٹھنک ٹھنک کر شبنم کے پیرایے مین آنسو بہا رہے تھے لیکن اب اسوقت موسم کی سرد مہری اور زمہریر کی برودت سے شبنم کو کچھ ایسا پالا پڑا ہی کہ وہ آسمان سے یخ ہو ہو کر گر رہی ہی۔ ہاتھ پاؤن گلے جاتے ہین۔ اور دانت بج رہے ہین۔ اُمرا و اغنیا تو سردی سے بچنے کے لئے سموری اور اونی کپڑے زیب تن کئے مکانون کے دروازے بند کئے بیٹھے ہونگے انگیٹھیان روشن ہونگی اور آب آتش رنگ کا دور پر دور چل رہا ہوگا۔ لیکن دیہات کے غریب و مفلس آدمی دن بھر کی مشقتون سے تھکے ہوئے اسوقت اپنے جھونپڑون مین پڑے ہونگے جنپر افلاس اور تہیدستی نے کچھ رحم کھا کر ایک ایک پرانا کمل ڈالدیا ہی اور وہ اسکو غنیمت سمجھکر ادھر اُدھر سے دباتے جاتے ہین۔ چارون طرف سے سرد ہوا کے جھونکے آتے ہین اور انکے جھونپڑون کی ٹٹیون مین لہرا سا پیدا کرتے ہوئے انکے کانپتے ہوئے جسمون پر تیر کی طرح لگتے ہین اور وہ بیچارے جاڑے کے مارے اوہو ہو کرکے اپنے ہاتھ پاؤن سمیٹ لیتے ہین اور جب کسی طرح چین نہین پڑتا تو مجبوری سے اُٹھ بیٹھتے ہین اور گھاس پھوس جلا کر ہاتھ پاؤن سینکنے لگتے ہین۔ کہین اسوقت کسی حرمان نصیب عاشق کو شب فرقت کی ایذائین دل مسل مسل کر پہلو بدلوا رہی ہونگی۔ کہین اُمیدوار مین انتظار کی وہ گھڑیان گنی جاتی ہونگی جنکے ایک ایک سکنڈ مین ہزارہا تمناؤن کا خون ہوا جاتا ہی اور نئی نئی ہزارون امیدین دل کی

ایک ایک اضطرابی حرکت مین پیدا ہوئی جاتی ہین کہین چھیڑ چھاڑ کی باتین ہو رہی ہونگی - دل کے ارمان نکل رہے ہونگے - شرم کے مارے کسی کا سر جھک گیا ہوگا - آنکھون کے گلابی ڈورے لال ہو چلے ہونگے - تیوریون پر بل پڑ گیا ہوگا اور کوئی ایک دہشت کی حالت مین ہاتھ جوڑ جوڑ کر منتون سے کچھ کہہ رہا ہوگا - کوئی وعدہ فراموش دیدہ و دانستہ بھلا کر کسی کی آرزو کا خون کرنے کے لئے پاؤن مین مہندی لگا کر بیٹھ رہا ہوگا اور کوئی کہین جانے کے لئے دیکھنے والون کی نظر بچا بچا کر بن ٹھن رہا ہوگا - مذہبی عبادتگاہون مین بھی سناٹا ہو گیا ہے بشپ اور پادری گرجے بند کر کے اپنے اپنے گھرون کو چل دیئے ہین اور مندرون سے وہ صدائین بھی نہین نکلتین جو یونانیون کے قدیم عقائد کے موافق دیوتاؤن کی پرستش کے اوقات مین گھنٹے کی آواز کے ساتھ ایطالیہ کے رہے سہے مندرون مین پیدا ہوتی تھین ایسے وقت مین ہم اٹلی کی قدیم تاریخ کو دیکھتے دیکھتے ریونا مین اُس جگہ پہنچ گئے ہین جہان پر شاہی عمارتون کا سلسلہ شمال سے جنوب کی طرف چلا گیا ہے مشرق کی طرف سلطانی قلعہ ہے اور اسی طرف دریائے ایڈریاٹک موجین مارتا ہوا شمال سے جنوب کو بہہ رہا ہے وسط مین دور تک نظر کو لطف سیر اُٹھانے کے لئے وسیع میدان پڑا ہے اور اسکے مغربی سمت پر ایک دلکشا باغ ہے جسکو اہل اٹلی کے مذاق کا ایک اچھا نمونہ کہنا چاہیے شاہی عمارتون نے قریب ہو کر اسکو اپنا پائین باغ بنا لیا ہے - نظر بد سے بچانے کے لئے سنگ سیاہ کی قد آدم چاردیواری اسکو چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہے جسکی لہرار منڈیر پر جا بجا درختون کی شاخین لوٹ رہی ہین اور کسی من چلی پردہ نشین عورت کی دیوار سے باہر نکلی ہوئی گردن کی طرح اوپر سے باہر کی طرف نیچے کو جھکی ہوئی ٹہنیون کے اشارے سے آنے جانے والون کو اپنی طرف اس لئے بلا رہی ہین کہ یہان آؤ ہم تمھین ایک تماشا دکھلائین - باغ مین جانے کے لئے شرقی سمت پر ایک پھاٹک لگا ہے جو عموماً بند رہتا تھا مگر اسوقت اتفاق سے درِ قبول کی طرح کچھ کھلا ہوا معلوم ہوتا ہے مشرق کی طرف سے ماہ دو ہفتہ نے بھی کسی نئی دلھن کی طرح بیٹھے بیٹھے اُٹھ کر زمین کے پردون سے اپنی جھکی ہوئی گردن اٹھا لی ہے - تاریکی کے گھونگھٹ سے اپنا روشن اور نورانی چہرہ نکالا ہے جسکی شرمائی ہوئی کرنین سامنے والے پھاٹک مین ہو کر دبی ہوئی نکل رہی ہین اور رک رک کر قدم آگے بڑھاتی جاتی ہین - ہاتھ کے ذرا سہارا دینے سے پھاٹک بالکل کھل گیا ہے اور اب وہ ماہتابی کرنین باغ دیکھنے کے ذوق شوق مین کچھ ایسی بے اختیار ہو گئی ہین کہ ہم تو خیر سے پیچھے چھوٹ گئے ہین مگر وہ ہم سے بھی آگے اُس روش پر جاروب کشی کرتی ہوئی بڑھتی چلی جاتی ہین جو اس پھاٹک سے مغربی پھاٹک کی طرف سیدھی چلی گئی ہے - بچھوا ہوا گو اب گر گئی ہے مگر تاہم اسکی رفتار اسوقت بھی اُسی

فتنۂ دوران کی قیامت خیز چال سے کسی طرح کم نہین ہی جو غرورِ حسن کے مارے ایک نزاکت کے عالم مین پائنچے اور اُسی کے ساتھ اپنے بل کھاتی ہوئی نازک کمر کو بھی سنبھالے ہوئے گن گن کر زمین پر قدم رکھ رہی ہو۔

گو اس باغ کی موجودہ بگڑی ہوئی حالت دیکھنے والے کو اچھی طرح سے یہ امر بتلا رہی ہی کہ اسکی خبرگیری اچھی طرح نہین کیجاتی روشون مین زمانے کے نشیب و فراز کی طرح ناہمواری آگئی ہے۔ ہجرانِ نصیب عشاق کے ناصبور پڑے ہوئے دل کی طرح جابجا گڑھے پڑ گئے ہین۔ گھاس قدیم باشندگان یورپ کے سر کے بالون کی طرح حد سے زائد بڑھ گئی ہی اور جابجا درختون کے نیچے اُن سوکھے ہوئے پتون کا ڈھیر لگا ہوا ہی جنکو زمانے کی ناموافق ہوا نے ادھر اُدھر خاک اُڑانے کے لیے انکی شاخون سے جدا کر دیا ہی مگر پھر بھی باغ کی اصلی وضع۔ اُسکے چمنون کی باقاعدہ تقسیم اور کیاریون کا سڈول ڈھنگ اس امر کو اچھی طرح ثابت کر رہا ہی کہ جب یہ بنا ہوگا اُس وقت البتہ بہت شوق اور اہتمام کے ساتھ بنایا گیا ہوگا۔

وسط باغ مین سنگ مرمر کی ایک مختصر بارہ دری ہی جسکے ہر چہار طرف چار حوض بنے ہوئے ہین جنمین کبھی تو فوارے چھوٹتے ہون گے مگر اب تو چشم کور کی طرح بے آب پڑے ہین۔ شاید ایک دو مین کچھ تھوڑا سا پانی بھی ہی لیکن وہ بھی متعفن۔ جسپر ہری ہری کائی جمی ہوئی ہی۔ بارہ دری کی کرسی بلند ہی اور اُسکے چبوترے پر قرینے قرینے سے نانڈے رکھے ہین جنمین طرح طرح کے پودے پھول کھلے ہوئے ہین اور انکی خوشنما کلیان نظر مین کھبی جاتی ہین۔ بارہ دری مین نہ کوئی آدمی نظر آتا ہی نہ کہین روشنی معلوم ہوتی ہی۔ ہُو کا عالم ہی اور در و دیوار پر ایک وحشت سی برس رہی ہے برآمدے مین چلمنین پڑی ہین جو اُس روشنی کو بھی نہین آنے دیتین جسکو نیچے سے اپنی فیاضی سے اسکی ظلمت دور کرنے کے لیے چاندنی کے پیرائے مین بھیجا گیا ہی۔ ہان البتہ بیچ کے بڑے کمرے مین کوئی شمع روشن معلوم ہوتی ہی۔ ایک دروازہ کچھ کچھ کھلا ہوا ہی اور اسپر بھی خیر سے چلمن پڑی ہوئی ہے اندر سے روشنی کی روشن شعاعین کسی کی شرم آلودہ نگاہون کی طرح کھلے ہوئے دروازے سے دبی ہوئی نکل نکلکر ادھر اُدھر تاک جھانک کر رہی ہین کہ کوئی دیکھتا تو نہیں ہی اندر سے کچھ آہستہ باتین کرنے کی آواز بھی آ رہی ہی اور مغربی برآمدے مین ایک عورت ٹہل رہی ہی۔

ان باتون مین سب سے پہلے جو بات ہمارے فہم مین آئی ہی وہ یہ ہی "حضور اب مجھکو جانے کی اجازت دیجیے" جو ایک بھاری و مردانی آواز مین تھی جسپر کسی دوسرے نے کہا "ابھی نہین تم ٹھہرو اپنا

جاؤ گے۔ بیٹھو۔ کیا مین نے تمھین اسی لیے بلایا تھا؟"

یہ آواز ہمارے کانون کو کچھ آشنا معلوم ہوتی ہے لیکن یقینی طور پر ابھی ہم نہین کہہ سکتے کہ یہ کسکی آواز ہے اور زنانہ لب ولہجہ ہے۔

پھر پہلی آواز مین کوئی کہتا ہے مگر گھبراہٹ کے لہجے مین "شاہزادی صاحب! آپکے پاس اگر مجکو کوئی دیکھ لیگا تو پھر میری جان مصیبت مین پڑ جائے گی۔ جانے دیجیے مین جاؤن گا"

پھر زنانے لہجے مین آواز آئی "اے ہے تو تم اسقدر گھبرائے کیون جاتے ہو۔ توبہ۔ یہان کوئی بیٹھا ہے! تم ڈرو نہین۔ یہان کوئی نہین آئے گا۔ کسی کی مجال ہے! میری طبیعت کو تم سے تعلق ہوگیا ہے اور تم اسطرح مجھ سے دور بھاگتے ہو"

اب ہمارے شک کو زیادہ ترقی ہوگئی ہے۔ دل مین الجھن بڑھتی جاتی ہے اور بغیر اسکے دریافت کیے ہم کو چین نہین پڑ سکتا کہ یہ باتین کون کر رہا ہے۔ تاریخ کے اس ناتمام ورق کو جلدی سے ہمنے الٹ دیا ہے اور پردے کی چلمن اٹھا کر ہم اس کمرے مین پہنچ گئے ہین جہان سے یہ باتین کرنے کی آواز آرہی تھی۔ کمرہ ضروری اسباب وسامان سے سجا ہوا ہے۔ فرش بچھا ہے اور ایک طرف کو پلنگ لگا ہوا ہے جسپر شاہزادی ہنسریا ایک اجنبی شخص کے پاس پہلو سے پہلو ملائے بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ شخص ایک نوعمر جوان ہے جسکا سن پچیس ۲۵ برس سے کسی طرح زائد نہین معلوم ہوتا صورت تو چندان بری نہین ہے مگر ایسی اچھی بھی نہین ہے کہ اپنے حسن دلفریب کے کرشمون سے کسی جوان گرمایا عورت کی آنکھ کو اپنی طرف متوجہ ہی کرے جسم کا گورا گورا رنگ ہے اور قد بھی متوسط درجے کا۔ قد کا تناسب بھی اچھا ہے مگر آنکھین چھوٹی چھوٹی کرنجی رنگ کی ہین اور منھ کا نقشہ بھی کچھ اچھا نہین۔

الجنیس نام ہے اور خود اسی شاہزادی کی سرکار مین نظارت کے حقیر عہدہ پر ممتاز ہے۔

الجنیس اسوقت حیرت کے عالم مین چپ بیٹھا ہوا ہے۔ سر ادب کے لحاظ سے گریبان مین پڑا ہوا ہے آنکھین جھکی ہوئی ہین اور دل کی سنسناہٹ سے تمام جسم مین پسینہ آگیا ہے۔ اس خوف سے کہ کوئی آنہ جائے سارا بدن بید کیطرح کانپ رہا ہے اور شاہزادی ہنسریا اس سے کہہ رہی ہے "کیون تم کچھ باتین نہین کرتے ہو"

الجنیس۔ (ہاتھ جوڑ کر) جی حضور کچھ نہین فقط یہی لگا ہوا ہے کہ جناب عالی کے پاس اسطرح اسوقت بیٹھا ہوا کوئی دیکھ نہ لے۔ ورنہ مجھسے فرمانبردار ملازم کے لیے اس سے زیادہ اور کوئی فخر کی بات نہین ہو سکتی کہ حضور نے اسطرح اپنے برابر بیٹھنے کی مجکو عزت بخشی اور یون مخاطب صحیح بنا کر مجھسے ہمکلام ہوئین"

شاہزادی "اب آپ اس ادب کو تو تہ کر رکھیے اور یہ بتائیے کہ آپ یہان آنے مین سوا یویا سے اسقدر حیلے بہانے کیون کرتے تھے۔ آج آتا ہون۔ کل آؤن گا۔ تم چلو مین آیا۔ اور پھر کہین پتہ نہین آخر تم سمجھے کیا تھے بتاؤ تو سہی"

ایجنیس "مین سرکار ابد قرار کا ایک ادنی سا ملازم ہون بھلا مجھ کو کسی وقت حاضری مین عذر ہو سکتا ہے کیا میری مجال ہے۔ دن بھر تو مین حاضر ہی رہتا ہون اور جب پہلی مرتبہ سوا یویا میرے پاس گئی تھی اسیوقت مین حاضر ہوتا لیکن جب اُس نے کچھ ایسی باتین بیان کین جنکو مین حضور کی طرف نسبت دینا ہی گستاخی نہین بلکہ ایک بہت بڑا گناہ سمجھتا تھا جو اسوقت کی حاضری مین خیال کرتا تھا اور یہی ایک ایسی قوی وجہ تھی کہ جس کے سبب سے مین ہمیشہ ہر وقت کی حاضری مین پس و پیش کرتا رہا"

شاہزادی "افوہ تم بڑے سخت دل ہو تم میری آنکھ سے بھی میرے دلی حالت کا امتیاز نہ کر سکے"

ایجنیس "حضور اس امتیاز کے لیے آنکھ کہان سے لاؤن اور بالفرض اگر آنکھ بھی ہوتی تو اسکے لیے دل بھی تو ہونا چاہیے۔ حضور شاہزادی۔ میری آقا ہے ولی نعمت۔ اور مین ادنے درجے کا غریب اور آپ ہی کا نوکر میرے خیال مین بھی وہ بات نہین آسکتی تھی جسکو اسوقت مین خوش نصیبی سے اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہون مگر خدا کرے کہ یہ میری خواب ہی کی حالت ہو"

شاہزادی "اللہ رے تیری گریز (خواب ہی کی حالت ہو) اچھا پھر لیٹ رہیے پلنگ پڑا ہے۔

ایجنیس "نہین حضور مین آپ کے ساتھ بیٹھ تو سکتا نہین۔ لیٹنے کی کیا طاقت۔ مین نے تو بات کہی تھی وہی مثل ہوئی رہین تو مجھ پڑے مین خواب دیکھین محلون کا"

شاہزادی "نہین نہین تمکو اب لیٹنا ہوگا۔ لیٹو۔ لیٹو۔ ضرور لیٹنا پڑیگا" اور زبردستی سے اسکے دونون شانے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لٹا دیا۔ ہنوریا گو خود لیٹی نہ تھی مگر اسی پلنگ پر ایجنیس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اسکا سیدھا ہاتھ ایجنیس کے اوپر سے ہوتا ہوا اسطرف پلنگ پر رکھا ہوا ہے اور اُسی ہاتھ پر زور دیے ہوے اس طرف کو کسی قدر جھک گئی ہے اور اُلٹا ہاتھ اپنی بالوں پر رکھا ہوا ہے۔ رُخ ایجنیس کی طرف ہے جوتے پاؤن مین ہین اور پاؤن پلنگ کے نیچے لٹکے ہوئے ہین۔ یہ جسقدر واقعات ہماری نظر سے گذرے ہین اُنھون نے ہمارے دل کی کچھ عجیب حالت کر دی ہے کہ ہم سے اب یہان ٹھرا نہین جاتا اور ہم مجبور ہوتے ہین کہ اس کمرے سے نکل کر ذرا اپنے دل کو بہلائین۔ ہنوریا کو گو ہم نے اچھی طرح پہچان لیا ہے اور خوب جانتے ہین کہ یہ وہی شاہزادی ہے جو کبھی ہمارے دوست جان کی لستان معشوقہ تھی اور شاید اب بھی ہو لیکن اسوقت اسکا ایک غیر شخص کے پاس بیٹھا ہونا۔ یہ اختلاط۔ اسطرح ہنس ہنس کے باتین کرنا اور اسکی یہ نازیبا حرکتین۔ یہی چند ایسی باتین ہین

جنھون نے ہمارے اس یقین مین شک پیدا کردیا ہی۔ ہنوریا ایک ایسی صاحب عصمت و عفت عورت تھی جسکی پارسائی کا شہرہ اسکے عالم فریب حسن کی طرح اٹلی اور روم مین ہر جگہ پھیلا ہوا تھا لوگ اُسکی حیا و شرم کی قسم کھاتے تھے اور وہ باوجود اس شاہانہ عیش و تنعم کے لڑکپن کے زمانے مین بھی خدا کی عبادت سے غافل نہ تھی۔ اُسکو حیا و شرم کی ایک دیوی کہنا چاہیئے تھا۔ اُسکو بھلا ان بیحیائی کی باتون سے کیا مناسبت تھی۔ ایسا تو کسی شریف عورت سے نہین ہو سکتا اور پھر اپنے ایک ادنی نوکر سے اسطرح کا ہنسنا بولنا جو دلون مین شک ڈالنے والا ہو۔ وہ تو وہی پاکباز عورت تھی جسنے ہمارے دوست جان کو بھی باوجود اسکے اصرار و تمنا کے ہمیشہ اُسکی نازیبا خواہشون سے روکا۔ کچھ ذہن مین نہین آتا کہ یہ کیا معاملہ ہی۔ اسکو کیا ہو گیا ہی اسکی طینت اسقدر جلد کسطرح بدل گئی ہی اور یہ بے شرمی اسمین کہان سے آگئی۔ کہین ہمارے یار کے فراق مین اسکو جنون تو نہین ہو گیا ہی؟ عجب نہین۔ لیکن اور باتین تو سب ہوش کی کرتی ہی۔ کہین سوایویا کی بُری صحبت نے تو اسپر یہ خراب اثر نہین ڈالا؟ صورت و قیافہ سے ایک شوخ و طرار عورت معلوم ہوتی تھی باتین لچھے دار چبا چبا کر کیا کرتی تھی اور بات بات پر ہنستی تھی بناؤ سنگار سے بھی اسکو بہت شوق تھا اور چلتی بھی جھوم جھوم کر تھی۔ شاید برآمدے مین بھی وہی ٹہل رہی ہی۔ اور کہین وہی ہو۔ عجب نہین جو اُسی کی بدوضعی نے ہنوریا کا چال چلن بھی اسقدر بگاڑ دیا ہو۔ ایسی عورتین کبھی اس قابل نہین ہوتین کہ شرفا کی بہو بیٹیون کی پیش خدمت بنین۔ یا جوانی کے بھرے ہوئے جوش اور بھری جوانی کے ولولون نے اسکو اسقدر بیحیا کر دیا ہی۔ بیشک یہی ہوگا۔ جوانی کا جوش خروش کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ وہ کسی کے ضبط کئے ہو سکے اب بیچاری کو چونکہ شادی کیطرف یاس کلی ہو گئی ہی۔ الشباب شعبۃ من الجنون کے نازک زمانے کی سخت امتحانی گھڑیان کسطرح کاٹے نہین کٹتی ہونگی اُسنے اسی طرح اپنے دل کی بیچین کرنے والی تمناؤن کو تسکین دینے کے لیئے اپنی طبیعت کے خلاف یہ رنگ اختیار کیا ہوگا۔ اچھا چلکر دیکھین تو سہی اب کیا ہوتا ہی شاید انکی باہمی گفتگو سے کوئی بات معلوم ہو جائے۔ ایجنبیس اُسی طرح پلنگ پر لیٹا ہوا ہی۔ ہنوریا اُسی وضع سے بیٹھی ہوئی ہی جسطرح ہم بیٹھا چھوڑ گئے تھے اور یہ باتین آپس مین ہو رہی ہین۔

ہنوریا۔ "کیون میری شکل کیسی ہی تمکو اچھی معلوم ہوتی ہی؟"

ایجنبیس۔ "حضور اسکا کہنا ہی کیا۔ آپکے قدم مبارک کی قسم تمام قوم اٹلی اور تمام مین تو آپکے حسن خداداد کی تعریفین گھر گھر ہوتی ہین۔ دنیا مین آپ کا مثل تو ہی نہین۔ بس آپ حسن کی دیوی معلوم ہوتی ہین جسکی پرستش ہر شخص کو دل و جان سے کرنا چاہیئے جان کا"

شاہزادی۔ "(چونک کر) کیا؟ جان کا"

ایجنبیس۔ "جی کچھ نہین"

شاہزادی :- نہین نہین - کچھ تو کہو "

ایجنیس :- (بات بنا کر) مین یہ کہتا تھا کہ کسی کے جان و دل کا حال آپ کو کیا معلوم ہو "

شاہزادی :- نا - مین نہ مانون گی وہی کہو جو کہتے تھے جان کا "

ایجنیس :- جان - حضور کچھ نہین مجھسے نہیں کہا جاتا "

شاہزادی :- نہین تم کچھ خوف نکرو - صاف صاف کہدو مین ناخوش نہین ہونگی "

ایجنیس :- خیر - حضور - حضرت جان کے عشق و محبت کو کوئی نہ جانتا ہو مگر مین نے کسیقدر سنا ہی اُن بیچارے کا کیا حال ہوگیا ہی وہ کسکے کرشمے تھے ؟ اسی ظالم فریب مجسن کے جسکی نسبت اسوقت مجسے سوال ہوا "

شاہزادی :- (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کون جان ! (اپنے دل مین) اسکو کیسے خبر ہوگئی "

ایجنیس :- (مسکرا کر) یہی نہ گورنر بانی فیس کے صاحبزادے جان "

شاہزادی :- تو تمنے اُنکا کیا حال سنا ہی ؟ "

ایجنیس :- درست ! - حضور آپ تو اسطرح سے دریافت فرماتے ہین کہ گویا کچھ معلوم ہی نہین "

شاہزادی :- آخر معلوم تو ہو کیا حال سُنا ہی - مین تو سنتی ہون اُنکی شادی بھی ہوگئی "

ایجنیس :- شادی ! شادی کیسی - وہ تو ایک کوٹھی مین اسلیئے قید کیے گئے ہین کہ آپ کے پاس چلے آئین ہان یہ مینے بھی سنا تھا کہ اُنکے ماں باپ اُنکو شادی کرنے پر مجبور کرتے ہین مگر پھر کوئی کہتا تھا کہ انھون کسی طرح منظور نہین کیا - اور اب آجکل تو بری طرح پھنسے ہین "

شاہزادی :- (گھبرا کر) بری طرح سے کیسے ! (دل مین) الٰہی خیر "

ایجنیس :- حضور عالی - انکے باپ ہپو کے قلعے مین محصور ہوگئے ہین نہ - انھین کے ساتھ وہ بھی ابھی تھوڑے دن تو ہوئے ہین - آپ نے سُنا نہین "

شاہزادی :- ہان ہان - یہان سے بھی تو مدد کے لیئے فوج گئی تھی - تو کیا جان بھی انھین کیساتھ محصور ہوگئے - (دل مین) خداوندا خیر - خداوندا خیر - تیری امان - تو ہی بچانے والا ہو "

ایجنیس :- جی ہان مینے تو اسی طرح سُنا ہو "

اب ہنوریا کی حالت دیکھنے کے قابل ہو خدا جانے کیا یاد آگیا ہو کہ اب اُن آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے ہین جنمین ابھی نشۂ جوانی کی بدمستیون کے سُرخ سُرخ ڈورے پائے جاتے تھے طبیعت کا جوش دل کا بخار بنکر نکل گیا ہو سینے ہوکر بیٹھ گئی ہو - وہ ہاتھ جی ہٹا لیا گیا ہو جسپر ابھی سر کا سہارا تھا تھوڑی دیر تک تو چپ بیٹھی رہی اور پھر رفتہ رفتہ وہ جوانی کی حرارت تیز ہونے لگی جسکو دو جوان مرد و عورت کی یکجائی سے بڑھنا چاہیئے - (اپنے جی

مخاطب کی اور یون کہنے لگی "خیر اس تذکرے کو تو جانے دیجئے مگر یہ بتایئے کہ آپکا دل میرے پاس آنے جانے اُٹھنے بیٹھنے ۔ ہنسنے بولنے اور محبت کرنے کو چاہتا ہی یا نہین ۔ کیون ؟"

ایجنیس "حضور عالی ۔ اسوقت خوف کے مارے تو میرے حواس بجا نہین ہین اسکا جواب پھر دونگا اب مجکو آپ جانے دیجئے ۔ اگر کوئی دیکھ لیگا تو میری آبرو مین فرق آجائے گا"

خدا جانے یہ کس غضب کا پُر اثر جملہ تھا جسنے ہنوریا کی طبیعت کو سنبھالا اور یہ اپنے دلمین کہتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی "ہائے خدا کی مار ہنوریا! تجکو کیا ہو گیا ہی اس کم مایہ آدمی کو تو اپنی عزت و آبرو کا اسقدر خیال ہی کہ وہ تجھ سی شاہزادی سے بھی اسطور پر ملنا اپنا ننگ سمجھتا ہی اور تو عورت اور شاہزادی ہو کر اور پھر اپنے ادنے نوکر سے ناجائز طور پر ملنے کی تمنا کرتی ہی ۔ ہائے وہ لوگون کے دیکھ لینے کا اسقدر خوف کرتا ہی کہ بات کا جواب نہین دیتا مگر تجکو اُس عالم الغیب کا ڈر نہین ہی جسکی نظر سے کچھ نہیں چھپ سکتا" یہ ایک ایسی غیبی نصیحت تھی جسنے ہنوریا کے دل پر بہت اثر کیا ۔ عرصے تک وہ ٹہلا کی لیکن جسوقت ایجنیس نے جانیکا قصد کیا اُسوقت اسکے دل مین خیال آیا کہ کس مشکلون سے اسکو بلایا تھا اور پھر یہ جاتا ہی اُسکی شہوانی قوت نے پھر زور کیا ۔ نفس امّارہ نے شیطان بنکر اسکو ورغلانا اور یہ دوڑ کر ایجنیس کو لپٹ گئی ۔ اب پلنگ پر یہ دونو بیٹھ گئے ہین مُسکرا مُسکرا کر باتین ہوتی ہین آنکھ ملا ملا کر جواب دیا جاتا ہی اور حیا کا پردہ اُٹھ رہا ہی ۔ ادھر اُدھر کے رکھے ہوئے دو چار دن کے گلدستون نے یہ نیا شگوفہ کھلا دیکھ کر گردن جھکالی ہی مگر اُنکے پھول اُسی طرف کو کان لگائے ہوئے ہین اور انکی باتین سُن سُنکر اپنے دل ہی دلمین ہنس رہے ہین ۔ نرگس نگاہ قہر سے دیکھ رہی ہی ۔ سوسن غصّے مین آکر کچھ کہنا چاہتی ہی ۔ ادھر اُدھر کی لگی ہوئی تصویرین یہ نیا مضمون دیکھ کر شرم کے مارے صفحۂ کاغذ سے اپنا منھ چھپائے لیتے ہین اور اُنکا بھرا ہوا رنگ خون کی طرح رگون کے اندر خشک ہوا جاتا ہی ۔ ہنوریا کی پارسائی و عفت کے دامن مین حرامکاری کا دھبّا آنے ہی کو تھا کہ سوایویا دوڑتی ہوئی آئی اور گھبرا کر کہا "بیوی بیوی بھاگیئے ۔ بھاگئے ۔ آپ کے بھائی جان آپہنچے ۔ وہ آگئے ۔ بھاگو"

یہ سنتے ہی جان نکل گئی اور سب بھاگے ۔ ہنوریا کو تو کسی نے نہین دیکھ پایا ۔ مگر سوایویا پہچان لی گئی اور ولیٹنٹی نین نے ایجنیس کو باہر جاتے ہوئے خود اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ۔ اب باز پرس ہو رہی ہی اور سوایویا کا کھیر اگھیرا ہی ۔ اب دنیا و لیٹنی نین ان کی طبیعت مین شک پیدا کر رہا ہی ۔

دوسرا باب

آپ آتے ہین

دے داد اے فلک دل حسرت پرست کی
ہان کچھ نہ کچھ تلافئ مافات چاہیئے

ہپو ئیے سے گو اہل وانڈال کا محاصرہ اُٹھ گیا ہی مگر شمالی پھاٹک ابتک بند ہی ہان وہ بڑا پھاٹک تو البتہ کھلا ہوا ہی جو بحر روم کے ساحل سے بالکل ملا ہوا جنوب و مشرق کیطرف واقع ہی - بحر روم کا پانی کسی برہمن دین و ایمان کی مستانہ چال کیطرح نزاکت سے گرتا پڑتا لہرین لیتا ہوا آتا ہی اور اپنی فوج کے تھپیڑون سے کسی ڈھیلے ہاتھ کی مار کیطرح اُس دیوار کے پشتے کو تھپیڑے دے رہا ہی جو مشرق کی طرف کو کسی مشتاق عاشق کیطرح رہگذر مین راستہ روک کر کھڑی ہوئی ہی - ہمارا عاشق مزاج دوست جان بھی اسی طرف کے ایک بالاخانے مین بیٹھا ہوا ہی دروازے کھلے ہوئے ہین اور کسی کے فراق مین اپنی پرنم آنکھون کو کسی قدر تسکین دینے کے لیئے وہ دریا پیش نظر ہی جو ریر دیوار بہ رہا ہی - شام ہو رہی ہی آفتاب ڈوب رہا ہی اور اُسکی کرنین دریا مین پڑی ہوئی غوطے کھا رہی ہین - پانی مین نہایا ہوا عکس سطح آب سے اُٹھتا ہی اور نزاکت سے قلعہ کی دیوار پر جھلملا جھلملا کر گر پڑتا ہی -

ہمارا دوست یہ سب لطف اپنی آنکھون سے دیکھتا جاتا ہی اور میکسمس سے یہ باتین کر رہا ہی "میکسمس تمکو یاد ہی بخیر ہماری اُس آفت جان شاہزادی کی بھی کچھ خبر ملی ہی؟ - یا نہین - تم تو اب اُنکا حال کچھ تبلاتے ہی نہین"

میکسمس "حضور جبتک کانسٹنٹین مین تھے اُسوقت تو البتہ اُنکے اکثر حالات معلوم ہوتے رہے لیکن جب سے یہان آنیکا اتفاق ہوا ہی اُسوقت سے تو آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہی - مگر خدا کی قسم آپکی محبت بھی معشوقون کی نہین سے کم نہین ہی لاکھ لاکھ طرح سے سمجھاتے ہین مگر کسی طرح جاتی ہی نہین - ایسے شخص کی یاد ہی کیا جسکو کبھی ہمارا بھولے سے بھی خیال نہ آئے"

جان "اُنہہ - اُنکو نہ خیال ہو نہ سہی - لیکن اس دل سے اب اُنکی محبت کہان جاتی ہی - یہ اُنکی طرح بیوفا نہین ہی - جانے والی چیزین تو پہلے ہی چلی گئین مگر جو چیز رہ گئی ہی وہ کیا اب بغیر جان لیئے جاتی بھی ہی؟ ہرگز نہین - ہائے اگر مین وہان پہنچ جاتا تو پھر اُنکے اس تغافل اور اس بیوفائی کو اُنھین سے پوچھتا - لیکن افسوس کیا کرون قسمت سے اُسکی امید نہین پڑتی - کانسٹنٹائن تک تو خیر کچھ سہارا بھی تھا مگر اب یہان سے تو وہان تک میرا خیال بھی نہین پہنچ سکتا - دشمنون نے تو محاصرہ[*] اُٹھا بھی لیا ہی - پھر اب ابا جان گھر چلتے کیون نہین"

میکسمس "ہان جناب عالی اہل وندال نے عاجز آکر قلعہ چھوڑ تو دیا ہی لیکن ہماری فکر سے وہ غافل نہین ہین - اگر یہان سے نکلنے کے بعد خدانخواستہ کہین پھر مقابلہ ہو گیا تو پھر مشکل ہی پڑ جائے گی - حضور کو اپنی قلمرو مین ہپو سا شہر اور ایسا

* ہپو کا محاصرہ چودہ مہینے تک رہا اور جبکہ قرب و نواح کے مقامات نے قاعدہ لوٹ مار سے بالکل تباہ ہو گئے تب محاصرین کو مارے فاقون کے مجبور ہو کر محاصرے کو چھوڑ دینا پڑا ۱۲ گبن رومن امپائر -

[illegible] ہے

جان [illegible] یہان اسطرح کب تک پاؤن توڑے قیدی بنے ہوئے بیٹھے رہینگے ہم یہان [illegible] [illegible] کیا [illegible] دیتے تو اچھا تھا۔ اور ملکہ نے جو کچھ مدد نہ کی تو شاید کچھ ان [illegible] کے حوصلے پست ہو جاتے

بیکسمس حضور [illegible] سے سرکار نے فوج مانگی تو تھی مگر معلوم نہین کیا وجہ ہوئی [illegible] لیکن عجب [illegible] جو آتی ہی ہوگی

جان خدا کرے [illegible] آجاتی تو کسی سے [illegible] پوچھ [illegible] معلوم ہوجاتا

بیکسمس (مسکراکر) جی ہان [illegible] آپ کی خاطر [illegible] ابھی [illegible]

[illegible] یہی باتین ہورہی تھین کہ قلعے کی سنگی دیوارون سے اہل [illegible] شہر کی گونجتی ہوئی صدائین ان کے کانون مین آئین۔

قاعدے کی بات ہے کہ ایسے نازک اوقات مین تھوڑا شور و غل بھی ہزیمت کھائے ہوئے لوگون کے کانون مین پہنچکر ایک تہلکہ برپا کردیتا ہے۔ اسلیے یہان کا ہر ایک شخص گھبرا گیا۔ گو ہمارے دوست کو ان باتون کی پروا نہ تھی مگر تاہم اس شور نے اسکو بھی تھوڑی دیر کے لیے متحیر کردیا۔ دم بھر کے بعد اہل قلعہ کا یہ انتشار ایک خوشی سے مبدل ہوگیا۔ اسلیے کہ یہ شور اُس کمک کے آنے کی خوشی کا تھا جسکو ملکہ پلیسیڈیا نے انکی مدد کے لیے روانہ کیا تھا۔ شاہزادی کے دریافت حال کے لیے ہمارے دوست کا تقاضا بیکسمس سے شروع ہوگیا لیکن [illegible] کیا تھا۔ اس بات کا علم ہی تھا کہ کچھ کہا جائے معمولی طور پر فقط مزاج کی خیر و عافیت کہہ دی گئی اور جان بیچارا اُسی سے اپنے دل کو کسی قدر خوش کرکے بیٹھ رہا۔

یہ فوج تخمیناً [illegible] بارہ ہزار تھی جسمین قسطنطنیہ اور اٹلی کے رسالے اپنی مختلف [illegible] مین پائے جاتے تھے بانی فیس نہیں مدد پاکر بہت خوش ہوا اور سپہ سے باہر نکل کر اُن اُجڑے ہوئے دیہات اور ویران بستیون کو حسرت و افسوس کی نظر سے دیکھا جنکو وحشیون نے اپنی لوٹ مار سے بالکل تباہ و برباد کردیا تھا۔ شجاعت ہمیشہ کے تیز خون نے اسکی رگون مین جوش مارکے اُسکو اس امر پر اُبھارا کہ وہ اہل ونڈال کے وحشیانہ مظالم کا اچھی طرح بدلا لے۔ لیکن اسکی یہ رائے طیش و غصے کی حالت کی رائے تھی جو بالکل غلطی پر مبنی تھی۔ اُسکو چاہیے تھا کہ پہلے اہل ونڈال کی اجتماعی قوت کو ٹھہر ٹھہر کر توڑتا۔ اپنے تباہ و برباد ملک کو آباد کرتا۔ فوجی طاقت بڑھائی جاتی اور اُنکے کھانے پینے کے لیے غلہ وغیرہ فراہم کیا جاتا اور جب سب سامان درست ہو جاتے اُسوقت وہ ایسی مہم کا قصد کرتا۔ مگر طیش کے مارے اُس نے ان سامنے کی باتون کی طرف [illegible] خیال بھی نہ کیا۔ کل فوج تا ابھی ماتحتی مین کی اور دوسرے دن صبح ہوتے ہی اہل ونڈال کے لیے آگے بڑھا۔

جنگجو اہل اندلس تو لڑائی پر تلے ہوئے بیٹھے ہی تھے وہ بانی فیس کے عزم کی خبر سنتے ہی ساز و سامان سے درست ہوگئے۔ بانی فیس ابھی ہیپو کے حدود سے باہر نکلا بھی نہ تھا کہ انھوں نے اپنی بیشمار فوج سے آکر اسکو قضا کی طرح گھیر لیا۔ لڑائی چھڑ گئی۔ تلوارین اپنا جوہر دکھلانے لگین خنجر کسی عشوہ گر کے بل کھاتے ہوئے ابرو کی طرح چلنے لگے نیزون کے بھالے کسی کی نوکدار مژگان کی طرح سینے سے پار ہونے لگے۔ تیر پیک قضا بنکر سپاہیون کو قابض ارواح کا پیام پہنچانے لگے۔ بے سر نعشین ایک دوسرے پر گرنے لگین اور تڑپ تڑپ کر آپسمین گلے ملتی ہوئین دم توڑنے لگین۔ چار روز تک تو دونو طرف تلوارون کی تیز زبانی سے برابر جواب دیا گیا لیکن پانچوین روز جنسرک نے اپنی سرحدی فوج کو ادھر ادھر سے بلا لیا اور اطراف و جوانب کے وحشی گروہ بھی مستعد کارزار ہوکر اُس کی مدد کے لیے آگئے جسکی وجہ سے جنسرک کی فوجی قوت اہل افریقہ سے دوچند ہوگئی۔ رومی افسر آسپر* بھی ایک شخص کے ہاتھ سے مارا گیا اور اُسپر یہ اور غضب ہوا کہ افریقہ کے لٹ جانے کی وجہ سے اب سپاہی کسی طرح بہم نہیں پہنچ پاتا۔ تاہم بیچارے رومی و افریقی سپاہی کمر ہمت مضبوط باندھے ہوئے تلوار پر تلوار کھاتے ہین مگر منھ نہیں موڑتے۔ دوپہر تک بخوبی داد شجاعت دیتے رہے مگر دوپہر ڈھلتے ہی دل کی جرأت کے ساتھ ہاتھ پاؤن کی قوت بھی سلب ہونے لگی۔ اور آفتاب عالمتاب کی طرح افریقی سلطنت کا آفتاب دولت بھی عروج سے پستی کی طرف جھکنے لگا۔ فوجی لوگون نے ہمت ہار دی اور لڑنے سے دم چرانے لگے۔ بانی فیس کے دل پر شکست کا خیال و اندیشہ سہپہر کے سائے کی طرح ساعت بساعت بڑھنے لگا۔ ہراس و ناامیدی سے اسطرح اس کے چہرے پر اُداسی چھا گئی جس طرح شام کو ڈوبتے ہوئے آفتاب پر دن بھر کی اُڑتی ہوئی گرد چھائی نظر آتی ہے بانی فیس نے گو استقلال کے ساتھ دم دلاسا اور بڑھاوے دے دے کر فوجی لوگون کو بہت سنبھالا مگر شام ہوتے ہوتے سپاہیون کے حوصلے بالکل پست ہوگئے۔ دل ٹوٹ گئے۔ قدم اُٹھ گیا فتحمند جنسرک نے افریقیون کی تلوار اور تیرون پر رکھ لیا اور افریقی بڑے بزدلی و نامردی کے ساتھ میدان سے بھاگ نکلے۔ اب بانی فیس کو بجز اسکے اور کوئی مفر نہ تھا کہ وہ ہیپو کے قلعے مین محصور ہوکر اپنی جان بچائے۔ گو اسکا شجاع دل اس ننگ و عار کو کسی طرح گوارا نہین کرتا تھا مگر بمجبوری اسکو ایسا ہی کرنا پڑا۔ اسکے ساتھ اسکی وہ فوج بھی جان بچا کر جلدی سے داخل ہوگئی جو قضا کے زبردست ہاتھون سے بچ گئی تھی اور شہر کا دروازہ مضبوطی کے ساتھ جلد بند کر لیا گیا۔ حفاظت کے لیے برجون اور فصیلون پر جا بجا چوکی پہرے کا قابل اطمینان انتظام کر لیا گیا اور سب چھوٹے بڑے اپنے ساتھ افریقہ کی قسمت پر بھی رو کر بیٹھ رہے۔

* یہ ایک رومی سردار تھا جو حسب خواہش ملکہ پلیسڈیا کے قسطنطنیہ سے فوج لیکر آیا تھا ملکہ نے اسی کو اٹلی اور قسطنطنیہ کی فوجون کا کمانڈر کر کے ہیپو کو بانی فیس کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔ گبن۔ رومن امپائر۔

اب رات کی تاریکی افریقہ کی تیرہ بختی کی طرح ہپو کے در و دیوار پر چھائی ہوئی ہے فتحمند وحشی شہر پناہ کے پھاٹک کا محاصرہ کیے اس امید پر پڑے ہین کہ صبح ہو اور ہم پھاٹک توڑنے کی فکر کرین اور بانی فیس قلعے مین اداس و غمگین اس سوچ مین بیٹھا ہوا ہے کہ اب مین کیا کرون!- اسکی اصلی حمیت اور خلقی شجاعت کا ولولہ تو اسکو اس امر پر اُبھار رہا ہے کہ جسطرح ہو مین دشمنون سے پھر لڑون اور میدان جنگ مین لڑکر مر جاؤن تاکہ افریقہ کی قسمت کے ساتھ میری قسمت کا بھی فیصلہ ہو جائے اور اس ننگ و عار سے بھی چھوٹون لیکن دشمن کے فوج کی کثرت- اپنے پاس فوج نہونا- رسد کی عدم موجودگی اور افریقہ کا بالکل تباہ و برباد ہو جانا یہ سب وہ باتین ہین جنکو اسکی عقل سلیم اسکے ذہن کے سامنے پیش کرکے اسکے حوصلے کو پست اور ہمت کو کوتاہ کیے دیتی ہے- تھوڑی دیر تک یہ بھی غور مین بیٹھا رہا لیکن بالآخر بعض عاقبت اندیشی کے خیالات اور کچھ اعزا اقارب کے اصرار و سمجھانے نے مستقل طور پر اسکی یہ رائے قائم کر دی کہ جس طرح ممکن ہو وہ آج ہی رات مین یہان سے اٹلی چلا جائے-

مشرقی پھاٹک چور دروازے کی طرح مخفی طور پر کھولا گیا اور ضروری اسباب و سامان کشتیون پہ بار ہونے لگا- رات کی تاریکی رازداری کے ساتھ انکی کارروائیون کی پردہ داری کر رہی تھی اور کیسکوان کو ان ارادون کی مطلق خبر نہ تھی-

جان نے جسوقت سے اٹلی جانے کا نام سن لیا ہے کلیجہ فرط خوشی سے اُچھل پڑا ہے نہ اسکو اس شکست کا کچھ رنج ہے- نہ افریقہ کی بربادی کا غم ہے- نہ باپ کے صدمہ و انتشار کا خیال ہے- خوش خوش ادھر اُدھر پھر رہا ہے غنچۂ دل خوشی سے پھول کی طرح کھلا جاتا ہے اور وہ پھولا جامے مین نہین سماتا- یاس کے بعد پھر اُمید ہو چلی ہے- ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اقانیم ثلثہ کا شکر ادا کیا جاتا ہے اور حصول مطلب کے لیے دعائین مانگی جاتی ہین- مُردہ آرزوؤن مین پھر جان آگئی ہے کسی سے جلد ملنے کا شوق دل کو بیتاب کیے دیتا ہے اور لحظے لحظے کے بعد میکسمس سے جلد چلنے کا تقاضا کیا جاتا ہے- بھولے ہوئے شکوے شکایتین سب یاد آتے جاتے ہین اور اُن کے ہر ایک پہلو پر نظر ثانی کیجاتی ہے-

رات کے دس بجتے بجتے بانی فیس مع اپنے اعزا اقارب کے کشتیون پر سوار ہو گیا- احتیاط کے خیال سے چند مسلح جوان بھی ساتھ لے لیے اور لنگر اُٹھا دیے گئے-

کئی دن کے تھکے ہوئے فتحمند اہل وندال اسوقت اطمینان کے ساتھ شہر کے شمالی پھاٹک پر پڑے ہوئے بیخبر سو رہے ہین- ہوا اہل کشتی کے موافق چل رہی ہے اور کشتیان ہوا کی طرح تیزی کے ساتھ آگے بڑھتی چلی جاتی ہین- راستہ بتانے کے لیے آخری مہینے کا چاند بھی مشرق کیطرف سے نکل رہا ہے- اسکی روشنی

چاروں طرف پھیل رہی ہی اور زمین سے اندرونی حرارت کے بخار کسی حسرت پرست کی دھواندھار آہ بنے ہوئے دریا سے نکل رہے ہین - ماہتابی کرنین اُن سے اُلجھتی ہوئی آتی ہین اور کسی کے دامن ناز کیطرح سطح آب پر لوٹ جاتی ہین پانی خوشی سے موجین لے رہا ہی اور ہمارا دوست انبساط کی حالت مین بیٹھا ہوا یہ قدرتی لطف دیکھ رہا ہے خیال کے ساتھ نظر بھی عالم شوق مین ریونا پہنچا چاہتی ہی مگر جب دریا کا کہین کنارا ابھی نظر نہین پڑتا تو یہ اپنے ہمنفس میکسمس سے گھبراکر پوچھتا ہی "کیون اب اٹلی کسقدر دور ہی؟"

میکسمس "(تعجب کے لہجے مین) اٹلی! اٹلی ابھی یہان کہان - آپ تو کچھ اسطرح سے پوچھتے ہین کہ گویا اٹلی جانے کا پہلے پہل آج ہی اتفاق ہوا - اچھے رہے چلے ہوئے ابھی دیر ہی کیا ہوئی ہی - تین چار گھنٹے ہوئے ہون تو ہوئے ہون - دس بارہ دن کے بعد پوچھیے گا"

جان "دس پندرہ دن کے بعد! اوہ بڑی دیر ہی تو ابھی چلے ہوئے تین ہی چار گھنٹے ہوئے - کیون؟"

میکسمس (مسکراکر) "جی نہین - تین چار گھنٹے کیسے - بیس پچیس منزل ہوئے ہون گے کسی سے جلد ملنے کے لیے دل بیقرار ہو گا؟"

جان "ہان یار بات تو یہی ہی بس یہی جی چاہتا ہی کہ دریا خشک ہو جاتا - زمین کی طنابین کھچ جاتین اور ہم پہنچ جاتے - خیال تو کرو کتنے دنون کے چھوٹے ہوئے ہین پہین ہو گئین برسین - آخر یہ دریا کمبخت ہی کسقدر بڑا؟"

میکسمس "حضور یہی ایک ہزار چھ سو فرسنگ سول مین ہو گا"

جان (طنزیہ لہجے مین) "بہت ہی کم ہی - اور عرض؟"

میکسمس "حضور اس کا کچھ ٹھیک نہین - کسی جگہ عرض زیادہ ہی کسی جگہ کم - ہرقلس* کے پل کے پاس تین فرسنگ ہی اور ملک شام مین پہنچکر ہشتر فرسنگ ہو گیا ہی"

جان "خدا کی پناہ یہ اسقدر دریاؤن مین کہان سے پانی آجاتا ہی؟"

میکسمس "جناب عالی - زمین سے نکلتا ہی - سوتے جاری ہوتے ہین"

جان - (تعجب کے لہجے مین) "زمین سے! کیا زمین مین پانی کا کوئی خزانہ ہی جو ہمیشہ اُس سے پانی نکلتا ہی؟ یا ہمیسے کسی جدول کی پراتنک آنکھ کا یہ اُٹھا ہوا طوفان ہی جو سمندر کے سوتے کی طرح ہمیشہ جاری رہتا ہی اور اُس سے دریاؤن کو مدد ملا کرتی ہی"

میکسمس "نہین حضور - نہ ایسی کسیکی پرنم آنکھ مین طاقت ہی اور نہ زمین مین ایسا کوئی خزانہ ہی مگر

* یہ ایک رومی بادشاہ کا نام ہی جس نے بحر روم پر پل بنایا تھا - اس مقام کو اہل عرب عرصے تک "مقبرہ ہرقلس" سے یاد کرتے رہے۔

یہی برسات کا پانی زمین مین جذب ہوتا ہوا چلا جاتا ہی اور نیچے پہنچکر جب اسکو کہین راستہ مل جاتا ہی
تو سوتا بنکر نکلنے لگتا ہی - پہاڑون سے برف بھی پگھل پگھل کر دریاؤن مین گرتی ہی یا برسات کا بہا ہوا
پانی اسمین ملجاتا ہی جسکی وجہ سے اُس کا مقدار بڑھ جاتا ہی"

یہی باتین ہو رہی تھین کہ مشرق و جنوب کے کونے سے صبح کا تارا نمود ہوا اور اُسکی تیز روشنی کے سامنے آسمان پہ کے
اور چھٹکے ہوئے تارون کا رنگ فق ہونے لگا اور وہ شرما کر نیلے نیلے آسمانی رنگ کے آنچل سے اپنا مُنھ چھپانے
لگے سپیدۂ صبح آشکارا ہونے لگا اور مرغان سحر کے دور دور چہچہانے اور شور کی گونجتی ہوئی آوازین آنے لگین -
بانی فیس کو گو ابھی پورا اطمینان نہین ہوا ہی مگر تاہم بہ نسبت پہلے کے اب اسکے انتشار مین کسیقدر
کمی ہوئی ہی اسوجہ سے اسکو اس امر کا یہ پہلا ہی موقع ملا ہی کہ وہ اپنے ذہن کو دُنیا کے اور خیالات
کی طرف جانے دے - سب سے پہلے تو اُسی خیال سے ملتا ہوا یہ خیال آگیا کہ وہ اب اٹلی پہنچ کر ملکہ کو مین
کیا مُنھ دکھاؤن گا - سب لوگ مجکو حقارت کی نظر سے دیکھین گے اور اُسی سے ملا ہوا ہمارے
دوست جآن کا بھی خیال آگیا کہ اب ریونا مین ان حضرت کا کیا بندوبست کیا جائے گا - بھلا اب یہ
وہان پہنچکر کب مانتے ہین - ہائے ان صاحبزادے کی اصلاح مزاج اور اس تعلق کے قطع کرنے کے لیئے
کیا کیا چلے - کیا کیا فکرین اور کیسی کیسی پُر اثر ترکیبین کی تھین وہ سب آج خاک مین مل گئین دیکھیے
اب یہ وہان جا کر کیا کرتے ہین اور کیا کیا بلائین اپنے اور میرے سر پر لاتے ہین - اب میری
وہ سب دھوکے بازیان بھی جو مینے مصلحتاً ان کے ساتھ کی تھین کھل جائین گی ہائے یہ اپنے دل
مین کیا کہے گا اور شاہزادی کیسی کیسی بگڑے گی - بڑی مشکل ہوئی - مگر مجھے ایسی حالت مین اور کہان
جاؤن - کوئی جگہہ نظر نہین آتی - تمام عمر مینے شجاعت اور نیکنامی کے ساتھ بسر کی جب لڑائی مین
گیا فتح و نصرت ہمرکاب تھی مگر آہ! اس بڑھاپے مین یہ دو شکستین پانا مقدر مین لکھی تھین"
میکسمس بھی چپ بیٹھا ہوا اپنی اُن حیلہ سازیون کو یاد کر رہا ہی جو اُس نے بانی فیس کے حکم سے جآن
کے ساتھ مجبوراً کی تھین - جآن کے خوف سے اسکا بدن کانپ رہا ہی اور اب یہ اپنے دل سے کہتا ہے
کہ وہ ایسا مین نے کیون کیا - اُسکے حقوق دوستی کا یہ کبھی مقتضا نہ تھا کہ مین اُسکو اسطرح دھوکا
دیتا - مین نے اپنی افترا پردازیون سے اسکے دل کو بہت صدمہ پہنچایا ہی - کبھی شاہزادی کے خطوط کی اسکو
خبر تک نہین کی ہی - اور اسپر یہ اور غضب کیا ہی کہ اسکی طرف سے جواب دین جھوٹے جھوٹے خط
شاہزادی [illegible] ہین - ہائے جب وہ مجھسے ان دغابازیون کی بازپرس کرے گا تو مین کیا جواب
[illegible] میری ان جعلسازیون کی خبر ہوگی تو دیکھیے وہ کس طرح میرے

ساتھ پیش آتی ہے عجب نہیں جو [illegible] خون کی پیاسی ہوجائے - بڑے سرکار تو علیحدہ ہو جائینگے ان سے کوئی کچھ [illegible] بس [illegible] عذاب مین پڑجائے گی "

اور بیچارہ ابا [illegible] اپنی اُسی فکر مین بیٹھا ہوا ہے کہ کب ریونا پہنچین اور کب اُن سے ملین -

اب [illegible] اسیطرح دریائے فکر مین ڈوبے ہوئے ہین اور کشتیان اٹلی کیطرف تیزی کیساتھ جارہی ہین

تیسرا باب

اب ان کو ٹہلائیے

قابلِ رحم ہے اُس شخص کی رسوائی بھی

پردے پردے ہی مین کمبخت جو رسوا ہوجائے

وہی رات ہے جسمین ایجنیس کو ویلین ٹنی ان نے باغ سے نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور رسوا ہو یا پہچان لیگئی تھی - اب آدھی رات قریب ہے بارہ بجا چاہتے ہین اور ہر طبقے کے لوگ اپنی ڈوبی ہوئی نیندون مین پڑے سو رہے ہین - رات کے سناٹے نے خدا کی کل مخلوق مین کچھ ایسا سکوت کا افسون پھونکا کہ کوئی سانس تک نہین لیتا - ہان شب زندہ دار فقیر شاید ابھی جاگتے ہون لیکن وہ بھی اگر ہونگے تو آبادی سے باہر کہین ویرانے مین ہونگے - یہان ریونا مین تو اسوقت کسی چوکیدار کی آواز بھی نہ آتی - گرجے سُنسان پڑے ہین اور مندرون کے دروازے سونیوالون کی آنکھون کی طرح بند ہین - ہر طرف سناٹا پڑا ہے اور کوئی کروٹ نہین لیتا - مگر ہان شاہی گرجے سے روشنی کی کچھ نکلتی ہوئی شعاعین اس امر کو ثابت کر رہی ہین کہ یہان کوئی ضرور ہے -

یہ گرجا شاہی مکانات سے ملا ہوا شمال کی جانب واقع ہے ہشت پہل اور بلند عمارت ہے اور جا بجا اُسپر ہولی کراس کی شکلین تثلیث کا مسئلہ ثابت کرنے کے لئے بنی ہوئی ہین - اسکے چارون طرف چمن ہے اور اُنکی خوشنما کیاریون مین پھولون کے چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوئے ہین جو علاوہ اپنی خوش رنگیان دکھانیکے وہان کی ہوا سے زہریلے مادّے کا رہن کو ہمیشہ اپنی غذا کے لیے جذب کرتے رہتے ہین اور آکسیجن کو جو حیات بڑھانے کے لیے ہو بہن دیتے جاتے ہین جو یہان آکر خداوند مسیح کے نام کی تقدیس کرتے ہین - گرجے کا رُخ مغرب کی طرف ہے اور اُسی کے سامنے ایک کٹہری کھڑی ہے کچھ لوگ فوجی وردیان پہنے ادھر اُدھر چُپ بیٹھے ہین اور دروازہ کھلا ہے - اس گرجے مین [illegible] مین ایک [illegible] مختصر رجا ہے جو ورب کیطرف واقع ہے - اسکی کرسی بہ نسبت اسکے اور کمرون کے کسیقدر زیادہ بلند ہے اور اس کے سامنے کا [illegible] اسکو دوسرے بیچ بڑے [illegible] کے ساتھ

صدا کر رہا ہی۔ یہان ایک نرزاگیر کسی [illegible] تھی جسپر یا یسوع کا سچا ہادی یا حضرت عیسیٰ ناصری کا
طینت میں بشپ بیٹھ کر دین عیسوی کی خوبیان بیان کرتا [illegible] خداوند پاک کی عبادت تھی۔ کرسی کے سامنے
ایک بلند عمودی تختہ کی میز رکھی ہوئی ہی جسپر خدا کی پاک [illegible] کتاب انجیل رکھی ہوئی ہی اس بیچ کے آگے
بڑا کمرہ ہی اور اسکے آگے برآمدے ہیں کمرے مین کرسیان ترتیب سے لگی ہوئی ہین جنپر ریاستون کے عمائد اور
انکی ملکہ بیٹھ کر زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی عبادت کرتے ہین۔

لیکن اسوقت یہان کوئی آدمی نہین معلوم ہوتا [illegible] روشن ہین۔ عود و عنبر انگیٹھیون مین سلگ رہا ہی
بیت المقدس کی طرف [illegible] سر جھکائے زمین پر پڑا ہی اسکا تھرتھراتا ہوا بدن اپنی زبان حال سے
بتلا رہا ہی کہ یہ خدا کے خوف سے ڈرنے والا دین عیسوی کا کوئی سچا معتقد ہی جو خشوع و خضوع سے
خدا کی بارگاہ مین پڑا ہوا ہی اور اپنے اعمال کو یاد کرکے اسطرح زار زار رو رہا ہی۔ [illegible] شاہانہ
سامان اور اسکی عظمت در حقیقت تو ثابت کر رہی ہی کہ یہ کوئی بڑا امیر کبیر ہی لیکن امرا کو ایسی کیا پڑی
تھی کہ وہ اسوقت آدھی رات کو اپنی آرام و راحت چھوڑ کر اسطرح خدا کی عبادت مین مشغول ہوتے
اسکا زنانہ لباس تو بتلا رہا ہی کہ یہ کوئی عورت ہی مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کون ہی۔ خیر جو ہو سو ہو۔ مگر
اسمین شک نہین کہ [illegible] عورت ہی۔ [illegible] جھکا ہی اور دبی ہوئی آواز [illegible] بہت لجاجت
کے ساتھ یہ دعا مانگ رہی ہی [illegible] خدا [illegible] تو مجھ پر رحم کر میری خطا
سے درگذر کر۔ [illegible] تو جانتا ہی کہ مین نے جس شخص کی طرف بری نظر سے
دیکھا مین اسکے پہلو [illegible] کی [illegible] ہوئی۔ مگر [illegible] نے مجکو
ورغلایا۔ میری نظر [illegible] خدا تو خوب جانتا ہی کہ میرے [illegible] کبھی خواہش نہ تھی۔
اے عیسیٰ مجکو [illegible] محبت سے جوش [illegible] جوانی کا ایک جن تھا جو میرے سر پر
سوار ہو گیا اور مین نے [illegible] کے ہاتھون سے تنگ آکر اس امر کے ارتکاب کا قصد بھی
خیال کرنے سے بھی [illegible] میرا دل کانپتا ہی۔ اے خداوند کے پاک بیٹے یسوع [illegible]
جو آسمان پر ہی میرے جرم کو بخش۔ اے مردون کے زندہ کرنے والے اے [illegible]
والے۔ اے گنہگارون کے ملجا۔ اے خطاوارون کے ماوی [illegible] روح القدس
نے حلول کیا تھا۔ اے وہ جس نے یہ فرمایا ہی جب* ایک گنہگار توبہ کرتا ہی تو خداوند کے فرشتے
اسکی خوشی آسمان پر ان ننانوے راستبازون سے زیادہ کرتے ہین جو

* دیکھو لوقا۔ باب ۱۵۔ آیت ۷۔

توبہ کی حاجت نہین رکھنے؟ میری توبہ قبول کر۔ اب مین اپنی حرکات سے نادم ہون اور
عہد کرتی ہون کہ ایسے فاسد خیال بھی کبھی اپنے ذہن مین نہ لاؤن گی؛
اسقدر کہا اور بغایت ندامت سے زار زار رونے لگی۔

اہا۔ اب تمنے پہچانا۔ یہ تو وہی ہنوریا ہی جسکو ابھی ہمنے باغ مین دیکھا تھا۔ مگر یہ کیا ابھی تو یہ ایک ہوا وہوس کی عورت بنی ہوئی ایک غیر شخص کے پہلو مین بیٹھی تھی۔ اختلاط کی باتین ہو رہی تھین بے حیائی کا بازار گرم تھا اور ابھی یہ انقلاب کہ پارسا بنکر اسطرح خدا کی عبادت مین مشغول ہے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ شاید اب اسکی عقل نے رہبری کی ہوگی ہوا بجا ہوئے ہونگے۔ اب تنبیہ ہوئی ہوگی جو اب اسطرح افسوس کیا جاتا ہے اور سر بسجدہ ہو کر سچے دل سے توبہ کیجاتی ہے؟

ہنوریا اب اپنی دعا ختم کر چکی ہے۔ سر سجدے سے اٹھایا ہی آنکھین روتے روتے ورم کر گئی ہین اور اسکے گولے گورے رخسارون پر رنج و افسوس کے مارے کچھ ایسے آنسو بہے ہین کہ بالفرض اگر کیسی خدا کیون نہ ہو گئی ہو مگر کوئی سخت دل بھی آنکھ سے نہین دیکھ سکتا اور یقیناً رحم آ جاتا ہین کہ اس [illegible] صورت کا یہ نقشہ دیکھ کر اسوقت رحم ہی آگیا ہوگا۔ واقع مین ہنوریا ایک حیادار پارسا اور صاحب عصمت اسکی طبیعت کا میلان ایسی ناجائز اور بے حیائی کی باتون کیطرف تھا اور نہ کبھی ہوتا۔ مگر افسوس ہے کہ اسکے مان بھائی نے فقط ملک و مال کے لالچ مین آکر اسکو شادی سے محروم کر دیا جس نے اسکے طبیعت کے رنگ کو بگاڑا اور بالآخر جوانی کی خواہشون نے مجبور کر دیا کہ وہ ایسی باتون سے [illegible] پر آمادہ ہو گئی جو کبھی اسکے وہم و گمان مین بھی نہ تھین۔

توبہ و استغفار کے بعد ہنوریا دیر تک [illegible] ہی اسکی [illegible] اور [illegible] ایسی حرکتین [illegible] کے ساتھ ہوئی تھین اسکے سرکش نفس کا تازیانہ تھین جو مین اسکو [illegible] کرتی رہین اور [illegible] اپنے اوپر نفرین کیا کی۔ [illegible] کے خیال کے ساتھ ہاتھ دوست کا بھی وہ واقعہ یاد آگیا [illegible] اسکی شادی نہونے اور مجبور ہو جانے کے متعلق بیان کیا تھا اس خیال کے آتے ہی ہنوریا نے ایک آہ بھری اور اپنے دل سے کہا افسوس! مین خیال کرتی تھی کہ جان کی شادی ہو گئی [illegible] آہ [illegible] ای آہ پیارے جان۔ مجھے گمان تھا کہ تم مجھکو بھول گئے۔ مگر نہین اب معلوم ہوا [illegible] بہت مصیبتین اٹھا رہے ہو۔ آہ تم فقط اسی لیے قید کیے گئے کہ [illegible] پاس [illegible] آنا [illegible] مین سمجھتی تھی الحمد للہ [illegible] تم نے آنے مین تاخیر کیا پیارے جان تم یہان نہین ہو [illegible]

ان بدگمانیوں کی معافی چاہتی ہوں اینجنیس سے نا جا رہو۔ ہنستے رہنے پر جس طرح میں ہمیشہ بند
کی گنہگار رہی اُسی طرح میں تمھاری بھی مگر یہ شاید مجھے اسی لیے سوگیا تھا کہ کچھ تمھارے حالات مجھکو معلوم
ہو جاتے ہیں ورنہ اینجنیس کبھی نہ کہتا گمراہ تے خدا جانے اُسوقت مجھکو کیا ہو گیا تھا کہ میں نے اسکے حال کو
اُس سے اچھی طرح دریافت بھی نہ کر سکی بڑی غلطی ہوئی۔ خیر میں اب صحیح سوتے ہی تو دیکھو تو آپ سے
پوچھتی ہوں۔ بیشک تم میرے سچی محبت کرنیوالے نکلے مگر آہ جسطرح میری ظاہر داری نے
مجھ سے دشمنی کی اسیطرح تمھارے باپ نے بھی تم پر ظلم کیا۔ ہائے اب تم ہیدی پیارے سدا
تمکو وہان سے رہائی دے آہ تمنے اپنی جان پر کھیل کر کسطرح مجھکو ہیویون کے ہاتھ سے بچایا تھا مگر
افسوس! میں کس اطمینان و آرام سے بیٹھی ہون۔ نہین۔ اب مجھکو معلوم ہوگیا اب میں بھی اپنی وفاداری
دکھادونگی گو مجھکو کوئی جانے نہین دیگا مگر میں تم تک پہونچکر دیکھونگی کہ میں کسطرح اب پہونچکر تمھارے
دشمنون کو گن گن کر مارتی ہون اور تمکو چھڑائے لیتی ہون یا تمھاری آنکھون کے سامنے تیر سے
صدقے ہوئی جاتی ہون" ہنوریا اپنے دل سے یہی باتین کرتی ہوئی گاڑی پر سوار ہوئی اور
گاڑی شاہی محل کی طرف روانہ ہوئی۔

باغ کا معاملہ چونکہ اسکے سامنے بالکل خفیف ہوگیا اسوجہ سے وہ اپنی طرف سے بالکل مطمئن تھی اور یہ
خیال کرتی تھی کہ آئی گئی بات سوائیویا ہی کے سر گئی۔ اگر ویلینٹینی ان کو کسیطرح کی بدظنی ہوئی ہوگی
تو سوائیویا ہی کی طرف ہوئی بھی ہوگی۔ شکر ہے میری نسبت کسی کو خیال بد نہین ہوا۔ میں بچ گئی۔
رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ لیکن مکان پر پہونچنے کے بعد اسکو معلوم ہوا کہ جس معاملے کو مین
خفیف سمجھتی تھی اُسنے جناب بھائی صاحب کی افزایش رپورٹون سے بہت طول کھینچا۔ جہان تک اُن سے
ہوسکا بات بڑھائی اور رسّی کا سانپ کر دیا میرے مطعون کرنے کے لیے جھوٹی جھوٹی باتون سے
امان جان کے کان بھرے گئے۔ میرے گھر جانے کے بعد اینجنیس بلایا گیا اور دریافت حال کے
لیے سوائیویا پر بہت سختی کی گئی۔

ہنوریا کو ان کارروائیون سے مطلع ہوتے ہوتے اچنبھا سا ہوگیا چپ بیٹھی ہوئی ہے غم کا پہاڑ جو
اُسپر دفعتاً ٹوٹ پڑا ہے نہ حس ہے نہ حرکت ایک سناٹے کا عالم ہے اندر وہ یہی خیال کرتی ہے کہ شاید خدانخواستہ
میرا راز افشا ہوگیا اور میری وہ سب باتین لوگون کو معلوم ہوگئین جو میں نے پہلے چاہا تھا مگر آج اینجنیس سے کی تھین
مان بھائی کے کانون تک اس بات کے پہنچنے کی ندامت اور اُن کے باز پرس کی دہشت اسے
آٹھ آٹھ آنسوؤن رُلا رہی ہے۔ ایک طرف دائیویا اور اینجنیس کے راز افشا کر دینے کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور یا حق تھا

کی رسوائی کا غم اسپر مستزاد ہی عقل گم ہی - حواس پریشان ہین اور کوئی بات ذہن مین نہین آتی
نہ دل ہی ٹھکانے ہی کہ کچھ اس سے مشورہ لیا جائے اور نہ کوئی ایسا رازدار ہی معلوم ہوتا ہی جس سے
کچھ صلاح لے - گھبرا گھبرا کر کہتی ہی کہ اگر موقع ملے تو کہین چلی جاؤن - کبھی کہتی ہی اگر زہر ملجاتا تو اچھا
تھا - غرض کہ ساری اس شب مین پیاری ہنوریا کو راحت و اطمینان کی طرح یہ بھی نہ ملا - ٹہل ٹہل کر
بیٹھ بیٹھ کر [illegible] بل کھا کھا کر عجیب قلق و اضطراب سے یہ رات پیاری ہنوریا نے کاٹی کہ بیان
نہین ہو سکتا مگر [illegible] صبح ہوتے ہوتے تقدیر نے اور بھی برا دن دکھلایا - ملکہ کے حضور مین ہنوریا
طلب کی گئی - گو اسکی [illegible] غیرت اور اسپر اسکا بڑھا ہوا غصہ اسکو اس امر کی ہرگز اجازت نہین دیتا
تھا کہ وہ وہان بھائی کے سامنے جائے مگر ماں کا حکم [illegible] حکم بھی وہ جو بادشاہ وقت کی زبان سے
نکلا ہو کوئی [illegible] تھا جو اسکو چھوڑ دیتا بلکہ وہ قاضی کا پیادہ یا وارنٹ گرفتاری کی طرح
اسکو کشان کشان لے چلا اور ہنوریا کو جبراً قہراً آجانا پڑا -

ملکہ اپنے آراستہ کمرہ مین بیٹھی تھی ویلنٹینن بھی وہان موجود تھا اور سوایویا بھی ہاتھ جوڑے سامنے
کھڑی تھی - ہنوریا جس وقت اس کمرہ مین پہنچی اسوقت اسکی عجیب حالت تھی - غیرت نے اسکے
پاؤن [illegible] مین اسطرح گاڑ دئیے تھے کہ بیچاری اٹھاتی تھی مگر نہین اٹھتے تھے تاہم اسنے اپنے دل کو بہت
سنبھالا اور ماں بھائی کو با دل ناخواستہ جلدی سے سلام کرکے بیٹھ گئی - بجائے اسکے کہ اسکے سلام کا
معمولی طور پر بھی [illegible] جواب ملتا وہ پہلے ایک حقارت کی نیچی نظر سے دیکھی گئی اور پھر قہر کی نگاہ سے -

اب ہنوریا چپ سر جھکائے بیٹھی ہی - رنگ غیرت سے اڑا جاتا ہی اور کبھی غصہ آکر چہرے کو سرخ
کر دیتا ہی طرح طرح کے خیال لوٹ لوٹ اسکے دل مین آتے ہین اور حواسون مین انتشار پیدا کرتے
ہوئے نکل جاتے ہین عقل گم ہی حواس سلب ہین - استقلال کے قدم ڈگمگا رہے ہین - دل تھرتھرا
رہا ہی [illegible] دہشت لگی ہوئی ہی کہ دیکھئے اب کیا ہوتا -

ملکہ پلیسیڈیا پیچھے بیٹھے ایک مرتبہ اسکی طرف متوجہ ہوئی اور نہایت درشتی کے ساتھ کہا کیون یہ رات
باغ [illegible] ؟

[illegible] ہنوریا [illegible] کچھ جواب [illegible] باغ [illegible] کے پیچھے چلی گئی تھی (سوایویا کی
طرف اشارہ [illegible] یہ ساتھ تھی [illegible] مین تشریف لیجاتی نہین ہین اسنے
[illegible] باغ [illegible] ہوگئی ہی کہ [illegible] کے سامنے والے چمن تو
[illegible] نہین [illegible] تھیں - [illegible] چھائے ہوئے تھے [illegible] کسی مقام پر کھڑے

ہونے کو دل نہیں چاہتا تھا میں نے ایجنبیس کو بلا کر وہاں کی درستی کا حکم دیدیا تھا اور ادھر اُدھر ٹہل کر پلٹ آئی تھی۔ بس اور تو مجکو کچھ معلوم نہیں کیا (سوالیویا کی طرف اشارہ کرکے) یہ کچھ اور کہتی ہے!"

سوالیویا (روتی آواز میں) "حضور یہی تو میں بھی کہتی تھی۔ ناحق ناحق کے لیے مجکو ماپیٹ ڈالا۔ سارا بدن پک کے پھوڑا ہو گیا" اور رونے لگی۔

دلین ٹنی ان "تیری کسی بات کا اعتبار ہے پہلے تو کہتی تھی کہ میں یونہی چلی آئی کبھی کہتی تھی میں پھول توڑنے آئی تھی جب ماری پیٹی گئی تو البتہ تو نے یہ کہا۔ مگر تو نے یہ کہا تھا کہ "ایجنبیس کو شاہزادی نے بلایا تھا اور باغ کا پھاٹک کھولکر میں بلا لائی تھی" مگر جب پوچھا جاتا تھا کہ کیا کام تھا اُسوقت چپ ہو رہی تھی۔ تو مار کھانے کے کام ہی کرتی تھی!"

سوالیویا "بھلا حضور میں بغیر جانے یہ کیونکر آپ سے کہہ دیتی مجکو کیا معلوم تھا"

شاہزادی صاحب اگر مجھے فرما دیتیں کہ میں اسلیے انکو بلاتی ہوں تو البتہ مجکو معلوم ہوتا"

دلین ٹنی ان۔ (غصے میں) "اگر تجھے کہا نہیں گیا تو کیا تیری آنکھیں بھی پھوٹ گئی تھیں یا کانوں سے بہری ہو گئی تھی۔ تو نے دیکھا سُنا نہیں کہ ایجنبیس سے کہا گیا اور کیا اسکو کام بتایا"

سوالیویا "ہاں یہ لونڈی سے ضرور خطا ہوئی میں نے کچھ خیال نہیں کیا"

دلین ٹنی ان "گو یہ تیری سراسر بنائی ہوئی بات ہے مگر خیر یہ بھی سہی کہ تجکو نہیں معلوم تھا لیکن تو نے یہ کیوں کہا تھا کہ میں پھول لینے آئی تھی"

سوالیویا "حضور یہ تو بہت سچی بات تھی۔ شاہزادی صاحبہ کے تشریف لے آنے کے بعد میں پھول توڑنے لگی اور اسی قصد میں تھی کہ انہیں اب چلے گئے پھاٹک بند کر کے میں بھی جاؤں کہ حضور کی سواری پہنچی"

دلین ٹنی ان "اگر یہی تھا تو پھر مجکو دیکھ کر چھپی کیوں تھی"

سوالیویا "حضور یہ تو آپ کے استفسار فرمانے کی بات نہیں [illegible] جاکر دن کا [illegible] دستور ہے کہ جب کہیں وہ معیوقت یا بیجا تعلق سے [illegible] لیا تو فوراً ادب و لحاظ سے یا بازپرس کے خیال سے ادھر [illegible] مجکو باغ میں دیکھ لیا آخر شک گذرا اور آپ نے پوچھا [illegible] آئی۔ بس [illegible] میں چھپی تھی۔ لونڈی یہ مالک ہیں"

دلین ٹنی ان (ہنستی [illegible]) "بڑی [illegible] عورت ہے کیسے جواب دیتی ہے۔ [illegible]

[illegible] اچھا پہلے یہ بیوی کہا تھا کہ [illegible] یونہی آئی تھی ؟"

اسقف [illegible] (دل میں) "اب کیا کہوں ۔ یہاں تک کوئی جواب دے اور زبان [illegible]

[illegible] (ملکہ کی طرف رخ کرکے) حضور نے ملاحظہ فرمایا ۔ دیکھیے اب چپ رہی نہ [illegible] بات ہی اور تھی ۔"

شاہزادی ۔ اسیقدر بےچین یا بےآبرو ہو کر "بات اور کیا تھی ؟ ایک جاہل عورت کا چپ کر دینا کون [illegible] یہ لفظ تو اب ہر شخص کا تکیہ کلام ہو گیا ہے ۔ کسی کام کے لیے گئے ہیں اور کسی نے پوچھا "کہاں گئے تھے" تو [illegible] زبان سے یہی نکلتا ہے "کہیں نہیں یونہیں چلے گئے تھے" "کیوں گئے تھے ؟" "کچھ نہیں [illegible] چلے گئے تھے" مگر اس سے کہیں جانے اور کسی کام کے ہونے کی نہیں نہیں ثابت ہوتی ۔"

ولیم تھامسن (ملکہ کی طرف رخ کرکے) "اچھا حضور ان سے یہ تو دریافت فرمائیے کہ آپ اسوقت سے غائب کہاں [illegible] ۔ میں نے اسیوقت باغ سے آکر انکو تلاش کیا تھا مگر انکا کہیں پتہ ہی نہ تھا ۔ کوئی رات [illegible] آئی ہیں"

شاہزادی ۔ [illegible] باغ سے آنے کے بعد فوراً گرجا چلی گئی تھی ۔ کل سبت کا دن تھا کہ نہیں ۔ اماں جان کے پاس تو بیٹھی ہی تھی ۔"

اب ملکہ کو بھی خیال آیا کہ بیشک ہنوز یارات میرے پاس آکر گرجے میں بیٹھی تھی اور میں اسکو [illegible] بھی آئی تھی ۔

ولیم تھامسن ۔ "تو [illegible] بجے تک گرجے ہی میں رہیں ؟"

شاہزادی ۔ "کیوں کیا کچھ [illegible] شک ہے یا گناہ ہے ؟ اگر روح القدس مجکو توفیق دے اور خداوند [illegible] (دن) گرجے ہی میں ہوں ۔ اور یہ جھگڑا ہی کیا ہے جو باڈی گارڈ کے [illegible] دریافت کیجیے ۔ کہیں وہاں سے کہ وقت آئی ۔"

[illegible] پشیمان ہو کر اپنا سر جھکا لیا اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ولیم تھامسن نے [illegible]

[illegible] محبت کے جوش [illegible]

لگالیا اور ویلین ٹنی اِن کو ندامت اور پشیمانی کے ساتھ اپنا سا منھ لیکر اسی وقت اٹھ جانا پڑا۔
ہنوریا بھی اب وہان سے اپنے گھر مین چلی آئی ہے۔ ابھی اُن ذلتون پر [illegible] غمون کی یاد پر [illegible]
رو رہی ہے جو اسکو رات کی تھوڑی ہی نا ہموار گھڑیون کے عرصے مین اٹھانی پڑی تھین [illegible]
دیکھنے والے اس امر کا یقین کر رہے ہین کہ اسکو بہی دلی رنج اور وہ صدمہ پڑا رہا ہے جو [illegible]
و پاک دلکو ناحق [illegible] کی تہمت لگا کر اسکے سگے بھائی نے پہنچایا تھا۔ [illegible]
یا بہت کو چھپانے سے کبھی نہین چھپتی ہین لیکن ہنوریا حقیقت مین با عصمت [illegible]
اسکی پارسائی کے سکے اٹلی کے ہر شخص کے دلمین بیٹھے ہوے تھے اور [illegible]
بھائی کے آنے کی خبر پا کر احتیاطاً پہلے ہی سو رہا اور [illegible] اچھی طرح [illegible]
وجوہ سے اسکے خلاف کسی نے کوئی کلمہ نہین کہا اور اسکا [illegible] سے بچ گیا [illegible]
کی جرأت اسکی جوانی کے [illegible] والی خواہشون نے اسکو [illegible] چاہا [illegible]
ہنوریا کے خُلق و محبت نے چونکہ ہنوریا کو ہر دلعزیز بنا دیا تھا اسوجہ سے اسکی اس [illegible]
سے بچ جانے کی خوشی اُن سب دلون مین خون کی طرح دوڑنے لگی [illegible] ابھی تھوڑی [illegible]
تہمت لگنے کا افسوس نشتر غم بنا ہوا چل رہا تھا۔ غرض ایسا [illegible] کے دل نے بھی [illegible]
آثار ظاہر کر دیے اور جس نے سُنا وہ بھی خوش ہو گیا۔ لیکن اسکا [illegible] بھائی ویلین ٹنی اِن [illegible]
اسطرح اسکے پاک و صاف نکل جانے کا سخت افسوس تھا اسکی وہ خفت جو اس تہمت کے لگانے مین اسکو
حاصل ہوئی ہے وہ رہ رہ کر اسکے غصے کی آگ کو تیز کر رہی ہے اور وہ ہمہ تن اس امر مین مصروف ہے کہ کسی طرح
ہنوریا ذلیل و رسوا ہو۔ اس لیے اب وہ پھر ملکہ کے پاس آیا ہے اور تخلیہ مین [illegible] رہی ہین۔
ویلین ٹنی اِن۔ اماں جان آپ نے [illegible] بالکل [illegible] چھوڑ دیا۔
پلیسیڈیا۔ آخر مین کرتی کیا۔ جب [illegible] ثابت ہی [illegible] تو اس پر
خفگی و تنبیہ کا موقع ہی کیا تھا۔
ویلین ٹنی اِن۔ اماں جان شاید آپ [illegible] اگستہ کا [illegible] امر سے مطمئن ہو گئی ہین کہ
اب اُسکی شادی کی کوئی درخواست ہی نہین کر سکتا۔ مگر مین خیال کرتا ہون [illegible]
امید پر کامیاب نہین ہو سکتی ہین۔ اگستہ کا خطاب [illegible] درخواست [illegible]
کم ہی لیکن جن بادشاہون کی طاقت ہماری طاقت سے [illegible] اگستہ کا خطاب
سست اور [illegible] حوصلون کو پست نہین کر سکتا ملکہ وہ اس [illegible] ہماری سلطنت کو [illegible]

بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مین آپ سے سچ عرض کرتا ہون کہ ہنوریا کا حسن و جمال ہنوریا کی اچھی صورت اور اسکی پڑھی ہوئی علمی لیاقت یہ سب آپ کی سلطنت کی بجائے خود ایک ایک ایسے زبردست دشمن مین کہ بہتر ہے کہ ابھی سے آپ کے تخت و تاج کا دشمن بنا دین گے"

پلیسیڈیا ۔ ہان یہ تم سچ کہتے ہو اور مین بھی خوب سمجھتی ہون کہ اسکی یہ خوبصورتی میرے ملک پر ضرور کچھ نہ کچھ آفت لائے گی مگر مین حیران ہون کہ اسکی تدبیر کیا کرون۔ رومی قواعد کی رو سے زہر دینے کی بھی کسی طرح اجازت نہیں ہے ورنہ مین ایسا بھی کر گذرتی بلا سے کچھ دنون رنج رہتا رہتا مگر یہ ہمیشہ کے لیے خلش تو دل سے نکل جاتی"

ویلن ٹنی ان ۔ نہین تو اسکی ضرورت ہی کیا ہے کہ آپ کسی طرح کی بدنامی اپنے سر لین خود اسی مین کوئی ایسا عیب نہ لگا دیا جائے کہ سب کے دل سے اتر جائے اور پھر کوئی اسکی خواہش ہی نکرے امان جان میرے نزدیک تو اس کام کے لئے اس سے اچھا اور کوئی موقع نہین مل سکتا کہ ایجنیس کے ساتھ اسکو متہم کر دیجئے کل سے آج تک یہ خبر کسی قدر مشہور بھی ہو گئی ہے لوگون کو جلدی سے یقین بھی آ جائیگا"

پلیسیڈیا (تھوڑے غور کے بعد) مگر اسمین کیا ہم تم اس بدنامی سے بچ جائین گے سب لوگ یہی کہین گے کہ ملکہ کی بیٹی نے ایسا کیا!"

ویلن ٹنی ان ۔ تو اسمین آپ کی میری کیا بدنامی ۔؟ ولی کے گھر مین بھوت نہین پیدا ہوتا سب انھین کو برا کہین گے"

پلیسیڈیا ۔ ہان یہ سچ ہے مگر تاہم کچھ نہ کچھ بدنامی ضرور ہوگی ۔ اور اسپر یہ اور مشکل ہوئی کہ آج ہی مین اسکو بیاہ سے بری کر چکی ہون ۔ اب پھر اپنی زبان سے اسکے خلاف کیونکر کہون"

ویلن ٹنی ان ۔ نہین اماجان یہ کوئی مشکل بات نہین ہے کہدیجئے گا کہ ہمکو خفیہ تحقیقات سے پھر کچھ شک پیدا ہو گیا"

الغرض ویلن ٹنی ان ظالم نے شیطان مجسم بنکر پلیسیڈیا کو اسطرح ورغلایا اسطرح بھرا کہ وہ کمبخت بھی اس کی رائے سے متفق ہو گئی اور ملک و مال کی لالچ مین آکر اسی اپنے فرضی شک کو پیاری ہنوریا کے عیب ثابت ہونے کی وجہ قرار دیکر سوالیویا اور ایجنیس کو جیلخانے بھیجا اور اس مظلوم [illegible] شاہزادی ہنوریا کو بطور جلائے وطن و قید کے شاہ تھیوڈوسیس× کے پاس قسطنطنیہ کو روانہ کر دیا۔

× مشرقی رومی سلطنت کا بادشاہ تھا جسکا پایۂ تخت قسطنطنیہ مین تھا یہ ملکہ پلیسیڈیا کا باپ تھا اور شاہزادی ہنوریا کا نانا۔

چوتھا باب

ہائے رے ناکامی حسرت

یہی تھا خیال ہمیں دمبدم کہ بہار دیکھینگے اب کی ہم
جو چھٹے اسیر قفس سے ہم تو خزان کے دن آ گئے

شام کا وقت ہے۔ آفتاب ڈوب رہا ہے۔ مغرب کی طرف شفق کی سرخی چھائی ہوئی ہے اور ڈوبتے ہوئے آفتاب کا اترا ہوا چہرہ کچھ اسطرح جھلملا رہا ہے جسطرح اس حرمان نصیب عاشق کا خون شدہ دل ایک بیکسی کے ساتھ دریائے غم مین پڑا ہوا غوطے کھا رہا ہو جسکی صدہا تمناؤن کا خون اسکے آنکھون کے سامنے اس جفاکار زمانے کے ظالم ہاتھون سے دیکھتے ہی دیکھتے آن واحد مین ہو گیا ہو۔ اسکی حسرت زدہ تمکین کرنین جا بجا شفق کے زعفرانی چہرے کا رنگ اڑاے ہوے درختون کی چوٹیون اور بلند مقامات پر پناہ ڈھونڈھتی ہوئی ایسی پڑ رہی ہین کہ انقلاب زمانہ کے ظالم ہاتھون سے بچ جائین مگر آسمان کی گردش تاریخ مین ہاتھی اور جبرا اسے وہ ملک عدم یا اپنی دنیا کی سیر کرانے کے لیئے کشان کشان لیے جاتی ہے۔ شام کی تاریکی شام رسیدہ ہوئی پورب کی طرف سے اٹھتی چلی آتی ہے اور ان رہروان عشق کے گرد آلود چہرون پر چھائی جاتی ہے جو کسی ساتھی یا دلبر کی یاد کے ساتھ چھوڑے ہوے کسی کے ملنے کے لیئے ایک شوق کی حالت مین قدم اٹھائے ہوے جاتے ہین چڑیان بسیرا لینے کے لیے غول باندھے اپنے نشیمنون کی طرف متوجہ ہوئی ہین۔ گھونسلون مین آ کر خدا جانے اپنی زبان مین کیا کیا ناسازی زمانہ کی شکایتین کر کے شور کر رہی ہین اور پھر چارون طرف سے اندھیرا جھکتا ہوا دیکھ کر کچھ ایسی مجبور ہو جاتی ہین کہ قضائے آسمانی ہے وہ ایک چپ لگا کر خوف کے مارے پر سمیٹتی ہوئی درختون پر گر پڑتی ہین۔ دن بھر کے تھکے ہوے مسافر اپنی اپنی منزل پر پہنچ رہے ہین اور جو ابھی نہین پہنچے ہین وہ بھی اپنی رفتار کو زمانے کی رفتار کی طرح تیز کر رہے ہین کہ آفتاب غروب نہونے پائے اور ہم اپنے مقام پر پہنچ جائین۔

مغرب و شمال کے کونے سے کچھ گرد اٹھ رہی ہے اور اسمین سے بھاگے ہوتے افریقہ کے رہنے والے چند سوار نکلے ہین سب سے پہلے انمین سے ہماری نظر جس شخص پر پڑی ہے وہ بافی فیس ہے۔ اسکے گھوڑے کے ساتھ چند اور لوگون کے بھی گھوڑے ہین اور انسے علیحدہ علیحدہ کچھ پیچھے ہٹے ہوئے ہمارے دوست جان سیکسمس کا گھوڑا ہے۔ سب کے چہرے اداس ہین مسافرت کا گرد و غبار منھ پر چھایا ہوا ہے اور سب اپنے خیالمین ڈوبے ہوے چلے آتے ہین لیکن اسوقت ہمکو بھی اپنے دوست کی طرح اور کسی کے خیال سے بحث نہین ہے رو رہے خیال ہین مگر ہمارا دوست اپنے اسی خیال میں تھا کہ کب مکان پر پہنچین اور کب دیدار دلدار نصیب ہو

سے ہلین ۔ شوق ہمراہ رکاب ہو مگر باپ کے ادب اور لوگون کے کہنے کے لحاظ سے اپنے بڑھے ہوئے شوق کی طرح اپنے گھوڑے کو آگے بڑھا نہین سکتا۔ ارمان و تمناون کا قافلہ ساتھ ساتھ ہو اور وہ میکسمس سے یہ باتین کرتا ہوا چلا آتا ہی ''میکسمس! ابھی ریونا نہین آیا کسقدر دور رہی؟''

میکسمس ''وہ کیا آگیا۔ تھوڑی ہی دور ہی''

جان ''یہ تو آپ دوپہر سے کہتے چلے آتے ہین''

میکسمس ''جی نہین۔ آپکے سر مبارک کی قسم اب آگیا۔ آپ گھبرائے کیون جاتے ہین''

جان ''یار گھبرائے کیا جاتے ہین اگر خدا نخواستہ پہنچتے پہنچتے رات ہوگئی تو اسوقت پھر اُن سے ملاقات مشکل ہو جائے گی''

میکسمس ''جناب رات کے ہو جانے مین اب باقی کیا رہ گیا ہی لیکن کوئی ہرج کی بات نہین ہی اُن کو خبر تو ہو لی ہوگی۔ ہرکارہ تو کل ہی پہنچ گیا ہوگا''

جان ''ہان سچ کہتے ہو مجھے کچھ خیال ہی نہین رہا تھا۔ تو وہ میرے آنے کا انتظار ہی کر رہی ہونگی''

میکسمس ''ہان حضور ضرور انتظار کر رہی ہونگی اُن کو آپ سے دلی محبت ہو۔ مگر (اپنے دل مین) افسوس اب یہ چھپ نہین سکتا۔ اس سے تو یہی بہتر ہو کہ مین خود کہہ دون''

جان ۔ (گھبرا کر) ''کیا کہا بتاؤ؟''

میکسمس ۔ (اپنے دل مین) ''میرا باپ خفا ہو رہے ہین۔ مین کیا کرتا میری اسمین کیا خطا تھی۔ انکے باپ کا حکم ہی تھا مگر کیونکر کہون''

جان ''کیون چپ کیسے ہو رہے میکسمس؟''

میکسمس ''حضور کیا عرض کرون کچھ کہا نہین جاتا''

جان ''خیر ہی۔ کچھ کہیے تو سہی۔ کیا ہی۔؟''

میکسمس ''حضور اصل یہ ہی کہ مین آپکا شرمندہ ہون۔ آپکے سامنے اب میری آنکھ نہین اٹھ سکتی''

جان ''یا اللہ۔ تو کچھ کہو گے بھی یا یون ہی باتین بناؤ گے۔ معلوم تو ہو''

میکسمس ۔ (سر جھکا کر) ''حضور جب سے شاہزادی صاحبہ کو اگسٹہ کا خطاب ہوگیا اور بڑے سرکار شادی ہونے سے مایوس ہوگئے اسوقت سے انھون نے اس امر کا پورا انتظام کر دیا تھا کہ شاہزادی صاحبہ کا کوئی حال آپکو معلوم نہ ہونے پائے ورنہ آپ ضرور انکے پاس چلے جاتے۔ آپکے آنے کی خبر آپ ہی کو نہین ہوئی ورنہ انکا کوئی خط آپکو دکھایا گیا''

جان ۔ (بد حواس ہو کر) [illegible] ''کوئی آدمی آیا تھا؟''

میکسمس "جی ہان - دو مرتبہ آدمی خط لیکر آیا تھا"

جان - (حیرت سے کہتی ہین) "دو مرتبہ! اور مجھے کہا بھی نہین اور نہ خط ہی دکھلایا یہ کیا! اور لکھا کیا تھا؟"

میکسمس "بس آپ کے ملنے کا اشتیاق لکھا تھا اور آپ کو بلایا تھا"

جان - (جھنجھلا کر) "یہ آپ کے نزدیک کوئی بات ہی نہ تھی - اور جو باتین مین نے اپنے خطون مین لکھی تھین اُن کی نسبت کیا لکھا تھا؟"

میکسمس "حضور آپکے خط اُنکے پاس بھیجے کہان گئے - وہ تو وہین چھپا ڈالے گئے تھے"

جان "ہائین - یہ کیا - اور مجھے بتایا بھی نہین - واہ میکسمس واہ - تو یہ فرمایئے کہ ہمارا کوئی خط نہین بھیجا گیا"

میکسمس "حضور بھیجے تو گئے مگر جعلی خط - اور اُنپر آپ کی مُہر کر دی گئی"

جان "اُف یہ غضب - تو اُن کے دو خط آئے تھے"

میکسمس "جی ہان دو - اور مین نے یہ بھی سُنا تھا کہ جس زمانے مین سرکار رہینا سے تشریف لیگئے جب بھی انھون نے کسی شخص کو ایک خط دیا تھا مگر اتفاق سے وہ سرکار کے ہاتھ لگا - مین نے اُسکو دیکھا نہین مگر سُنا ہے اُسمین انھون نے اپنے خطاب پانے کا حال لکھا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ آیئے مین اپنے وعدے پر قایم ہون"

جان - (اپنی ران پر ہاتھ مار کر) "افسوس - افسوس - ہائے ان ظالمون نے مجھپر یہ ظلم کیے - اُف اور مجھکو خبر تک نہین - آپنے بھی نہین کہا گیا"

میکسمس "حضور کہتے تو کس طرح کہتے - بڑے سرکار کی تو سخت ممانعت تھی"

جان - (حسرت کے لہجے مین) "میکسمس مجھے یہ امید نہ تھی - مین تمکو اپنا دوست سمجھتی تھی"

میکسمس اب ندامت سے سر جھکائے ہوئے تھا اور کچھ نہین کہتا - جان بھی چُپ ہو رہی و غصے کے مارے مگر دل نہین چاہتا کہ میکسمس سے بات کرے - شاہزادی کے بلانے اور اپنے بچانے کے سبب سے ندامت ہو کر اسکے چہرے کا رنگ اسکے حواس کس طرح اڑائے دیتے ہین - رنج و افسوس دلہ اسکے چہرے کو غمگین بناتا ہے - وہ اسکے دل کو بھی تسکین سے مایل رہا ہے اور باپ و میکسمس کی دغابازیان ہین کہ سامنے آکر اسکے قلق کو اسے کے کی طرح بڑھائے دیتی ہین طیش کے مارے ابرو پر بل پڑے جاتے ہین خون آنکھون سے ٹپکا پڑتا ہے غیرت نظر سے میکسمس کو گھور دیکھتا ہوا اور رجھاتا ہوا اور پھر اپنے دل سے کہتا ہے کہ کمبخت دوست سنا ہو بلا کیا اسکی کوئی اعتبار کرے جب آپ ایسے دوست بغل گھونسے لگا ہین اور ایسی ایسی دغابازیان کرین

پیاری شاہزادی کو میرے نہ آنے کا یقیناً بہت رنج ہوا ہوگا۔ اُس نے کس محبت سے بُلایا تھا اور ہائے مین نہ جانے پایا۔ بیشک وہ مجھسے خفا ہوگئی ہوگی۔ خدا جانے ان کمبختون نے میری طرف سے کیا کیا لکھکر بھیجا ہوگا (میکسمس سے) ہان تو میری طرف سے کیا کیا لکھا گیا تھا؟"

میکسمس "حضور کیا بتاؤن کیا لکھا گیا تھا اب تو وہ آپ کے سامنے بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے"

جان (طنزیہ لہجے مین) "بجا۔ اب شرم آتی ہے۔ اُسوقت کچھ خیال نہوا"

میکسمس "حضور ایک خط کا حال تو مجھکو معلوم نہین۔ وہ تو بڑی سرکار نے مجھکو بند کرکے دیا تھا مگر دوسرا خود میرے انھین ناپاک ہاتھون سے لکھا گیا تھا جو اب قلم کرنے کے قابل ہین۔ اُس کا مضمون البتہ کچھ کچھ یاد ہے۔ شاید یہی لکھا تھا کہ مین آنہین سکتا۔ اب وہ اگلی باتین کہان۔ اُنکو اب دل سے خیال سمجھنا چاہیئے اور میری شادی بھی ہونیوالی ہے۔ اگر آپ اُسمین شریک ہونگی تو مین بہت خوش ہونگا۔ اور کچھ اسی قسم کی باتین تھین یاد نہین"

جان (غصّے سے) "ظلم۔ یہ غضب۔ ارے ظالم تجکو لکھنے کے وقت شرم بھی نہین آئی۔ یہ جھوٹ۔ یہ بہتان (اپنے دل مین) بس اب خاتمہ ہوگیا۔ ہنوریا کا دل مجھسے پھر گیا ہوگا ہوگا بیشک پھر گیا ہوگا۔ ان دراندازون کی غرض ہی یہ تھی۔ ہائے ان ظالمون نے ایک مجھی کو فریب نہین دیا بلکہ میرے ساتھ پیاری شاہزادی کو بھی دھوکا دیا۔ خدا سمجھے۔ اب مین اُنکو جاکر کیا مُنھ دکھاؤنگا۔ سب گلے شکوے خاک مین مل گئے اب اور اُلٹے شکوے شکایتین سُننا پڑین گی اور سچ پوچھیے تو اُنکا کہنا بجا سے بھی ہوگا۔ بھلا کوئی معشوق ہوکر ان باتون کا متحمل ہو سکتا ہے؟ اور پھر اُن سا نازک مزاج۔ پیاری شاہزادی تمھارے سب شکوے گلے میرے سر آنکھون پر ہین جو کہوگی سُن لونگا۔ مگر خدا نکرے کہ تمھارا دل مجھسے بُرا ہو۔ میرا خیال تھا کہ اُنھون نے میرا نقش محبت حرف غلط کیطرح اپنے صفحۂ دل سے مٹادیا۔ مگر نہین میرا خیال غلط تھا وہ مجھسے بھی زیادہ وفادار نکلین۔ میرے آنے کی خبر پاکر اب میرے پہنچنے کی منتظر ہی بیٹھی ہونگی لیکن مجھکو بہت محجوب ہونا پڑے گا۔ خیر بلا سے جیسا ہوگا دیکھ لیا جائیگا بڑی خوشی کی بات ہے کہ اُنکو میرے ساتھ دلی محبت ہے اور اب تھوڑی ہی دیر مین اُنکی پیاری صورت ان مشتاق آنکھون کو دیکھنا نصیب ہوتی ہے"

جان اپنے دل سے یہی باتین کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ دور سے ریونا کا سواد نظر آیا اور وہ لوگ اسطرف آتے ہوئے دکھلائی پڑے جو ملکہ پلیسیڈیا کی طرف سے بانی فیس کے استقبال کے لیے آتے تھے۔ اب

[illegible] ہمارے [illegible] اشتیاق کی طرح بڑھتا جاتا ہے اور وہ دیوتا کی مورتوں کو [illegible]
[illegible] شوق کے ساتھ دیکھتا جاتا ہے۔ ہر قدم پر کسی سے ملنے کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے اور
[illegible] کی [illegible] اضطرابی حرکت بے ساختہ زیادہ ہوتی جاتی ہے۔
[illegible] پہنچ گئے ہیں۔ کافوری شمعیں روشن [illegible]
[illegible] ملکہ [illegible] دونوں بیٹھے ہوئے ہیں۔

[illegible] پہنچکر شاہی ادب و لحاظ کے ساتھ سلام کیا۔ جان نے بھی اس کی
محبت کی ملکہ سے [illegible] کے ساتھ [illegible] بیٹھنے کی اجازت دی [illegible] پوچھا اور افریقہ کی [illegible]
کا حال دریافت کیا۔ [illegible] واقعات کو تفصیلی طور پر بیان کیا اور ان وجوہ کو بہت اچھی
طرح سے دکھلایا جو اس شکست کے قوی اسباب تھے۔ سب بادشاہ نے اس کی تقریر سے [illegible]
ترشح ہوسے لگا [illegible] شکست کے اٹھانے سے پہنچا تھا اور زبان سے ندامت و افسوس کے
کچھ ایسے پُر اثر جملے نکلنے لگے جن کو سننے والے [illegible] کر دیا تو ملکہ نے کشادہ پیشانی سے اس کی
اور کہا [illegible] تم اسکا مطلق خیال نہ کرو اگر اتفاق سے افریقہ ہمارے دائرہ سلطنت سے نکل گیا ہے
تو نکل جانے دو [illegible] افسوس کی بات نہیں ہے بڑے شکر کا مقام ہے کہ روح القدس [illegible]
لے آیا۔ اس ایک [illegible] پانے سے تمہاری شجاعت اور جوانمردی میں فرق نہیں آ سکتا [illegible]
تمہاری لڑائیاں دیکھی ہیں وہ اچھی طرح سے اس امر کو [illegible] کر سکتا ہے کہ تم وہی مرد میدان ہو جس نے
بڑی شجاعت کے ساتھ ہزاروں معرکے سر کئے اور [illegible] دست و بازو [illegible] شجاعت کے ساتھ [illegible] نصرت
کو بھی مجبور کیا اور یقیناً تم پھر اپنی فوجی قوت کو بڑھا کر [illegible] ان سے اپنے ملک کو جلد واپس [illegible]
جنھوں نے موقع پا کر [illegible] چھین لیا ہے۔

ملکہ کی اس لطف و عنایت [illegible] طبیعت کچھ ٹھہر چلی ہے اور سوا دو گھنٹے [illegible]
شریک ہو گئے [illegible] مگر [illegible] دوست کی [illegible]

بیچارا چپ بیٹھا ہوا ہے [illegible] کسی [illegible] مشتاق نظر [illegible] جو
گھری [illegible] ساتھ [illegible]
اپنے دل [illegible] ہو گئی ہے [illegible] کی گستاخی [illegible]
[illegible] کے [illegible] ضرور [illegible]
[illegible] کبھی [illegible]

یہ انھین خیالات مین مشغول تھا کہ ایکایک ملکہ اسکی طرف متوجہ ہوکر پوچھنے لگین "کہئے آپ کیسے ہین؟"

جان (ادب سے کھڑا ہوکر) "خداوند یسوع حضور کو صحیح و سلامت رکھے - آپکے اقبال سے اچھا ہون اور حضور کی ترقی ملک و مال کے لیئے دعائین کرتا ہون"

ملکہ "مین دیکھتی ہون تم پہلے سے بہت کچھ دبلے ہوگئے ہو" - (بانی فیس کی طرف مخاطب ہوکر) "یہ معاملہ کیا ہے روز بروز یہ ایسے ضعیف کیون ہوتے جاتے ہین - آپ انکا علاج نہین کرتے"

بانی فیس "حضور علاج تو برابر ہوتا ہے - مگر انکا ضعف کسیطرح نہین جاتا - وہی اختلاج قلب کی شکایت ہے - نامعلوم تدبیرین کیجاتی ہین مگر استیصال مرض نہین ہوتا یون خودبخود کبھی خفت ہوگئی تو ہوگئی"

ملکہ "اچھا اب یہان کے حکیمون سے رجوع کیجیے اور اچھی طرح علاج کیا جائے بیماری کو کم نہین سمجھنا چاہیئے"

یہی باتین ہو رہی تھین کہ خدا جانے بانی فیس کو بیٹھے بیٹھے کیا خیال آیا اور وہ گردن اٹھا اٹھا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا - بانی فیس کی یہ حرکت شاہی داب کے بالکل خلاف تھی اسوجہ سے ملکہ نے اسکی طرف دزدیدہ نظر سے دیکھا اور پوچھا "کیون آپ کسکو دیکھتے ہین کسکی تلاش ہے؟"

بانی فیس "تلاش حضور کسی کی نہین - مین شاہزادی صاحبہ کو دیکھتا تھا - شاید اسوقت یہان تشریف نہین لائین آرام فرماتی ہونگی"

ملکہ "وہ یہان ہین کہان!"

بانی فیس "کہان تشریف لے گئین؟"

ملکہ (تھوڑے سکوت کے بعد) "اسکا حال نہ پوچھیے وہ اپنے ناطے الیجس کے ساتھ مشکوک پائی گئی تھین اسوجہ سے قسطنطنیہ بھیجدی گئین"

بانی فیس "کیا حضور مشکوک پائی گئین؟ مشکوک کیسی؟"

ملکہ "کیا بتاؤن کیسی مشکوک پائی گئین - سمجھ لیجیے"

بانی فیس (تعجب کرکے) "مین! شاہزادی صاحبہ! ایسی تو کبھی نہ تھین (تھوڑی دیر خاموش رہ کر) وہ تو بڑی پارسا تھین -"

ملکہ "یہی بات بڑی پارسا تھین - سب قلعی کھل گئی [illegible] - ننگ خاندان لڑکیون [illegible] کا کچھ پتہ نہین ہوتا - خدا الہی بے حیا لڑکی کسی کو نہ دے"

ملکہ یہ باتین کر رہی ہے اور جان حیرت سے اسکی طرف دیکھ رہا ہے - ملکہ کا آخری فقرہ ہی ختم ہوگیا تھا کہ

ہمارے دوست کو اس بات کا خبر کہ جیتے ہی چنبھا سا ہو گیا ہو - دفعتہً شوق کی ... لبریز ہو پیالہ چھلکا
پڑا ہو طبیعت یکبارگی تقدیر کیطرح بگڑ گئی ہو - حواس کسی عزادار کی طرح پریشان کے انکی طرح پریشان ہو گئے ہین
اور خیال ایک انتشار کے ساتھ ہو رہا گویا کی طرح قسطنطنیہ چلا ہو - شعلے سے بدن مین آگ لگ گئی ہو ارمان
وتمناؤن کیطرح چلے جاتے دل سے اٹھتے ہوئے دھوین آنکھ اور کان کی راہ سے نکل چلے ہین - دنیا
نظر مین تیرہ و تار ہو گئی - آنکھون سے کچھ نظر نہین آتا اور نہ کانون سے کسی کی کوئی بات سنائی پڑتی ہو - ہوش اس چہرے
کے رنگ کی طرح اڑ گئے ہین اور بیچارہ اپنے گردش کھاتے ہوئے سر کو ایک ہاتھ سے اور بیقرار دل کو دوسرے
ہاتھ سے پکڑ کر رہگیا ہو دل بگڑتا ہو اور یہ خودداری سے جن جن طرح اسکو سنبھالتا ہو سلکہ کا ادب - باپ کا
لحاظ - افشائے راز کا خیال یہ سب بجائے خود اس کے ایک ایک قوی دشمن ہین جو اسکو اس امر کا
موقع نہین دیتے کہ کچھ بھی کہے - رہ رہکر دل مین الجھن پیدا ہوتی ہو - اور یہ گھبرا گھبرا کر کچھ کہنے کا قصد کرتا
ہو اور پھر خدا جانے خدا کا کیا خوف کرکے رکجاتا ہو لیکن اب کچھ بنائے نہین بنتا - صبر و استقلال کا دامن
اسکے بیقرار ہاتھ سے چھوٹا ہی چاہتا تھا کہ بانی فیس کی نظر اسپر پڑگئی اور وہ اسکی یہ حالت دیکھکر
جلد ہی سے دربار سے رخصت ہوا اور اسی کے ساتھ یہ بھی

بانی فیس اب اپنے قیام کے قریب مکان تک پہنچ گیا ہو - ملکہ کی اسوقت کی عنایت سے پانی دیکھ کر
افریقیہ کے ہاتھ سے نکلجانے کا غم اور سلیم کی شکست اٹھانے کا الم کچھ کم ہو گیا ہو اور اسی کے ساتھ شاہزادی
ہنوریا کے قسطنطنیہ جانیکی خبر سنکر اسکو جان کی طرف سے بھی ایک گونہ اطمینان ہو گیا ہو - خوش خوش بیٹھا ہو
اور جان سے کھانے کے لئے اصرار کر رہا ہو مگر یہ کسکو خواہش تھی ایسے جان کہان بچا تھے کہ ایک لقمہ بھی حلق سے
اترتا کھانا ہی غم و غصہ کھایا گیا جو قسمت نے بڑی فیاضی کے ساتھ اسکے حوصلے سے بھی زیادہ اسکو عطا کر دیا تھا اور
وہی خون جگر پیا گیا جسکو حرمان نصیب عاشق اکثر پیا کرتے ہین - تھوڑی دیر بات کے بعد اٹھکر اپنے کمرے مین چلا گیا
جسمین ہمارے ناول کے ناظرین نے پہلے بھی ایک مرتبہ اسکو بیٹھا ہوا دیکھا ہو - اسمین گو سناٹا ہو مگر جپ بیٹھا ہو کچھ
نہین کہتا کبھی تو اپنی مایوس نظر سے آسمان کو دیکھ لیتا ہو اور کبھی مسمس کیطرف دیکھتا ہو اور ٹھنڈی سانس لیکر رہ جاتا ہو
اسکا وہ حسرت پرست دل بھی اسکے پہلو مین ایک افسردگی کے ساتھ غمگین بیٹھا ہو جسمین طرح طرح کی تمناؤن کی عمر
کسی کے لئے کا شوق اور ولولہ بھی بھرا تھا - امیدین منہ بنا کے کچھ آپ ہی آپ روٹھی جاتی ہین ارمان بیکار ہو کر
اور آرزوئین بھی چپ چپ اسکے پاس سرکتی جاتی ہین - اپنی ناکامی حسرت سے کف افسوس ملے جاتے ہین اور غم
ہاتھون سے نڈھال ہو کر ایک عجیب حالت مین اپنے دل سے یہ باتین کہتی ہین ہائے کس کس تمنا سے یہان ملن
کے بعد آنا نصیب ہوا تھا خیال تھا کہ ٹھیک مگر اہ تقدیر سے مجھ کو یہ امید نہ تھی کہ یہان یہ گل کھلا ہو گا اور ایسے جاگزا صدمے

[illegible] جانتا تھا کہ وہ [illegible] [illegible] کا انجام [illegible] گی - اُفوہ!
[illegible] وہ بیان نہو تین [illegible] تین بھی تاہم مین اُن [illegible] لیا پہلے مین اُن کے قابل نہین تھا
اب [illegible] (میکسمس سے مخاطب ہوکر) آپنے شاہزادی کا حال سنا ہے؟"
میکسمس "جی ہان جسوقت ملکہ صاحبہ تذکرہ فرماتی تھین مین بھی کھڑا سنتا تھا - شاید کچھ اپنے ناظرے [illegible] مشکوک پائی گئین"
جان - (غصّے کے لہجے مین) "وہ کچھ مشکوک پائی گئین! - ای جناب خداوند نے کیا کیا ہوا ہوگا جب اُنھون نے اسقدر تخفیف کر کے بیان بھی کیا - ورنہ کوئی اپنی بہو بیٹیون کی [illegible] نالائق حرکتون کو علانیہ طور پر بیان کرتا ہے جو وہی صاف صاف کہدیتین - خوب گلچھرّے اُڑائے گئے ہونگے [illegible] ارمان نکالے ہونگے - جناب یسوع کی قسم بڑی بیوفا نکلین - مین تو اُنکے پیچھے مرتا اور اُنکا یہ حال اور پھر ایسی بیحیائی! معاذ اللہ ہمارے سامنے بڑی پارسا بنتی تھین جب ہم کوئی بات کہتے تھے تو شرع شرع کے مسئلے بگھارے جاتے تھے - نہین ایسا نہین ہوگا - گناہ ہے - زنا ہے - بُرا ہے - اُسوقت کچھ خدا کا خوف نہ آیا اور پھر اپنے ادنی نوکر سے لعنت خدا کی - ای چھٹکا"
میکسمس "جناب عالی عورتون کی محبت ہی کیا - اُنکا وعدہ کیسا - وفا کیسی - انکی کسی بات کا ٹھکانا ہے - اُنکا اعتبار ہی کیا - انکی ناقص العقلی تو مشہور ہی ہے - اُنپر جو کوئی اعتماد کرے وہ اُنسے بھی زیادہ احمق - گو وہ بڑی پاکدامن و عصمت مآب سہی مگر خداوند نعمت آپ یہ تو خیال فرمائیے انصاف کی بات ہے آخر وہ بیچاری کرتین کیا؟ اُن کے مان بھائی نے تو گویا عہد ہی کر لیا تھا کہ ہم کبھی اُنکی شادی نہین کرین گے - آپ کو خبر نہین ہے مین خوب سُن چکا ہون - یہ اگسٹہ کا خطاب بھی تو اسی لیے دیا گیا تھا - راہ دیکھتے دیکھتے انتظار کرتے کرتے جب اُنکو اپنی شادی کیطرف سے یاس ہوگئی ہوگی تو جوانی کی مجبور کر دینے والی خواہشون سے عاجز آ [illegible] اس حرکت کی مرتکب ہوگئی ہونگی - اور آخر کب تک ایسا کرتین جوانی کی خواہشون کا روکنا کسی کے امکان مین نہین ہے"
جان "بجا - امکان مین نہونے کی بھی آپنے ایک ہی کہی - جن کے خاوند مرجاتے ہین [illegible] تو وہ اپنی قسمت پر صبر کیے نہین بیٹھی رہتی ہین؟"
میکسمس "حضور یہ سب کہنے کی باتین ہین - یہ نے بڑے بڑے خاندانون کی [illegible] بہو بیٹیون کے حال سُنے ہین ایسی بہت کم ہوتی ہین جنکو [illegible] نے [illegible]"
جان "نہین ہین کیون نہین - ہزارہا [illegible] تشریف [illegible] [illegible] کیمرے [illegible] [illegible]
[illegible] ان [illegible] نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کسی غیر مرد کی آواز بھی نہ سُنی [illegible] اور [illegible] [illegible]
میکسمس "حضور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مرد کی [illegible] [illegible] [illegible]

کسی کی آواز سنی ہوگی تو شہوانی قوت نے کچھ انکے دماغ مین ایک عزیمہ نقش پیدا کیا ہوگا اور اگر
نہین کسی طرحدار مرد کی صورت نظر سے دیکھی ہوگی تو انکی حسرت و حرمان [illegible] انکے [illegible] سے کچھ نہ
کچھ ہوگا - ہان اگر بڑھاپے نے انکے جوش جوانی کو شکست کر دیا - ویا زندگی کو کوئی خاص [illegible] دنیا کے
علائق چھوڑ کر زندہ درگور ہو گئی ہو تو اسکا تذکرہ نہین ہے ورنہ جناب اصل یہ ہے کہ اسطرح زندگی بسر کرنا ٹیڑھی کھیر ہے"

جان - اسمین کچھ بحث نہین سہل ہو یا مشکل مگر شاہزادی نے برا ضرور کیا"

میکسمس - یہ کون کہتا ہے کہ برا نہیں کیا - ضرور برا کیا - اور نہایت ہی برا - لیکن اس سے بھی زیادہ برا
انکے ان بھائی نے کیا جو فقط ملک و مال کے لالچ مین آکر انکو ہمیشہ کیلیئے شادی سے محروم کر دیا - اس حرمان
بدی کے ساتھ کون زندگی بسر کر سکتا ہے کوئی نہین - اس جینے سے مرجانا ہی اچھا ہے سنتے ہین ایشیا مین
کوئی ملک ہندوستان ہے وہان کے باشندون سے جو کوئی مرد مرجاتا ہے تو اکثر انکی بیبیان بھی اپنے
شوہرون کی نعش کے ساتھ آگ مین جلکر مرجاتی ہین - گویا وہ اس امر کو ثابت کرتی ہین کہ بے شوہر
جینے سے مرجانا گوارا ہے اور بہت اچھا"

جان - ہان ہان مجکو بھی معلوم ہے بس آپ چپ رہیئے - خدا جانے کس بلا کا دماغ پایا ہے جہان کچھ کی
بات کہی بس جڑ لگا دی - بات مین بات نکالتے چلے جاتے ہین یہ خیال نہین کہ کوئی کس حال مین ہے
اور معلوم نہین - جناب! اسکو ستی ہونا کہتے ہین - شوہر کے فراق مین عورت محبت کے مارے
جان دیدیتی ہے - انکے عقاید مین یہ ایک مستحسن امر خیال کیا جاتا ہے اور وہ عورت پرستش کے
قابل سمجھی جاتی ہے"

میکسمس - جناب عالی معاف کیجیے گا - یہ سب برائے گفتن ہے اصل بات وہی ہے جسکو مین نے پہلے حضور مین
عرض کر دیا - کیا یہ عشق کا طومار کاتب ازل نے اہل ہند ہی کے مقدر مین لکھ دیا ہے؟ اور کہین زن و شوہر
مین ایسی الفت نہین دیکھی جاتی! وہان سب عاشق مزاج ہی پیدا ہوتے ہین؟ اور اسمین خوبی کیا ہے! خودکشی کرنا
کوئی اچھی بات ہے؟ سچ پوچھیے تو یہ خدا کے حکم سے مخالفانہ لڑنا ہے - میرے نزدیک تو وہان کے بادشاہون کو جب
[illegible] وحشیانہ حرکت کا انسداد کرین - لیکن اس سے پہلے نیز یہ بھی فرض ہے کہ وہ شادی بیوگان
کا قانون بھی [illegible] کر دین ورنہ اسطرح بیوہ رہکر جینے سے تو وہ ستی ہو جانا بدرجہا اچھا ہے"

جان - (اپنے دل سے) ظالم کی پھر بکبک شروع ہو گئی - وہ تو کمبخت کو [illegible] کا مرض ہے - کبھی
خاموش نرہا جائیگا - اس کی بات کا اب جواب ہی نہ دیجیے - ہان تو اب مجکو کیا کرنا
چاہیئے - ہنوز یا تو اب محبت کے قابل رہی نہین - مگر یہ حضرت دل [illegible] گئے ہے - مشکل بات ہے

یہ کمبخت کبھی نہ مانے گا۔ مدتوں کی محبت بھلا ایک دم میں کیسے بھلائی جا سکتی ہے! ہرگز نہیں جا سکتی مگر اب تو کچھ ہو اب ایسا ضرور کرنا چاہیے جسطرح ہوگا صبر کرونگا۔ رفتہ رفتہ جاتی رہیگی۔ مجبوری ہے۔ کیا کیجیے۔ [illegible] لائق نہیں ہے۔ اگر اسیطرح دل نہ مانیگا تو یہی ہوگا کہ بہت تکلیف ہوگی۔ مرجاؤنگا۔ اچھا ہے مر جاؤں مگر ملوں گا نہیں کبھی نہیں۔ اب نہیں ملونگا بس سمجھ لیا۔ عورتوں پر کبھی نہیں اعتبار کرنا چاہیے۔ بے حیا ہوتی ہیں متلون مزاج۔ دھوکے باز۔ انکی محبت کوئی چیز نہیں۔ اب ان سے کبھی دل نہیں [illegible] لگا [illegible] کی [illegible] گئی۔ در و دیوار کی طرف دیکھ کر ہائے یہ وہی مکان ہے جسمیں کبھی کیسی کس لطف کے ساتھ ملاقاتیں ہوتی تھیں کیا کیا وعدے ہوتے تھے کیسی کیسی امیدیں دلائی گئی تھیں۔ مگر افسوس پیاری شاہزادی تم وہ نہیں رہیں (ٹھنڈی سانس لیکر) آہ! کیا لفظ منہ سے نکل گیا۔ اب تم سے دل برا ہو گیا تو اس خطاب سے یاد نہیں کرنا چاہیے۔ تم بڑی بیوفا نکلیں تمکو یہ بیوفائی یہاں رہتے دم تک نہیں بھولیں گی۔ پیاری شاہزادی تم سے ایسی امید نہ تھی (چونک کر) پھر وہی کلمہ زبان پر آگیا۔ آہ دل نہیں مانتا کیا کروں۔ یہ زبان تو ایک مدت سے اسی کہنے کی عادی ہو رہی ہے۔ اور رہا کئے اس نام کے ساتھ تمہی لقب اچھا معلوم ہوتا ہے مگر نہیں اب میں نہیں کہونگا۔

ہمایون اپنے دل سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ سفر کی کسل تکان اور نیز طبیعت کے اضمحلال و دل کی افسردگی نے اسکے اعضا پر اپنا قبضہ کرنا شروع کیا۔ اٹھا اور منہ چھپا کر پلنگ پر لیٹ رہا۔ پہلے تو دل کی بیچینی سے کروٹیں بدلتا رہا مگر پھر نیند نے کچھ ایسی بیکسی پر رحم کھا کر تھوڑی دیر کے لیے اسکو بیہوش کر دیا۔

پانچواں باب

چلی ہیں ہوں سوا کئیں کشتی نوح سے
اشکوں نے میرا حال [illegible] دیا

کہیں! یہ کون شہر ہے؟ اہا کیا اچھا سواد ہے [illegible] عالیشان [illegible]
اسکے ادھر ادھر دریا بہے [illegible] واہ وا۔ کیا ہی [illegible] معلوم ہوتے ہیں یہ شمال و مشرق
کی طرف کون دریا آیا ہے [illegible]
[illegible]

ایک پرانا شہر [illegible]

ہی! - وہ گھومتی ہوئی آبنائے شاید باز فرس تھی جس نے یورپ اور ایشیا کو جان و ہنوریا کی طرح ! ایک جدا کر دیا ہی - دیکھیے اُس سے آگے چل کر بحر مرمرہ موجین لے رہا ہی - کیون ! بیشک قسطنطنیہ ہی - وہ دیکھیے شہر کے مغرب جنوب کی طرف وہ خم بھی نظر آتی ہی جو سنہرے سینگ* کے نام سے تمام عالم مین مشہور ہی - سیر کرتے ہوئے اب ہم اس مقام پر پہنچ گئے ہین جس جگہ دارا نے اپنے عہد سلطنت مین یہ تجویز کیا تھا کہ وہ کشتیون کا پُل باندھ کر دونون براعظم کو ملا دے اس جگہ پر باز فرس نے اپنی عرض کو بالکل کم کر دیا ہی - یہان سے یورپ اور ایشیا کے کنارے اچھی طرح نظر آتے ہین اور کسی طرح مابین کا فاصلہ چھ سو گز سے زیادہ نہین معلوم ہوتا - مشرق کی طرف ساحل پر شاہان یونان کے عظیم الشان قلعے۲ آسمان سے ملے ہوئے اپنی عظمت کو ثابت کر رہے ہین اور مغرب کی طرف اُن ساتت۳ پہاڑیون کا خوشنما سلسلہ دیکھنے والے کی نظر کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہی جنپر قسطنطنیہ قائم ہی - اور جو ترتیب کے ساتھ یکے بعد دیگرے

ص کنارون سے نمودار ہی اسکو شاہ بیزنس نے آباد کیا تھا جو بارہ سو برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گذرا ہی اس وجہ سے اسکا پہلا نام بائیزنشیم یا بیزنسیہ ہی - اسکے بعد قسطنطین اکبر نے پھر از سر نو اسکی بنا ڈالی اور اُسکی عظمت و اپنی عالی حوصلگی سے انتہائی درجے پر پہنچا کر گیارھوین مئی ۳۳۰ع کو روم ثانی یا روم جدید کے نام سے اسکو ملقب کیا مگر قسطنطنیہ کا نام سب پر غالب رہا - شکل اس دار السلطنت کی اُس زمانے مین ایک مثلث غیر متوازی الاضلاع کی تھی جسکے شمالی ضلع پر ایک بندر ہی اور جنوبی کنارے پر بحر مرمرہ کی موجین ٹکراتی ہین - اس مثلث کا قاعدہ پچھم کی سمت ہی اور اسی مقام پہ یورپ کا براعظم ختم ہوتا ہی - ۵۵۷ع مین زلزلے کے صدمے سے یہ شہر بالکل خراب ہو گیا تھا مگر پھر پہلے سے بھی اچھا بنا دیا گیا - اسپر اکثر اہل تاتار ایران اور اہل بلغار کا یورش رہا یہان تک کہ ۸۵۷ ہجری مطابق ۱۴۵۳ع مین اسکو سلطان محمدؒ نے فتح کر کے اسلامی سلطنت بنایا جو اب اسلامبول اور استنبول کے نام سے مشہور ہی ۱۲ -

* وہ بندر قسطنطنیہ جسکو باز فرس کا ایک بازو کہنا چاہیے قدیم زمانے مین سنہرے سینگ کے نام سے مشہور تھا اسواسطے کہ جو خمی اُس بازو مین دریا کی وجہ سے پیدا ہوئی ہی وہ بارہ سنگھے کے سینگ سے مشابہ ہی حالانکہ حق یہ ہی کہ وہ بیل کے سینگ سے زیادہ مشابہ ہی - اور لفظ سنہرے سے اُس دولت کا اظہار ہوتا ہی جو تجارتی مال و اسباب کے ذریعے سے یورپ و ایشیا کے دور دور ملکون سے اس وسیع و محفوظ بندرگاہ مین آتے تھے - ۱۲ -

ع۲ یہ وہی قلعے تھے جنکے سامان و قوت کو سلطان محمد خان ثانی نے قسطنطنیہ کے محاصرے کے وقت ۸۵۷ ہجری مین بہت قوی کر دیا تھا - ایمپراطوس قسطنطین اُسوقت قسطنطنیہ کا قیصر تھا جس نے لڑائی کا رنگ بگڑا دیکھ کر اپنا شاہی لباس گرفتار ہو جانیکے خیال سے اُتار ڈالا اور تیغ بکف ہو کر مردانہ لڑائی کے لیے نکلا اور سپاہ ینی چری کے ہاتھ سے مارا گیا - ۱۲ -

ع۳ شہر کی اصلی حالت یہ ہی کہ محل اور عمارات شاہی مشرق کی سمت پر واقع ہین جو پہلی پہاڑی ... سات پہاڑیون

بلند ہوتی چلی گئی ہین - آفتاب اسوقت کسی برگشتہ بخت کے نیّر اقبال کی طرح سمت الراس سے پھر گیا ہے - تین بج چاہتے ہین اور آسمان سے آفتاب کی زردی مائل کرنین اسطرح زمین پر گر رہی ہین جسطرح زمانے بھر کا کوئی مطعون اور مُشتہر کیا ہوا اپنا سر جھکائے ایک بیکسی کے عالم مین بیٹھا آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہو اور آنسو کے ساتھ تار ہائے نظر بھی آنکھون سے نکلکر غیرت کے مارے زمین مین گڑے جاتے ہون -

اہل ہنگری کا یورش چونکہ آجکل روم کی مشرقی سلطنت پر بہت ہی اور وہ فتحمند وحشی روم کے شہرون کو برباد و تباہ کرتے اپنے حوصلون کی طرح برابر بڑھتے چلے آتے ہین اسوجہ سے روم شرقی کا بادشاہ تھیوڈوسیس بہت منتشر ہی قسطنطنیہ مین ہر چہار طرف سے فوجین جمع ہو رہی ہین اور سامان حرب سے قلعے درست کیے جاتے ہین - بحر اعظم کے جانب کا راستہ اچھی طرح محفوظ کر لیا گیا ہی اور بندرگاہ قسطنطنیہ مین آتے جانے کے دونون قدرتی پھاٹک بھی فوجی طاقت سے بند کر دیئے گئے ہین جو باز فرس اور بلسپانٹ نے ایشیا اور یورپ کے آنے جانے والون کے لیے سمندر مین بنا دیئے تھے - ان راستون کے بند ہونے سے وہ جہاز بھی جو بحر مرمرہ مین آتے جاتے کہین نظر نہین آتے جو مختلف ممالک سے تجارتی سامان لیے ہر وقت قسطنطنیہ مین آتے تھے - ہان البتہ ساحل سے لگے ہوئے سرکاری جہاز نظر آتے ہین مگر وہ بھی چپ کھڑے ہین اپنی جگہ سے ہٹتے نہین - دریا پر ایک سکوت طاری ہی اور پانی آئینہ کی طرح حیرت سے اپنا منھ دیکھ رہا ہی - ساحل پر فوجی رسالے جمع ہین اور شاہی خاندان کے اکثر لوگ ٹہل رہے ہین - ان لوگون کا بار بار آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ایک طرف دیکھنا زبان حال سے ہمکو بتلا رہا ہی کہ یہ سب کسی کے آنے کا انتظار کر رہے ہین مگر ابھی کوئی آنے والا نظر نہین آتا -

بہت تھوڑا دن باقی رہگیا تھا آفتاب کی زرد شعاعین سنہری ہو چلی تھین اور ہماری نظر آنکھون سے

ہو سکے تو ذرا انگریزی پیمائش سے ایک سو پچاس ایکڑ زمین ہی اور قسطنطنیہ کی نئی دیوارین بندر پر و پانٹس تک عرض مین مثلث کے پیمانہ سے اسٹیڈیا کے فاصلے تک قدیم حصار سے ہی اور معہ شہر بائزنٹیم کے منجملہ سات پہاڑیون کے پانچ اسکے اندر آئی ہین لیکن اُسکی وفات پانے کے ایک صدی بعد نئی عمارتین جو ایک جانب بندر تک پہنچی ہین اور دوسری جانب پیرو پانٹس تک وہ چھٹی چھوٹی پہاڑی اور ساتوین پہاڑی کی چوڑی چوٹی پر بنی ہین - گبن رومن امپائر - ۱۲ -

٭ ہن ہنی یا ہانگنو یہ قوم تاتار کے لقب تھے اسکی بنیاد ۲۲۰ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرار دیجاتی ہی جن لوگون کی بود و باش دریائے ڈینوب کے کنارے عرصہ دراز تک رہی ہی اسوجہ سے اس ملک کا نام آجتک ہنگری کے نام سے مشہور ہی - تاریخ چین -

٭ یہ ایک آبنائے ہی جو بحر مرمرہ اور بحیرہ ایجین کو ملاتی ہے - اہل عرب اس کو بحر ابیض بخاصی کہتے تھے اور اب اسکا جدید نام ڈارڈنلس ہی -

نکل کر چادر آب کو پامال کرتی ہوئی بلا روک ٹوک سیدھی چلی آتی ہے۔ تماشا دیکھ رہی تھی کہ ایک جہاز جنوب
مغرب کے گوشے سے آتا نظر پڑا۔ اور اُن لوگون کی انگلیان فوراً اُسی طرف کو اُٹھ گئین جو ابھی ساحل
قسطنطنیہ پر ٹہل رہے تھے۔ مگر ایسے تماشائیون کی کمی نہ تھی مین اُسوقت اس جہاز کا آنا ایک تعجب خیز امر
معلوم ہوتا ہی۔ معلوم نہین کیسا جہاز ہے اور کہان سے آیا ہی۔ اور یہ سب لوگ کیون اسکے اسقدر منتظر
تھے۔ کچھ عجیب نہین جو یہ کسی سلطنت کا جہاز ہو جسے کسی ضروری کام کے لیے آنا ہوگا ورنہ ہلسپانٹ
کے پھاٹک سے ایک طرف اسکا گذر کسیطرح نہوتا لیکن اگر کوئی ایسی ہی ضرورت تھی، تو فقط
کشتی کا آنا کافی تھا اس جہاز کے آنے کا باعث سمجھ مین نہین آتا! اسکا پھریرہ ہوا مین لہرا
رہا ہی اور جہاز ہوا سے تعجب کی طرح اسی طرف بڑھتا چلا آتا ہی۔

تھوڑی دیر مین جہاز نے ساحل پر پہنچکر لنگر کیا اور جہاز والے کشتیون کے ذریعے سے خشکی
پر اُترنے لگے۔

سب لوگون کے ساتھ ایک فوجی رسالہ بھی اُترا ہی۔ سپاہ وردیان پہنے ہین اور ہاتھون مین برہنہ
تلوارین ہین اور کسی شخص کو چارون طرف سے گھیرا ڈالے ہوئے لیتے ہوئے ہین۔ اس شخص کا لباس
سیاہ ہی مگر زنانہ۔ فوجی سپاہی اور اسکے ساتھ اور لوگ ہر طرف سے کچھ ایسا گھیرے ہوئے ہین کہ اچھی طرح سے
ہم اسکو پہچان نہین سکتے۔ مگر نہین شباہت تو ملتی ہی! اور بالنگ بھی تو معلوم ہوتا ہی! آہ یہ تو
پیاری ہنوریا ہی! ہا! یہ ریوپاسٹ ہو کر قسطنطنیہ مین پہنچی۔ اس حال سے بھیجی گئی! افسوس!
یہ کمبخت پلیسیڈیا نے اس ناکردہ گناہ کو یہان کیون بھیجا۔ شاید اسی لیے بھیجا ہوگا کہ ہنوریا ساری
دُنیا مین ذلیل و بدنام ہو۔ یہان کے لوگون کو بھی اس جھوٹے واقعے سے مطلع کیا ہوگا۔ دیکھیے
کیسی انگلیان اُٹھ رہی ہین سب لوگ کس حقارت کی نظر سے دیکھ رہے ہین اور وہ بیچاری کس طرح
سر جھکائے شاہی محل کی طرف جا رہی ہی۔ او پیاری ہنوریا! اسوقت تیرے دل پر کیا گذر رہا ہوگا۔
ساری دُنیا اسوقت تیری نظرون مین تاریک ہوگئی ہوگی۔ تو تو اس عیب سے بالکل پاک صاف ہی۔
تیرے ظالم ماں بھائی نے لگا کر یہ تجھے سزا دی ہی مگر اس امر کو تو خوب یقین کرلے کہ عالم الغیب نے
تجھ کو یہ سزا فقط اسیقدر خطا کے پاداش مین دی ہی جسکی مقتضائے بشریت تو مرتکب ہوگئی تھی مگر پہنچی
سپاہی شاہی دیوانخانے تک پہنچ گئے ہین اور بالنگ نے تھیوڈوسیس کے حضور مین وہ خط بھی
پیش کر دیا ہی جو ملکہ پلیسیڈیا نے دیا تھا۔ تھیوڈوسیس نے لفافہ چاک کرکے خط پڑھا اور بالنگ کی
طرف مخاطب ہوکر اسطرح پوچھنے لگا "تمھارا نام بالنگ ہی۔ شاہزادی تمھاری حراست مین آئی ہین؟"

بالٹک ۔ جی ہان حضور اس خانہ زاد کا نام بالٹک ہی۔ خداوند نعمت مین کیا اور میری حراست ہی کیا ۔ یہ بھی جناب ملکہ صاحبہ کی نظر عنایت تھی جو انھون نے اسقدر مجھپر اعتبار فرمایا ۔"

تھیوڈوسیس ۔ یہ ہنوریا کب سے ایسی خراب ہو گئی ؟ پہلے تو ایسی آوارہ نتھی ۔ اس کمبخت نے سارے خاندان کا نام بدنام کر دیا ۔"

بالٹک ۔ جی ہان بڑے افسوس کی بات ہی ۔"

تھیوڈوسیس ۔ بات تو افسوس کی ہی ۔ یہ کون نہین جانتا مگر ہم تو یہ دریافت کرتے ہین کہ یہ خراب کس طرح ہو گئی !"

بالٹک ۔ حضور مجھکو کچھ اچھی طرح معلوم نہین (اپنے دل مین) اُس بیچاری کی کیا خطا ۔ اُس نے کیا کیا ۔ یون تہمت لگانے کو کیا جسپر چاہی لگا دی ۔"

تھیوڈوسیس ۔ ریونا سے قسطنطنیہ تک خبر پہنچ گئی اور تم گھر مین رہتے ہو تمکو نہین معلوم ! یہ کسی طرح نہین ہو سکتا ۔ تم چھپاتے ہو ۔"

بالٹک ۔ (ہاتھ جوڑکر) حضور خداوند ۔ غلام کی کیا مجال ہی جو چھپائے ۔ اور جو بات علانیہ طور پر مشہور ہو گئی وہ بات میرے چھپانے سے چھپ سکتی ہی !"

تھیوڈوسیس ۔ نہین نہین تمھارے طرز گفتگو سے ہمکو شک ہوتا ہی ۔"

بالٹک ۔ نہین حضور شک کی کوئی بات نہین ۔ جس امر کو مین یقین کے ساتھ نہین جانتا اُسکو کس طرح حضور کے سامنے عرض کرون ۔ جیسا کچھ مشہور ہی ویسا ہی ہوگا ۔ مگر جہان تک میرا خیال ہی اور شاہزادی صاحبہ کے حالات سے واقفیت ہی وہان تک مین کہہ سکتا ہون کہ اُن سے ایسا ہونا ممکن نہین وہ کبھی ایسی نتھین اور نہ اب ہین ۔"

تھیوڈوسیس ۔ مگر تمھاری ملکہ تو اس امر کو بہت زور دیکر لکھتی ہین ۔"

بالٹک ۔ تو بس انھین کا فرمانا صحیح ہی مگر اسقدر تو میری آنکھون کے سامنے کی بات ہی کہ جب اس امر کی تحقیقات ہوئی تھی اُسوقت تو شاہزادی صاحبہ بالکل بری ہو گئی تھین اور خود جناب ملکہ صاحبہ نے گلے لگا لیا تھا مگر نہین معلوم پھر تھوڑی دیر مین کیا ہو گیا کہ وہ قیدی بنا دی گئین ۔ بادشاہون کی باتین بادشاہ ہی جانتے ہون گے ۔"

تھیوڈوسیس ۔ خیر ہمکو ان باتون سے کیا مطلب ۔ یہان انھون نے قید رکھنے کے لیے بھیجا ہی قید رہین گی ۔ مگر یہان بھیجنے کی کیا ضرورت تھی کیا وہان جیلخانہ نتھا ۔ تین برس سے یہان ہم خود ہی

پریشان ہین آتّھل* کمبخت چین نہین لیتے دیتا ظالم نے تمام ملک برباد و تباہ کر دیا ہی مگر خیر"
تھیوڈوسیس نے اسقدر باتین کین اور دیوانخانے سے اُٹھکر محلسرا مین چلا گیا ہنوریا بھی اب شاہی محل مین داخل ہو گئی ہے - ایک کمرے مین تن تنہا بٹھائی گئی ہی اور شاہی خاندان والے پیہم بعد دیگرے آتے ہین اور اسکو دیکھکر کچھ مسکراتے اور جنکو اصل واقعے کی ذرا بھی خبر مل گئی ہی وہ اُس کے حال پر افسوس سے ٹھنڈی سانسین بھرتے چلے جاتے ہین "
تھیوڈوسیس بھی اسکو دیکھکر اپنے دل مین برا بھلا کہتا چلا گیا ہی - ہنوریا چپ بیٹھی ہی - اسکی طرح شاہی خاندان کی ناتجربہ کار لڑکیان مگر اُسے چھیڑنے کے لیے اُسکے چہرے سے نقاب ہٹاتی ہین او وہ انکا ہاتھ جھٹک کر اپنی پردرد آواز مین یہ کہتی ہوئی اپنا مُنھ چھپا لیتی ہی "ہائے اسطرح تم کو کسی کے ستانے سے کیا ملتا ہی - خدا کے لیے مجھکو نہ ستاؤ - آہ! مین تو ایک زمانے کی ستائی ہوئی ہون"
کمسن لڑکیان اسکی پردرد آواز سے متاثر ہوکر تھوڑی دیر ٹھہر جاتی ہین اور پھر باہم اشارے بازیان ہوتی ہین - چھیڑ چھاڑ ہے - آوازے کسے جاتے ہین - ہنوریا بیٹھی سُن رہی ہی اور بیچاری غیرت سے کٹی جاتی ہی - ہزارون خیال سراسیمگی کے ساتھ ملے ذہن مین آتے ہین - رہ رہکر مان بھائی او اُلجھن کے ساتھ اپنی ناکامیاری بخت پر غصّہ آتا ہی طبیعت اُلجھ کر دل بگڑ کر اور بیقابو ہوکر رہجاتی ہی - نتیجہ شدت غم سے حرارت پر جسی شے نے منھ تک آتا ہی اور پھر اسکا حال دیکھکر دم بخود ہوجاتا ہی - آنکھین مجرم کی طرح کچھ سوچ مین اپنا سر جھکاتے ہین اور عبور کرنے کے لیے آنسوؤن کا دریائے شور آنکھون کے سامنے آنکھین لگائے ہوئے بہ رہا ہی اور یہ اپنے حزین دل سے کہہ رہی ہی "ہنوریا! یہ کیا ہو گیا یہ دنیا کسطرح تجھ پر پلٹ گئی - مین تو بالکل بری ہو گئی تھی - پھر یہ تہمت مجھپر کس طرح لگائی - ہائے ہائے فقط تاج و مال کی لالچ مین یہ ستم کیے گئے - اسطرح بدنامی کی گئی - آہ کیسی رسوائی ہوئی ہوئے اٹلی سے قسطنطنیہ تک جو سُنتا ہو گا کیا کہتا ہو گا - سب لوگ

* انگریزی مورخ اسکو اٹیلا لکھتے ہین - اسکے باپ کا نام منزک تھا اور یہ اُن قدیم اہالیان ہنگری کی نسل سے تھا جو کسی زمانہ مین شاہان چین سے مقابلہ کرتے تھے - اسوقت یہ مغربی ہن کا بادشاہ تھا جبر کے زور سے اہل ہنگری تمام روئے زمین پر زور آور ہوگئے - اسکی سلطنت شمال مین بحر بالٹک سے لیکر جنوب مین ڈینوب تک تھی اور مغرب مین دریائے رائن سے مشرق مین دریائے والگا یعنے دریائے آتیل تک تھی اس ظالم نے ملک و مال کی لالچ مین اپنے بھائی بایدا کو قتل کر ڈالا اور خود اپنا لقب غضب الٰہی مشہور کیا - یہ زبردست وحشی کبھی مشرقی روم پر حملہ آور ہوکر دق کرتا تھا اور کبھی مغربی روم پر یورش کرتا تھا اور یہی باعث زوال سلطنت روم ہوا گبن و من ایپائر

مجکو کس نظر سے دیکھتے ہون گے ہائے ان ظالمون نے مجکو کہین کا نہین رکھا اب مین کسیکو منھ دکھانے کے قابل نہین رہی۔ کمبختون کو اگر میرا حصہ ہضم کرنا تھا تو مجکو اسکی پروا نہ تھی۔ یا کچھ کھلا کر میرا خاتمہ کر دیتے۔ سب کچھ کرتے مگر اس طرح تہمت لگا کر مطعون خلائق تو نہ کیا ہوتا۔ آہ اب مین قیدی بنا کر رکھی جاؤن گی۔ سب اٹھتے بیٹھتے مجکو طعنے دین گے اور مین سنون گی آہ! انھین کانون سے جو کبھی کسی کی آدھی بات سننے کی بھی عادی نتھی۔ دیکھئے مقدر ابھی کیا کیا دکھاتا ہے۔ آہ۔ پیارے جان تم کس حال مین ہوگے۔ میرا قصد تھا کہ ہپو پہنچکر تمھین قید سے چھڑاؤنگی مگر آہ تقدیر نے مجکو خود ہی ایسی بلا مین مبتلا کر دیا کہ جس کی تمکو خبر نہین اور نہ میرے فرشتون کو اسکی خبر تھی مگر آہ اب اسی بلا مین گرفتار بیٹھی ہون۔ ہائے جلدی مین کمبخت الجنیس سے تمھارا اور حال بھی دریافت نکرنے پائی اور تقدیر نے یہان پھینکدیا بار الٰہا مین نے ایسی کیا خطا کی تھی کہ جسکے پاداش مین مجکو ایسی سخت سزا ملی! بیشک ایک بہت بڑی لغزش ہوگئی جس سے اب تک شرمندہ ہون۔ اور سچے دل سے اسکی مغفرت کی تجھسے درخواست بھی کر چکی ہون۔ کیا خداوندا تو نے ابتک میری توبہ نہین قبول کی؟۔ اگر نہین قبول کی تو ہر حال مین مین تیری رضا پر راضی ہون کچھ عذر نہین کر سکتی۔ مگر ای بیکسون پر ترس کھانے والے۔ درماندون کے دستگیری کرنے والے گنہگارون کے بخشنے والے مین اپنی سزا کو پہنچ گئی۔ اب مجھ پر رحم کر۔ مگر آہ اب دنیا کی کون سی رسوائی ہونے کو باقی رہگئی۔ وہ کون سی ذلت تھی جو اٹھا رہی! اب کچھ ہو مگر یہ بدنامی کا دھبا میرے دامن سے مٹ نہین سکتا۔ اب اگر مر جاتی تو اچھا تھا۔ مگر یقیناً ایسے برے وقت مین موت کو بھی میرے پاس آنے مین عار ہوگا۔ ہان یہان زہر بھی کیون ملیگا ورنہ کھا کر اس جانکاہ صدمے سے چھوٹ جاتی۔ یہان کوئی ایسا آدمی نہین معلوم ہوتا جو کہین سے مجکو لا دیتا!۔ ہان بالٹک ہی مگر وہ کبھی لا کر نہین دیگا اگر لا دیتا تو میرے ساتھ بڑا سلوک کرتا۔"

ہنوریا چپ بیٹھی اپنے حزین دل سے یہی باتین کر رہی تھی اور زار زار اپنے نصیبون پر روتی جاتی تھی۔ چند عورتین دلدہی کے ساتھ اسکو سمجھاتی تھین مگر تو یہ سمجھانا بھی اسکے درد دل کی دوا ہوسکتا تھا تسلی دینے سے اور بھی صدمہ زیادہ ہوتا تھا اور اسکے ساتھ دل کی رقت بھی بڑھتی جاتی تھی۔ ہنوریا اپنی اسی حالت مین چپ بیٹھی تھی کہ کوئی شخص بالٹک کو یہان لیکر آیا اور عورتین اسکو آتے دیکھ کر آپس مین کہنے لگین۔ دیکھو شاید یہی ساتھ آئے ہین انھین کا نام بالٹک ہوگا۔ (بالٹک سے مخاطب ہو کر) "تمھارا نام بالٹک ہے؟"

بالٹک۔ "جی ہان۔ بالٹک"

بالٹک کا نام سنتے ہی ہنوریا کی اشکباری اور بڑھ گئی اور اُسکے حال پر افسوس کرنیوالی دو ایک رحمدل عورتین بالٹک سے کہنے لگین "اے بہن تم دیکھتے نہین یہ جسوقت سے آئی ہین روتے روتے انھون نے اپنا برا حال کرلیا ہی ہزار طرح سے بہلاتے ہین سمجھاتے ہین کہ تمکو یہان کسی قسم کی تکلیف نہین ہوگی۔ تم ہنسی خوشی سے رہو۔ تمھارا گھر ہی مگر یہ ایک نہین سنتین۔ بس روئے جاتی ہین۔ تو یہ آنکھین تک سوج گئی ہین اور نہین مانتین۔ ذری انکو سمجھاؤ تو اب رونے سے حاصل"

بالٹک۔ (ہاتھ جوڑکر) "اے حضور آپ اسقدر کیون روتی ہین شاہزادی صاحبہ جناب شاہزادی صاحبہ"

ہنوریا۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر روتی ہوئی آواز مین) "بالٹک۔ تم اب خدا کے لیے مجھکو اس لقب سے نہ پکارو۔ اس نام سے اب میرے دل کو صدمہ پہنچتا ہی۔ میری تقدیر نے اب مجھکو اس قابل نہین رکھا۔ اب مین شاہزادی نہین ہون! اب تم مجھکو قیدی کہو۔ آہ۔ کیا میری حالت نہین دیکھتی ہو۔ اب یہی خطاب میرے لیے موزون ہی"

پیاری ہنوریا نے ان پُراثر فقرون کو رکتی ہوئی آواز مین اپنے دل کو سنبھال سنبھال کر نہایت دقت سے ادا کیا اور پھر کچھ اس درد سے روئی کہ سننے والون پر کیا موقوف ہی اسوقت چودہ سو برس کے بعد جسکے قلم سے یہ پر درد اور عبرت انگیز واقعہ نکل رہا ہی وہ بھی لکھتا جاتا ہی اور بغیر اختیار روتا جاتا ہی۔ مرقع عالم کے دیکھنے والون مین بھی کوئی نہ کوئی تیرے حال پر چار آنسو گرانیوالا نکل آئیگا۔

تھوڑی دیر تک تو سب اُسی طرح اپنے اپنے دلی افسوس کو آنسو بہا بہا کر ظاہر کرتے رہے مگر جب اس حالت مین کچھ کمی ہوئی۔ بالٹک نے آنسو پونچھے اور کہا "حضور جو ہونا تھا وہ ہوگیا۔ اب اسطرح رو رو کر آپ اپنا کیون خون کرتی ہین۔ اس سے کیا فائدہ ہے"

ہنوریا۔ (غمگین آواز مین) "بالٹک تم جانتے ہو کہ مین قصدًا روتی ہون۔ خدا کی قسم مین ہزار طرح اپنی طبیعت سنبھالتی ہون مگر مان بھائی کی بے مہری اور اپنی رسوائی کا صدمہ ایک لحظہ دل سے کم نہین ہوتا مین تو بہت ضبط کرتی ہون مگر کیا کرون دل نہین مانتا" اور پھر بلند آواز سے رونے لگی۔

بالٹک۔ (ہاتھ جوڑکر) خدا کے لیے حضور اب نہ روئیے آپکی یہ حالت مجھسے نہین دیکھی جاتی صبر کیجیے۔ خدا مین سب طرح کی طاقت ہی"

ہنوریا اور ... کہا ... اب مجھسے نہین ہوسکتا اور ... نہین ہوسکتا۔ آہ اس ... والی کی ... بالٹک ... ہم دیکھ لگے ... دیکھتے ... آنسوؤن سے ...

بالٹنگ ۔ "خدا نکرے خدا نکرے - آپ کیسی باتین کرتی ہین - رسوائی کس بات کی! - یہ کون نہین جانتا کہ آپ بالکل بے خطا ہین - آپ کی پاکدامنی کا حال کسکو نہین معلوم ہی - کون کہہ سکتا ہی کہ تحقیقات مین آپ بری نہین ہوگئین - یون سلطانی احکام سے کیسکو عذر ہو سکتا ہی؟ حکم حاکم مرگ مفاجات تو مشہور ہی ہی"

ہنوریا ۔ "یہ تو وہی جانتے ہین جو وہان موجود تھے یا جنکو اصل واقعے کی اچھی طرح خبر ہی لیکن ساری دُنیا مین اب تو کچھ اور ہی مشہور ہی - ہائے مین کمبخت اس بُرے دنکے لیے کیون زندہ رہی"

بالٹنگ ۔ "حضور عالی آپ یہ کیا فرماتی ہین ایسے امور کہین چھپانے سے چھپتے ہین! چار دن مین سُن لیجیے گا کہ سب لوگ کیا کہتے ہین"

اسقدر تسلی و تشفی کی باتین کرکے بالٹنگ کسی ضرورت سے باہر چلا گیا اور ہنوریا کو پھر وہی چپ لگ گئی جو اس سے تھوڑی دیر پہلے تھی - رات بھی چونکہ زیادہ گئی ہی اسوجہ سے اب اس سے باتین کرنیوالی عورتین بھی اپنے مقام پر جاکر سو رہی ہین مگر اسنے نہ کھانا کھایا نہ پانی پیا اور نہ کسیطرح نیند ہی آئی بالٹنگ بھی نہین ہی ورنہ شاید کچھ اُسی سے باتین کرتی ہان ایک عورت علیحدہ کھڑی تھی یا یہ سپاہی لیے ہین جو اس کمرے کے باہر چکر لگا رہے ہین ایسے رنج و غم کی حالت مین بعض اوقات انسان کا دل چپ بیٹھے گھبرا جاتا ہی - دل کی وحشت اور اُلجھن ترقی کرجاتی ہی اور وہ دماغ کے پریشان کرنے والے خیالات سے تنگ آکر اس امر کی خواہش کرتا ہی اگر کوئی ہوتا تو باتین کرتے - ہنوریا بھی اسیوجہ سے اُس عورت کی طرف متوجہ ہوئی اور اپنا غم غلط کرنے کے لیے اسطرح گفتگو شروع کی ۔ "نیکبخت تمھارا کیا نام ہی - تم یہان کیسی کھڑی ہو - کوئی کام ہی؟"

وہی عورت ۔ "حضور مجکو ویلی کہتے ہین - مین بھی آپکی ایک لونڈی ہون سرکار نے آپکی خدمت کے لیے متعین کردیا ہی"

ہنوریا - (تعجب کے لہجے مین) "میری خدمت کے لیے؟ آہ - مین اس قابل کہان! جب تھی تھی - اب تو خود میری حالت لونڈیون سے بدتر ہی - جاؤ تم جاکر سو رہو"

ویلی ۔ "میری کیا مجال ہی - حضور آپ آرام فرمائین - رات بھی زیادہ گئی ہی - آپکی عزت آبرو خدا برقرار رکھے - آپ ایسی باتین نہ کیجیے"

ہنوریا ۔ "یہ باتین تو اب میرے دل سے نکلتی ہین مین کیا کرون - آرام دل کو کہان ہی جو سو رہون - نیند تو آنکھون سے اڑ گئی ہی - لیکن ویلی اگر تم بالٹنگ کو بلا دیتین تو مین تمھارا بڑا احسان مانتی - میرا دل بہت گھبراتا ہی شاید اُسکی باتون مین کچھ بہل جاتا"

ویلی ۔ "حضور رات زیادہ آئی ہی اب محلسرا کے اندر کوئی نہین آسکتا ورنہ لونڈی کو کیا عذر تھا" بھی

جاکر بلا لاتی - بادشاہ سلامت کی سخت ممانعت ہے"
ہنوریا یہ سنکر خاموش ہو رہی اور اپنی بیکسی کی حالت پر خود ہی افسوس کرکے اپنے دل سے کہا "واہ! اب میرے قیدی ہونے میں کوئی شک نہیں (وِیلی سے) اچھا میں اب سوتی ہوں تم بھی کہیں جاکر سو رہو" اتنا کہکر پلنگ پر لیٹ رہی - وِیلی باہر برآمدے میں چلی گئی اور ہنوریا آنکھیں بند کرکے اپنے دل سے کہنے لگی "یہ کمبخت جاکر سو رہے تو میں کچھ فکر کرون (تھوڑی دیر کے بعد اپنے دل سے) اب سو رہی ہوگی کیوں؟ (چاروں طرف دیکھکر) سو رہی - اب کچھ آہٹ نہیں ہوتی - اچھا اب مجھکو کیا کرنا چاہیے! یہاں کوئی کنواں [illegible] ہوگا کیوں نہیں - تو بس اسی میں ڈوب کر مرجانا چاہیے - ایسا ذلت کا جینا اچھا نہیں - مگر پہرے والے ٹہل رہے ہیں - پھر کیا کروں؟ (چاروں طرف دیکھکر) یہاں کوئی تلوار یا خنجر بھی نظر نہیں آتا ورنہ گلا کاٹ کر اس قید ہستی سے چھوٹ جاتی - (سرہانے دیوار میں ایک کھونٹی لگی دیکھکر) ہیں یہ کیا بندھا ہے؟ [illegible] اسی سے مطلب نکل جائے (ڈوری پر [illegible]) [illegible] کام نکل جاتی [illegible] گلے میں لگاکر لٹک [illegible] - آہ - اسوقت اس ہاتھ [illegible] سے جو کام نکل گیا وہ کسی سے نہیں نکلا [illegible] کی [illegible] مگر ایک تو دل کی [illegible] میں [illegible] بہت ممنون ہوں - اب [illegible] تیرا [illegible] کافی ہے - (ہاتھ بڑھاکر) پیاری رسی آ - اب میں مرنے پر تیار ہوں [illegible] تجھکو بھی سلام - ای پیاری دنیا! رخصت - پیارے جان [illegible] ہنوریا رخصت [illegible] ہمیشہ کے لیے رخصت - تو دشمن جو چاہیں [illegible] صاف جاتی ہے - بالکل پاک - جب کبھی قیامت میں ملوگے [illegible] خدا کے سامنے اچھی طرح اپنی پارسائی ثابت کردونگی - پیارے اب اجازت دو! آہ [illegible] سے جان دیتی ہے - اب رخصت - ای پرارمان دل! تجھے بھی رخصت - [illegible] ہم بھی جاکر [illegible] معاف کرنا میرے سبب سے تمہیں بھی تکلیف پہنچی - ای مکان تھوڑی دیر [illegible] مہمان رہی ہوں تجھے بھی رخصت - پیارے جان نہیں سنتے ہو ہنوریا دنیا سے جاتی ہے تم کو [illegible] نہیں بھولی - باقی ہے رخصت! رخصت!"
[illegible] سے ڈوری کا پھندا گلے میں ڈال لیا - پلنگ سے پاؤں ہٹالیے اور لٹک رہی - [illegible] اسوقت یہاں کوئی نہیں جو [illegible] ہنوریا کو بچاتے - ہائے مکان بالکل خالی پڑا ہے - دیواریں بھی کھڑی دیکھ رہی ہیں اور جگہ سے نہیں ہل سکتیں - دیکھو! ہنوریا کی آنکھوں کا کیا حال ہوا جاتا ہے وہ پتلیاں پھیل رہی ہیں - ہائے اب کوئی دم [illegible] دم [illegible] ہے - ہائے یہ کیا ہوا جاتا ہے آہ ظالم فلک

تجھکو ذرا رحم نہین آتا - مگر نہین دیکھو ڈوری وہ چرچرا کر ٹوٹی اور وہ دھماکا ہوا -
وہان دھماکے کی آواز سنکر دوڑی اور ہنوریا کی کیفیت دیکھ کر شور کیا - فوراً پہرے والے آگئے شاہی خاندان کے بھی اکثر لوگ جمع ہو گئے اور تھیوڈوسیس بھی یہ خبر سنکر آگیا -

پیاری ہنوریا بیدم فرش پر چت پڑی ہی - نازک گلے مین رسی کا پھندا لگا ہی - سانس یون ہی سی باقی نام آتی جاتی ہی - آنکھین پتھرا چلی مین اور سر سے خون بہہ رہا ہی - جلدی جلدی گلے سے پھندا نکالا گیا - پنکھون سے ہوا دیگئی خوشبودار عرق کا چھینٹا دیا گیا مگر پیاری ہنوریا کو کسی طرح ہوش نہ آیا - شاہی محل مین تہلکہ پڑ گیا ہی اور یالتک بھی علحدہ کھڑا رو رہا ہی -

قریباً دو گھنٹے کے بعد تنفس کچھ کچھ بدلا آنکھ کی پتلی مین کچھ روشنی آچلی اور دیکھنے والون کو سراسر ناامیدی کے بعد اسکی زیست کی کچھ کچھ امید ہونے لگی - تھوڑی دیر مین ہنوریا نے آنکھین کھولین - حسرت کی نظر سے یالتک کی طرف دیکھا اور پھر ضعف سے بند کرلین - یالتک روتا ہوا آگے بڑھا اور قریب جاکر کہا شاہزادی صاحب کیسا مزاج ہی؟ شاہزادی صاحب! ہنوریا نے پھر آنکھ کھولدی لیکن جواب دینے کی طاقت نہ تھی جو کچھ یہ کہتی - چپ پڑے پڑے دیکھا کی اور اپنی ضعیف آواز مین رک رک کر بمشکل اسقدر کہا مین کہان ہون - یہ مجمع کیسا ہی؟ اور پھر آنکھ بند کرلی - لیکن ساعت بساعت طبیعت سنبھلنے لگی - ہوش حواس درست ہونے لگا اور بعض بعض وقت ایک آدھ بات بھی کی - تھیوڈوسیس مطمئن ہو کر چلا گیا اور اور لوگ بھی یکے بعد دیگرے اپنی اپنی آرامگاہون مین جاکر سو رہے -

دو چار دن بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ ہنوریا کے مقید ہو کر آنے کی خبر قسطنطنیہ کے گلی کوچون مین پھیل گئی مگر ساتھ ہی اسکے پلیسیڈیا اور ویلن ٹنی ان کی خباثت نفس اور طماعی بھی کسی سے نہ چھپی ہر کس و ناکس پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ہنوری بڑی حیادار شاہزادی ہے فقط ملک و مال کی لالچ مین اسپر قرب الجنس کی تہمت لگائی گئی - گھر گھر ہنوریا کی حیا و عصمت کی تعریفین ہونے لگین اور پلیسیڈیا اور اس کے ظالم بیٹے ویلن ٹنی ان کے مظالم بیان ہونے لگے -

ہنوریا کو یہان قسطنطنیہ مین آئے ہفتہ عشرہ گذر گیا ہی اور اب اسکی بیجرمی اور عصمت تھیوڈوسیس پر بھی کھل گئی ہی مگر خودکشی کے اندیشے سے حفاظت کا انتظام بہ نسبت پہلے کے بہت زیادہ کردیا گیا ہی - سرکی چوٹ تو اچھی ہوگئی ہی اور ضعف بھی کسیقدر کم ہو چلا ہی جو خون کے نکل جانے سے پیدا ہو گیا تھا مگر اسکی دلی حالت مین کسی قسم کا ابتک فرق نہین ہوا وہی رنج وہی غم اور وہی

اکثر اوقات روتا۔ اسوقت بھی پلنگ پر پڑی ہی گو آفتاب نکل آیا ہی اور پیشخدمتین بار بار ادب کے ساتھ
کہتی ہین بی بیوی! پانی حاضر ہی منھ ہاتھ دھو لیجئے۔ دھوپ پھیل رہی ہی مگر اسکا افسردہ دل اسکو
کسی طرح اس امر کی اجازت نہین دیتا کہ وہ اُٹھکر بیٹھے۔

یہ اُسیطرح منھ چھپائے پڑی تھی کہ بالٹک نے آکر پوچھا "کیا شاہزادی صاحبہ ابھی آرام فرماتی ہین"

ہنوریا۔ (آواز پہچان کر) "نہین۔ مین سوتی نہین ہون۔ کیا بالٹک ہین"

بالٹک۔ (سلام کرکے) "حضور! مین اب جاتا ہون"

ہنوریا "کیا آج ضرور جاؤگے۔ اب نہین ٹھہر سکتے؟"

بالٹک "جی ہان مجھے اب اجازت دیجئے۔ میرا دل تو خود کسیطرح نہین چاہتا تھا کہ آپکو تنہا چھوڑ دون
مگر کیا کرون دو دفعہ ہو چکا ہی ملکہ صاحبہ کا حکم آیا ہی سخت ہی آخری اجازت تو ایک ان کی رسم تھی
اور اسپر سے حضرت کی علالت اور اصرار کی وجہ سے مجھکو مجبور ہوکر اسقدر رہنا پڑا"

ہنوریا "تم جاتے ہو جاؤ تم سے کسی وقت دل بہل جاتا تھا وہ بھی نہی کسی طرح قید تنہائی
ہو۔ اچھا جائیے ان کا دل تو خوش ہوگا۔ جائیے خدا حافظ"

بالٹک "نہین حضور اگر آپکی خوشی نہین ہی تو مین نہین جاؤنگا وہ کیا کرلین گی! بس یہی نا کہ قتل
کروا ڈالین گی تو کیا پروا ہی کر ڈالین مگر مین آپکی خوشی کے خلاف نہین کرسکتا (آہستہ آہستہ) خدا کی قسم
اگر میرا زور چلتا تو کبھی مین آپکو یہان لاتا بھی نہین مگر آپ خود جانتی ہین کہ اور ساتھ والون کی وجہ
سے ایسا میرا کسیطرح نہین کرسکتا تھا۔ ورنہ کہین اور پہنچا دیا ہوتا"

ہنوریا "ہان مین خوب جانتی ہون مگر بالٹک تقدیر سے کسیکا زور چلتا ہی! میرے لیے تم اپنی جان بلا مین نہ
پھنساؤ تم جاؤ مین خوشی سے کہتی ہون۔ میرا دل تو اب بالکل زندگی سے سیر ہوگیا ہی۔ مین تو چاہتا تھا
کہ تمھارے جاتے ہی اس بلا سے چھوٹ جاؤن مگر آہ میری سخت جانی نے مجھپر اور بھی ستم کیا۔ خیر جو ہونا
تھا وہ ہوگیا اور جو کچھ ہونا باقی ہی ہو رہیگا مگر بالٹک! تم اتنا مجھپر احسان کرنا کہ اگر پیارے جان سے
کبھی ملاقات ہوجائے تو انکو میرا آخری سلام پہنچا دینا اور کہدینا "ہنوریا اس عیب سے پاک تھی جو
اُسپر لگایا گیا مگر افسوس اب وہ تمکو اپنا منھ دکھانے کے قابل نہین رہی تم اُسکے مرنے کا غم نکرنا"

اسیطرح کے درد بھرے کچھ اور بھی کہے جنکو سنکر بالٹک دم بخود رہگیا اور منت سے کہنے لگا "یہ آپ
کیسی باتین کرتی ہین! اسکا مین وعدہ کرتا ہون کہ جسطرح ممکن ہوگا مین آپکا پیام سلام اُن کو
پہنچا دونگا آپ اپنے دل سے نکال ڈالیئے جو کچھ ہو گیا خیر ہوگیا مگر اب کہین پھر ایسا

غضب بھی نہ کیجیے گا خدانخواستہ خدانخواستہ اگر آپ پھر ایسا کر بیٹھیں تو پھر قیامت ہی آجائیگی! یقین کر لیجیے کہ آپ کے دشمنوں کے ساتھ اور کئی جانوں کا بھی خون ہو جائے گا۔ حضرت جان تو یہ سنکر کسیطرح زندہ نہیں رہ سکتے اور شاید یہ آپ کا غلام بھی ایسے صدمے کا متحمل نہو سکے"

شاہزادی "نہیں تم اسکا خیال نہ کرنا اور انکو بھی سمجھا دینا کہ میرے مرنے کا غم نہ کریں۔ میری کمبخت قسمت مین تو یہی لکھا تھا"

بالٹک "جب حضور ہی میری عرض کو قبول نہیں فرماتیں تو وہ کب سنیں گے۔ شاہزادی صاحب آپ کو جناب مسیح کی قسم اب ایسا غضب نہ کیجیے گا"

ہنوریا۔ (ٹھنڈی سانس لیکر) "افسوس! بے حیائی کے جینے کو دل گوارا تو نہیں کرتا مگر خیر جہانتک مجھسے ہو سکے گا صبر کرونگی"

ہنوریا اسی قسم کی باتیں کر رہی تھی کہ تھیوڈوسیس کے آنے کی خبر ہوئی۔ بالٹک علحدہ کھڑا ہو گیا اور تھیوڈوسیس نے آتے ہی بالٹک سے کہا "تم ابھی گئے نہیں؟ جاؤ جہاز تیار ہے" اب بالٹک مجبور بھی یہاں کسطرح ٹھہر سکتا تھا۔ مجبوراً سلام کیا اور شاہزادی کو روتا چھوڑ کر بادل ناخواستہ رخصت ہو گیا۔

چھٹا باب

غضب ہو گیا

صبر آتا دیکھ کر ظالم نے پھر تڑپا دیا
میرے قابو میں طبیعت ابھی بار آنیکو تھی

ابھی شام ہوئی ہے اور دو تین گھڑی رات سے زیادہ نہیں گذری ہے۔ گو ظلمت شب نے کسی ستمدیدہ عاشق کی کدورت دل کی طرح ایک اندھیرا اٹھا رکھا تھا۔ دنیا کے نشیب و فراز اور اہل دنیا کی کارگذاریاں سب نوشتہ تقدیر کی کسیطرح چھپی ہوئی تھیں مگر اب مشرق کی طرف سے ماہتاب نکلتا آتا ہے اور قدرتی روشنی کسی بیکس کی بیچارگی کی خبر ہی ہوئی ہر طرف پھیلتی جاتی ہے۔ ایسے وقت میں وہی شہر ریونا ہماری آنکھوں کے سامنے ہے جسکا پہلے خیال بھی ہمارے دلکو خوش کرتا جاتا تھا۔ وہی عمارتیں ہیں وہی وسیع میدان۔ وہی بازار سڑکیں مگر فقط ایک شاہزادی ہنوریا کے یہاں نہونے نے سارے شہر کو کچھ ایسا ویرانہ بنا رکھا ہے کہ کسیطرف آنکھ اٹھا کر دیکھا نہیں جاتا۔ ریونا کے دلچسپ و دلکش منظر مرقع عالم کے دیکھنے والوں کو پہلے ہم دکھا چکے ہیں مگر آج کچھ ایسا دل پھیکا پڑ گیا ہے کہ یہاں کا سین اسوقت مطلق نہیں دکھایا جاتا۔ ہر طرف ہو کا عالم ہے اور ایک سناٹا ہے چاروں طرف

چھایا ہوا ہی۔ وہ صرف اس سبب شخص جسکو فقط اسکی ناسازگاری بخت ہی نے نہین ستایا ہی ملکہ بے مہری ظالم فلک کی طرح پانی فیس سے محبت کرنے والے باپ اور میکسمس سے سچے دوست نے بھی درانداز یون کے ساتھ اسکی تدبیرون دھوکا دیکر رکھا ہی اسوقت بیچارہ اس وطن مین چپ بیٹھا ہی اور اُس صدمے سے جان کی بدنامیان یاد کرتا ہی جیسکے حسن عالم فریب نے کرشمے دشمنون کی عداوت سے رسوائی اور بدنامی کی عبرت انگیز حکایت بنے اُٹھی ہے قسطنطنیہ تک مین پھیل گئی ہی ملکہ الیسیبٹا اور ولیم ٹنی ان نے اپنی اصلی غرض پوشیدہ رکھنے کے لیے ہنوریا کے جلائے وطن کرنے کی وجہ گو کچھ اور ہی مشہور کرنی چاہی مگر یہ اُنکا ایک خیال خام تھا ایسے سخت ظلم بیجا مظالم کہین چھپائے سے چھپتے ہین! رفتہ رفتہ لوگون کو اس طمع غایظ کی خبر ہوگئی اور خون ناحق کی طرح یہ حال سب پر ظاہر ہوگیا کہ فقط ملک و مال کے لالچ مین شاہزادی پر تہمت لگائی گئی اور ہر شخص ہنوریا کی اس ناحق ناحق رسوائی پر افسوس کرنے لگا۔

اسوقت جان کے غمگین چہرے سے انتہائی درجے کا حزن و ملال ظاہر ہو رہا ہی اور میکسمس اُس سے کہہ رہا ہی "حضور آپ کے رنج و غم کی کہین انتہا بھی ہی؟ جو امر اپنے قبضۂ اقتدار سے نکل جائے اُسکا رنج ہی کیا!۔ شاہزادی اب آپ کو مل سکتی ہین!؟"

جان۔ (جھنجھلا کر) "خدا جانے کیسی باتین کرتے ہو۔ اُنکے ملنے کی پروا کسکو ہی۔ وہ اگر ملین بھی تو اب مین اُنسے کب ملتا ہون۔ وہ ملنے کے قابل ہین کہان۔ اگر رنج ہی تو فقط اُنکی بیوفائی کا اور اُنکی اس نازیبا حرکت کا جو اُنھون نے ایجنس کے ساتھ کی"

میکسمس "یہ آپ کا فرمانا صحیح ہی اور اسکا رنج بھی جسقدر حضور کو ہو بجا ہی مگر مین تو سُنتا ہون یہ واقعہ بالکل غلط ہی۔ سارے روما مین یہ مشہور ہی کہ یہ فقط تہمت ہی تہمت اُنپر لگائی گئی ہی!۔ اُن کے ماں بھائی نے یہ عیب اس لیے اُنپر لگایا ہی کہ اُنکے عقد کی کوئی خواہش نکرے اور اس بہانے سے اُنکا وہ حصہ ہضم کر لیا جائے جو اُنھی قانون کی رو سے بیٹی کو ملنا چاہیئے"

جان۔ "ہان بعض [illegible] اسیطرح مجھسے بھی بیان کیا ہی مگر کچھ قرین قیاس نہین معلوم ہوتا۔ ملک و مال عرض پیدا کرنے کے لیے [illegible] آبرو کھونے کے لیے نہین!۔ کیا ہنوریا کی اس رسوائی کے ساتھ ملکہ و ولیم ٹنی ان کی آبرو باقی رہ گئی ہی [illegible] ادنیٰ ادنیٰ ہی سچ ہین کہ ستارہ تو بادشاہ وقت تھے آج اُنکی پروا کیا تھی"

میکسمس "حضور کا ارشاد بجا مگر جاہ و مال کی طمع بُری چیز ہی خدا نکرے کسیکو ہو۔ اس کمبخت کی جسکو [illegible] کسی پر [illegible] تعجب ہی۔ خواہ فقیر ہو یا بادشاہ۔ اس ظالم کا قدم درمیان آتے ہی حضرت انسان سے ایسی ایسی حرکتین [illegible] ہو جاتی ہین کہ [illegible] عقل بھی نہین رہتی۔ آنکھون کے آگے اندھا ہو جاتا ہے۔ رسوائی و ذلت کا خیال [illegible]

سب دیکھنے والے اسکے حرکات دیکھ دیکھ کر ہنستے ہین اسکو کچھ بھی اسکی پروا نہین ہوتی ملکہ والی کیطرح یہ بھی عجب نہین جو ملکہ صاحبہ بھی ایسا کر بیٹھی ہون ۔ پہلے تو ایک مرتبہ اسی نے شاہزادی کو اگستہ کا خطاب دیا گیا تھا "

جان "شاید ایسا ہی ہو مگر میکسمس شاہزادی کیطرف سے سب کچھ ایسا دل برا ہو گیا ہے کہ کسیطرح اس بات کا یقین نہین آتا (تھوڑی دیر غور کرکے) تو کیا ایجنیس کا یہ واقعہ غلط ہے ؟"

میکسمس "جی ہان مشہور تو لوگ ایسا ہی کرتے ہین غیب کا حال خدا جانے "

جان "کچھ سمجھ مین نہین آتا خدا جانے کیا معاملہ ہے (اپنے دل سے) لیکن اگر ایسا ہوا ہے تو یہ بڑا ظلم کیا گیا مگر بغیر کسی بات کے ہوئے بھی کوئی ایسا اتہام نہین لگا سکتا کچھ اصلیت ضرور ہوگی یا ملکہ نے رسوائی بدنامی سے بچنے کے لیئے اسطرح مشہور کر دیا ہے ۔ بالٹک بھی یہان نہین ہے ورنہ اس سے سب حال معلوم ہو جاتا ۔ ہو نہین کوئی بات ہے ضرور "

جان اسی خیابان مین بیٹھا ہوا تھا ۔ قوت متخیلہ طرح طرح کے خیالات اسکے ذہن کے سامنے پیش کر رہی تھی اور متصرفہ اپنا دست تصرف دراز کر کے کبھی تو انکو سنی سنائی باتون کے موافق اور کبھی بدگمانی کے اعتبار سے بالکل بے بنیاد بتا رہی تھی ۔ نتیجا کیسے ساتھ یہ ایک ایک پہلو پر غور کر رہا تھا کہ کسی شخص نے آکر فرشی سلام کیا ۔ جان نے پہلے تو اسکی طرف ایک حیرت کی نظر سے دیکھا اور پھر ایک بے اختیاری کے عالم مین اس سے لپٹ کر کہا "اچھے رہے بالٹک کب آئے ؟"

بالٹک "خداوند حضور کو صحیح سلامت رکھے مین ابھی حاضر ہوا تھوڑی دیر ہوئی ہوگی جناب ملکہ صاحبہ کے حضور مین حاضر تھا کہ باتون باتون مین آپکی تشریف آوری کا حال معلوم ہوا بس ان سے دو چار باتین کر کے یہان حضور کے پاس چلا آیا ۔ حضور کب تشریف لائے ؟"

جان ۔ (افسوس کے لہجے مین) "کیا بتاؤن کب آیا گردش زمانہ تقدیر کے اور کرشمے دکھانے کے لیئے یہان لے آئی ۔ کوئی تین مہینے گزرے ہونگے جب آیا تھا ۔ لیکن کیا آیا اگر یہانتک میرا خیال بھی نہ پہنچتا تو اچھا تھا "

بالٹک "ہان بیشک حضور کو شاہزادی صاحب کے نہ ملنے کا بہت افسوس ہوا ہوگا ۔ یہ بھی ایک اتفاق کی بات تھی کہ جب خدا خدا کر کے مدتون کے بعد حضور کا آنا ہوا تو وہ یہان نہین ملین "

جان "نہین اسکا تو کچھ رنج نہین کچھ افسوس ہے ۔ وہ اگر یہان ہوتین جب بھی مین ان سے نہ ملتا ۔ انکا یہان سے چلا جانا تو نہایت ہی اچھا ہوا ورنہ مجکو اور بھی صدمہ ہوتا ۔ (طنز یہ لہجے مین) اب وہ کسی کے ملنے کے قابل رہین ؟"

بالٹک ۔ (تعجب کے لہجے مین) "کیون حضور خیر تو ہے ! ایسا ان سے کیا ہوا ؟"

جان ۔ (حیرت سے بالٹک کے منہ کیطرف دیکھکر) "کیا تم تو کچھ اسطرح پوچھتے ہو گویا معلوم ہی نہین ۔ ہمسے در تجاہل عارفانہ"

بالٹک "یعنے وہی ایجنیس والا بے اصل واقعہ ؟"

جان "جی ہان وہی ۔ وہ بے اصل واقعہ ہے ؟"

بالڈنک "بیشک بیشک بالکل غلط کچھ بھی اصل نہین - کیا آپ کو اُسکا یقین بھی آگیا!"

جان "بجا بگر گمر ویونا مین اسکے چرچے ہوگئے - میرے اوابّا جان کے سامنے خود اُنکی ماں نے اننی باتین سے بیان کیا اور آپ فرماتے ہین غلط ہی - کیا جب خدا کے فرشتے آسمان سے اُترکر اُسکی تصدیق کرینگے اُسوقت سچ ہوگا"

بالڈنک "حضور جو چاہین فرمائین مگر یہ تو کسی طرح بھی نہین ہو سکتا کہ خدانخواستہ شاہزادی صاحبہ کا چال چلن خراب ہو گیا یا وہ ایجنیس سے ملوث پائی گئین مجکو تو آج بھی جو کوئی ملا شاہزادی کی بیحرمتی کا قائل ہو گیا اور اُنکے حال پر افسوس کرنیوالا ملا"

جان "مین آجکا تذکرہ نہین کرتا ہون - اب اگر کسی مصلحت یا کسی وجہ سے اسطرح لوگون کے خیال بدل گئے تو اس سے ہوتا کیا ہی! - پہلے تو سب یہی کہتے تھے"

بالڈنک "اُسوقت تو حضور عالی مین خود یہان موجود تھا لیکن مینے کسی سے نہین سُنا - گو اسبات کے مشہور کرنے مین کوشش ضرور کی گئی مگر یقین کوئی نہین کرتا تھا - چارونطرف احتیاطاً دیکھکر) اور جناب ملکہ اور شاہزادے صاحب کا کیا کہنا وہ جو کچھ نہ مشہور کر دین تھوڑا ہی - انھین کے تو یہ طوفان اُٹھائے ہوئے ہین"

جان - (کچھ جھنجلا کر) "خدا جانے آپ سب لوگ کیا کہتے ہین ہماری سمجھ مین نہین آتا - بھلا ایسا کہین ہو سکتا ہی کہ خود ماں بھائی اپنی بیٹی بہن کی اسطرح بے عزتی و بیحرمتی چاہین - ہمارے ذہن مین نہین آتا"

بالڈنک "جی ہاں یہی تو غضب ہی کہ جو دُنیا مین کسی نے کسی پر نہین کیا وہ ظلم بیچاری شاہزادی پر بلا وجہ کیا گیا اور فقط اس غرض کے لیئے کہ اُنکی شادی نہو اور حصّہ نہ دینا پڑے آپ ملاحظہ تو فرمائین اس ظلم کی کوئی انتہا ہی"

جان "تو کیا یہ ایجنیس کا واقعہ بالکل غلط ہی اور شاہزادی کی مطلق خطا نہین؟"

بالڈنک "جی ہاں اور کیا - بالکل جھوٹ - شاہزادی کی ذرا بھی خطا نہین - یہ اُن بیچاری پر سراسر اتہام لگایا گیا ہی"

بالڈنک نے اس جواب کے بعد ویلین ٹنی اِن کا خدا واسطے کو طومار اُٹھانا - ملکہ کی تحقیقات ایجنیس و سوایو یا کی بے لگاؤ گواہی - شاہزادی کا بری ہو جانا - ملکہ کا گلے لگا لینا اور پھر ویلین ٹنی ان کی شرارت یکبارگی ایجنیس اور سوایو یا کا مقید ہونا اور شاہزادی کا قسطنطنیہ جانا یہ سب واقعات بالڈنک نے کچھ اس خوش اسلوبی سے بیان کیئے کہ جان کے خیالات مین کچھ کچھ تغیر ہو چلا اور بیچین ہو کر پوچھنے لگا "بالڈنک تم سچ کہتے ہو؟"

بالڈنک "حضور کے سر مبارک کی قسم بالکل سچ - ذرا خلاف نہین - غلام نے کبھی کوئی بات حضور سے جھوٹی کہی تھی اور مجکو جھوٹ کہنے اور اسطرح ملکہ کے مظالم بیان کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی - شاہزادی صاحبہ بھی تو یہان نہین بیٹھی ہین ورنہ یہی کہنے کو ہوتا کہ انکا لحاظ و پاس کیا"

جان ۔ نہین نہین تم نے کبھی جھوٹ نہین بولے ۔ اور یہ بھی تم سچ ہی کہتے ہوگے مگر بالٹک پہلے واقعات سُنکر شاہزادی کی طرف سے دل مین ایسا شک آگیا ہی کہ کسیطرح نکالے نہین نکلتا ۔"

بالٹک ۔ خیر شک نکلے یا نہ نکلے اس سے مجکو بحث نہین ۔ عشاق کی بدگمانی تو مشہور زمانہ ہی ۔ مین حضور کو شاہزادی کا سچا محبت کرنیوالا جانتا ہون اس لیے اصلی واقعہ بے کم وکاست آپسے بیان کردیا مگر خدا کے لیے یہ تذکرہ کسی اور سے بیان نہ فرمادیجیے گا ورنہ جناب ملکہ صاحبہ اگر کہین سُن لین گی تو پھر میری جان عذاب مین پڑجائے گی ۔"

جان ۔ مین کسی سے کیون کہنے لگا ۔ مجکو ضرورت ہی کیا ۔ لیکن اب تو ہر شخص کا یہی بیان ہی ایک تمپر کیا موقوف ہی ۔"

بالٹک ۔ کہنے کو کیا ۔ سچی بات کہنے مین آتی ہی سب کہین گے لیکن انکا کہنا اور بات ہی اور مجسے گھر کے بھیدی کا کہنا دوسری بات ہی ۔"

جان ۔ ہان یہ سچ ہی ۔ تو کیا بالٹک اب مجکو تمھارے کہنے پر یقین لے آنا چاہیے ؟ تم مجکو دھوکا تو نہین دیتے خدا کے لیے سچ کہنا ۔ شاہزادی کی عصمت مین کوئی فرق نہین آیا ۔ تمکو میرے سر کی قسم ۔"

بالٹک ۔ حضور عالی پھر اب مین اور کیا کہکر عرض کرون حضور کے قدم مبارک کی قسم مین اسمین ذرا جھوٹ نہین کہتا ۔ شاہزادی بیچاری بالکل بے خطا ہین ۔ اور میری کیا مجال جو حضور کو دھوکا دون ۔"

یہ باتین سُنکر اب ہمارے دوست کے دل کا تکدر غبار خاطر بنا اُڑا جاتا ہی اور خود بخود سیل سرشک سے وہ گرد ملال اُڑتی جاتی ہی جو بادہائے مخالف کے چلنے سے اسکے دل پر جم کر رہگئی تھی ۔ دل آئینے کیطرح صاف ہوتا جاتا ہی اور دل کی گرد بیٹھ کرنے والی محبت کی پیاری صورتین چارونطرف ادھر اُدھر پھرتی نظر آرہی ہین ۔ اور یہ بالٹک سے اسطرح کہہ رہا ہی "اگر ایسا ہوا تو فی الواقع بیچاری شاہزادی پر وہ ظلم کیا گیا جسکی کوئی انتہا نہین ۔ مین ایسا نہین جانتا تھا ورنہ اُنکی رہائی کی صدہا تدبیرین ابتک کی ہوتین انکو سخت صدمہ ہوگا کیون ؟"

بالٹک ۔ حضور کیا عرض کرون نہ انکو کھانے سے مطلب ہی نہ پینے سے غرض ۔ بس آٹھون پہر آٹھ آٹھ آنسو ون سے رونا ہی اور چُپ پڑا رہنا ۔ جس دن وہان پہنچین تھین اُسدن تو اُنھون نے غضب ہی کردیا تھا ۔"

جان ۔ (گھبراکر) "کیا ۔ کیا ؟ خیر تو ہوئی ۔"

بالٹک ۔ حضور خیر کیا ۔ وہ اپنے گلے مین رسّی کا پھندا لگا کر لٹک رہی تھین ۔ اُسوقت اتفاق سے اُنکے پاس کوئی آدمی بھی نہتھا جو بچاتا مگر وہ تو کہیئے خدا کی طرف سے حیات کی رسّی مضبوط تھی جو ڈوری ٹوٹ گئی اور وہ گر پڑین ۔"

[illegible] ۔ ہائین خیر اور پھر کیا ہوا ؟ خدا کی [illegible]

بالٹک ''ہاں حضور دھماکے کی آواز ہوتے ہی لوگ دوڑے - بالکل بیدم پڑی تھین - سر سے خون بہہ رہا تھا - پھندا کھولا گیا - جلدی جلدی کچھ تدبیرین کی گئین - گو کسی کو انکی زیست کی امید باقی نہ تھی مگر دو چار گھنٹے کے بعد خدا خدا کرکے آنکھ کھولی''

جان - (ایک ہوش کی حالت مین آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر) ''اے خداوند قربان جائیے تیری اس شان کے بھی کہ واہ کیا جان بچائی! اہاہا - بیچاری شاہزادی کے نازک دل پر واقعی سخت صدمہ پہنچا ہوگا - اب مزاج کیسا ہے - سر کا زخم اچھا ہوا!''

بالٹک ''ہان وہ سب شکایتین تو جاتی رہی ہین مگر دلی صدمے مین ذری تخفیف نہین ہوتی غم کے مارے بالکل گھلی جاتی ہین - فقط پوست و استخوان باقی رہ گیا ہے - جناب یسوع کی قسم صورت دیکھی نہین جاتی''

جان - (طیش کے لہجے مین) ''خدا سمجھے اس کمبخت ولین ٹنی ان اور اسکی شقی القلب ماں کو جنکی وجہ سے پیاری ہنوریا اس بلا مین پھنسی - اور ہائے کسی نے اسکی طرفداری بھی نکی - افسوس مین بھی اطمینان سے بیٹھا رہا اور کچھ خبر نہ لی (خود ہی) مگر مین تو اور ہی دھوکے مین تھا - بالٹک! مین تمھارا نہایت مشکور ہون کہ تم نے واقعی حال سے مطلع کرکے میرے دل کے شکوک نکال دیے اب تم مجکو فقط اسقدر اور بتادو کہ وہان قسطنطنیہ مین پیاری ہنوریا کے پاس کسیکا گذر ہو سکتا ہے یا نہین؟''

بالٹک ''نہین حضور انکے پاس کوئی نہین جا سکتا - بہت سخت پہرا رہتا ہے - کیون کیا وہان جانیکا عزم ہے؟''

جان ''آہ بالٹک! کیا تم مجکو اب ایسا بے حمیت سمجھتے ہو - پیاری شاہزادی کا یہ حال سنکر اب مجکو صبر بھی آسکتا ہے! ہرگز نہین - آہ اب قرار کہان!''

بالٹک ''مگر اس سے حاصل! وہان جاکر کیجیے گا کیا؟ آپ تو آپ شاید آپ کی خبر بھی انکے پاس نہین پہنچ سکتی - بہت سخت حفاظت کیجاتی ہے - انکو ہمیشہ خدا صحیح و سلامت رکھے مگر مجکو انکی طرف سے نہایت اندیشہ ہے عجب نہین جو وہ اپنی جان پر کھیل گئی ہون''

جان - (گھبرا کر) ''خدا نکرے - خدا نہ کرے - بالٹک تم کیسی فال منھ سے نکالتے ہو!''

بالٹک (آبدیدہ ہو کر) ''نہین حضور مین فال بد نہین نکالتا - خدا کرے میرا خیال غلط ہو - مگر تھین وہ اپنی زیست سے تنگ - گو مین نے بہت سمجھا دیا ہے ہزاروں قسمین دی ہین اور انھون نے وعدہ بھی کر لیا ہے مگر امید نہین کہ وہ موقع پائین اور پھر خدانخواستہ اپنی جان نہ دین انکو اپنی بدنامی و رسوائی کا سخت صدمہ ہے''

اس تقریر کے سنتے ہی جان کا کلیجہ دھک سے ہو گیا - ہوش اڑ گئے - باتین کرتے کرتے چپ ہو رہا - حیرت کا نقشہ کھنچ گیا - آنکھین بند کر لین - سر ہاتھ سے پکڑ لیا اور خدا جانے اس عالم تحیر مین کیا کیا نظر آنے لگا - دلمین

کیا کیا ہولناک اندیشے پیدا ہوگئے کیسے کیسے خیالات فاسدے آآکر اُسکے دماغ کو پریشان کیا آنکھوں میں پرورش پانے والے طفلان اشک بھی گھبر گھبراکر آنکھوں سے نکل پڑے۔ تھوڑی دیر تک تو جان اُسی حالت میں مبتلا رہا مگر پھر خدا جانے اسکے دلمین کیا آیا کہ بالٹک سے مخاطب ہوکر ایک پُرحسرت لہجے میں کہنے لگا "بالٹک یہ اُنکے دلمین سمایا کیا ہی۔ کیا اُنکو اپنی جان کے ساتھ میری جان کا بھی خیال باقی نہیں رہا۔ مجکو ایسا بھول گئیں۔ افسوس"

بالٹک "نہیں وہ آپ کو بھولی نہیں ہیں۔ آپ کی یاد اُنکے دل سے جا سکتی ہی؟ جسدن میں آیا ہوں اُس روز بھی آپ کو یاد کر کر بہت رو یا کیں مگر وہ کہتی تھیں کہ ایسی رسوائی و بدنامی کے بعد اب میں اپنا منھ اُنکو دکھانا نہیں چاہتی۔ لیکن ہاں حضور اُنھوں مجھسے کہدیا تھا اور قسم بھی دیدی تھی کہ جب کبھی اُن سے ملاقات ہو تو میری طرف سے کہدو کہ "اگر میں تمھارے بغیر دیکھے دنیا سے اُٹھ جاؤں تو تم اُس کو معاف کرنا اور یقین کر لینا کہ گو وہ تمھاری بے اجازت چلی گئی مگر تمکو بھولی نہیں۔ مرتے دم بھی جو کلمہ زبان سے نکلے گا وہ تمھارا ہی پیارا نام ہوگا۔ میری نسبت تمکو جو شکوک ہونگے اُنکا جواب میں یہاں نہیں۔ خدا کے سامنے دونگی۔ مگر خدا کے لیے تم میرے مرنے کا بہت غم نہ کرنا۔ میری قسمت میں یہی لکھا تھا"

اِس پُراثر پیام نے کانوں سے دل تک پہنچتے پہنچتے ٹیلیگرام یا اشراقی قوت کی طرح ایک کی حالت دوسرے کے دلپر روشن کر دی۔ جان کی کچھ عجیب حالت ہوگئی۔ دل پر ایک نئی چوٹ لگی۔ جگر میں ٹیس اُٹھی اور محبت کی دبی ہوئی آگ کانوں سے دل میں بھڑک اُٹھی جسکو کیسی گرم بازاری حُسن کی طرح زمانے کی سرد مہری اور طلاع و راندازوں نے لگا بجھا کر سرد کرنا چاہی تھی جوش غیرت سے جسم میں آگ لگ گئی اور قلب کا التہاب دیکھکر نئی اور تازہ ہواؤں کی سنک اپنے دامن شوق سے جلدی جلدی ہوا دینے لگی۔ آتش غم اور تیز ہوئی گرم سرد آہیں آپس میں ملی ہوئی پُروا ہوا کے جھوکے بنکر بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگیں۔ دل کے زخم ہرے ہونے لگے اور پُرانی چوٹیں پھر نئے سرے سے اُبھرنے لگیں۔ آنکھوں کو گو شعرا بیمار بتاتے ہیں مگر یہاں اُنکو بھی ترس آگیا اور وہ ایک دلسوز معالج بنکر اُن گرم آنسوؤں سے دھارنے لگیں جو پہلے غصے سے دھواں بنکر نکلتے تھے اور اب رقیق القلبی سے رہا سہا دل کا بخار بنکر نکلنے لگے ہیں۔ بالٹک و میکسمس نے گو بہت دلاسا دیا اور دل کے بہلانے کے لیئے ادھر اُدھر کی باتیں چھیڑیں مگر جان کی حالت کسی طرح نہ سنبھلی اضطرابی حالت ترقی کرتی گئی اور رونے دھونے کا تار نہ ٹوٹنا تھا نہ ٹوٹا۔

اب ہمارے نیمجان دوست کی طرح رات بھی آدھی رہگئی ہی مگر جسقدر رہگئی ہی وہ کسطرح کاٹے نہیں کٹتی سفر کا تھکا ماندہ بالٹک جاکر سو رہا ہی رات کی چلنے والی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں سونے والوں پنکھا جھل رہی ہیں اور آدھی رات کا سناٹا اپنی دھیمی اور خوش آیند آواز سے جاگنے والوں کو لوری دے دے کر

سُلا رہی ہی میکسمس بھی اُونگھ رہا ہی تاجان کی آنکھوں سے اُسیطرح نیند اُڑگئی ہی جسطرح اُسکے دل سے چین آرام - آنکھین چشمِ منتظر کیطرح کھُلی ہوئی ہیں اور بختِ برگشتہ کی طرح برگشتہ صفِ مژگان رکھیان باہین اس امر پر تُلی کھڑی ہین کہ آج ہم اِن آنکھوں میں خوابِ نوشین کا نام تک آنے دینگے - تنہائی کے عالم مین کبھی اپنے افریقیہ سے آنے اور دیدارِ جاناں سے محروم رہجانے کا نئے سرے افسوس پیدا ہوجاتا ہی کبھی ہنولیا کی ناحق ناحق کی رسوائی و بدنامی کا خیال آجاتا ہی اور یہ غصّے سے کسی کی زلفِ پُرخم کیطرح پیچ و تاب کھاکر بلبلا اور ویلن حتی اِن کو سخت و سُست کہنا شروع کردیتا ہی - کبھی محبوبۂ دلآرام کے رنج و صدمے اور اُسکے پیام کے دل ہلا دینے والے جملے جو ابھی بالٹک نے بیان کیے تھے یاد آکر کچھ ایسا بیچین کردیتے ہین کہ یہ دونون ہاتھ سے اپنا دل پکڑکر رہجاتا ہی - اب میکسمس بھی جمہائیان لیتے لیتے سوگیا ہی اور یہ بیٹھا ہوا اپنے حزین دل سے اسیطرح باتین کررہا ہی - جان! - یہ تو بڑا غضب ہوا - مین کیا سمجھا تھا اور ہائے نکلا کیا! -

پیاری شاہزادی پر یہ تہمت لگائی گئی - اب حال کھُلا - مین کہتا تھا کہ اُن سے ایسا کیونکر ہوسکتا ہی مگر کہنے والونکو خدا سمجھے - کمبختون نے ایسا دھوکا دیا کہ مجکو یقین ہی آگیا - ضرور وہ بے خطا ہین - اسمین ذرا شک نہین - ہائے اگر مین ایسا جانتا تو ابتک یہاں کیون بیٹھا رہتا - آہ اُسکے دل پر ایسے سخت صدمے گذر گئے کہ اب سے دور وہ اپنی جان دینے پر بھی تیار ہوگئی اور ہائے افسوس کسی نے بچایا بھی نہیں کوئی اُسکی دلدہی اور تسلّی کے لیے بھی نہین پہنچا - وہ اپنے دل مین کیا کہتی ہوگی - اس بیکسی کا صدمہ تو اور بھی اُسکا دل دُکھا رہا ہوگا - آہ میری بدگمانی نے مجکو بھی جانے نہ دیا - خیر اب معلوم ہوگیا ہی اب مجکو پیاری شاہزادی کے چھڑانے کے لیے جانا چاہیے - ضرور جاؤن گا - ابھی رات مین یہان سے نکلنا مشکل ہی صبح ہوئی اور چلا - لاکھ کوئی سمجھائے منع کرے مگر مین ایک کی بھی نہین سنونگا - اب دم بھر بھی یہان نہین ٹھہر سکتا - لیکن معلوم نہین پیاری شاہزادی کا اب کیا حال ہوگا - بالٹک کے بیان اور اُسکے پیام نے تو ڈرا دیا ہی بہت اندیشے ہوگئے ہین مگر خدا کرے وہ میرے پہنچنے تک بخیرت ہون - خدانخواستہ خدانخواستہ وہان جاکر اگر کچھ اور حال سُنا تو غضب ہی ہوجائیگا - مین کسیطرح زندہ نہین رہ سکتا - ہرگز نہین ضرور جان دیدون گا - خیر وہاں پہنچکر جیسا ہوگا دیکھا جائے گا - اب مجکو چلنے کی فکر کرنا چاہیے (خود ہی) لیکن فکر ہی کیا کرنا ہی مجکو کچھ لینا دینا ہی جسطرح بیٹھا ہون اسیطرح اُٹھکر چلا جاؤن گا - آبا جان بھی اتفاق سے آجکل یہان نہین ہین - یہ اور بھی اچھا ہوا - جب تک اُنکو خبر پہنچے مین منزلین طے کرجاؤن گا - کسیکو ساتھ لینا بھی اچھا نہین اور نہ کسیکو خبر کرنا چاہیے - تن تنہا چلا جاؤن میکسمس کی بھی ضرورت نہین یہ دوست نہین ہی اسکو دشمن سمجھنا چاہیے - اس کمبخت نے مجکو بڑے بڑے دھوکے دیے ہین جسوقت پیاری

شاہزادی نے مجھکو افریقہ سے طلب کیا تھا۔ اُس وقت اگر یہ ظالم مجھے کہہ دیتا تو یہ سب خرابیاں کیوں پیدا ہوتیں سارے دنیا میں کوئی اپنا نہیں ہے۔ وہ سلامت رہے بس پیاری شاہزادی کا خیال تو البتہ ایک ایسا نشہ ہے دور ماورا خیال ہے جو ہر وقت آ جاتا ہے اور کبھی سوچنے کا نہیں دیتا۔ ان ظالموں کو خدا سمجھے انھوں نے تو اس سے بھی دل بُرا کرنا چاہا تھا مگر خیر ہوئی۔"

جان اپنے دل سے یہ باتیں کر رہا تھا اور صبح کے انتظار میں رہ رہکر آسمان کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ لیتا تھا اور پھر رہجاتا تھا۔ کہ ناگہان سپیدۂ صبح اسطرح آشکارا ہوا جیسطرح کسی حسین معشوق نے جو رات بھر کہیں باہر رہا ہو صدمہ کی گھڑی آواز سنتے ہی جھجک کر دوپٹے سے منھ کھولدیا ہو اور اُس کے چاند سے مکھڑے کی تجلی آئینہ عاشق کی صورت حیرت کی طرح در و دیوار پر چھا گئی ہو۔ جان نے صبح کا منھ دیکھتے ہی سواری کے لیے گھوڑا مانگا اور جلدی جلدی سفر کے لیے تیار ہونے لگا۔

اب صبح کا تارا بھی اونچا ہوکر رات کی ظلمت کو اپنے پنجۂ شعاعی کے ہاتھوں سے اسیطرح دور کر رہا ہی جسطرح کوئی خواب نوشین سے جاگا ہوا حسین صبح کیوقت اپنے ہاتھ سے جھنجھلا کر سر کے اُن لٹکتے ہوے بالوں کو اپنے چہرے سے ہٹا رہا ہو جو رات بھر کی ہاتھا پائی سے اسکے نازک مزاج کی طرح پریشان ہوکر بل کھاتے ہوے آنکھوں کے سامنے منھ پر پڑے ہوں۔ مرغان سحر اپنے نشیمنوں میں میٹھے میٹھے نغمہ سنجیاں کر رہے ہیں اور رات کی رہی سہی تاریکی چاروں طرف سے سمٹ سمٹ کر حسینوں کی اُن سُرمگیں آنکھوں میں جگہ کرتی جاتی ہی جنکا شام کا لگا ہوا سرمہ رات بھر کے میل سے اسوقت کچھ یونہیں ہلکا ہلکا رہگیا ہی۔ آفتاب طلوع ہونے ہی کو تھا کہ جان میکسس کو سوتا چھوڑکر گھوڑے پر سوار ہوگیا اور نوکر چاکروں سے فقط یہ کہکر کہ ہم ہوا کھا کر ابھی آتے ہیں ساحل یونا کی طرف چلا۔ تھوڑی دور اور آگے بڑھ کر فقط اس خیال سے کہ عام راستے سے قسطنطنیہ جانا شاید میرے تلاش کرنیوالوں کو مجھ تک پہنچا دے اُس راستے کو چھوڑکر مغرب و شمال کیطرف مڑا اور حضرت شوق کو رہبر بنا کے تنہا منزل مقصود کا راستہ لیا۔

ساتواں باب

عَرَفْتُ رَبِّي بِفَسْخِ العَزَائِم

تدبیر سے قسمت کی بُرائی نہیں جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہیں جاتی

بہار کا موسم ہی جا رہے رخصت ہوا اور گرمی کا زمانہ آگیا ہی۔ شوقین نے گو اپنا وہ پرانا لباس جسکو [illegible] روح افزا ہوا کے لطف اٹھانے کے لیے سرمائی لباس

کی طرح اُتار ڈالا ہی یا بہار کے آتے ہی عشاق کی طرح انکو بھی سودا ہو گیا تھا کہ دست جنون سے اُسکی دھجیان اڑا اڑا کر پھینک دی ہین یا آزادون کی طرح ننگے کھڑے ہین مگر ابھی بے برگ و سامانی دیکھ کر باغبان قدرت کو کچھ رحم آ گیا ہی کہ پھر خود بخود پتے نکل رہے ہین اور بے برگ و بار درخت نئے سر سے ہرے ہو رہے ہین اس وقت مشرقی اُفق سے صبح کا چلا ہوا تیز رو مسافر یعنے آفتاب عالم تاب تقریباً آسمان کی آدھی راہ قطع کر گیا ہی اور اب کوئی دم مین خط نصف النہار تک پہنچا چاہتا ہی موسم کے اعتبار سے دھوپ کی تیزی انتہائی درجے پر پہنچ گئی ہی اور آفتاب کی کرنین آسمان سے گرمی کے مارے بھاگ کر زمین کے طبقون مین چھپ رہی ہین کہ تمازت آفتاب سے کسیطرح اس وقت بچ جاتے اگر زمین کچھ ایسی تپ رہی ہی کہ گرم گرم جلتے ہوئے بخارات اُسیطرح سے اُٹھ رہے ہین جس طرح کوئی حرمان نصیب عاشق تپ فرقت مین پڑا پھنک رہا ہو اور اُس بیچینی مین اُس کے منھ سے دھوان دھار آہون کے شعلے نکل رہے ہون۔ گرنے والی کرنین پناہ ڈھونڈھتی ہوئی وہان سے بھی اُٹھ کر بلند مقامون پر ایک بیتابی کے ساتھ گر پڑتی ہین مگر جب وہان بھی آفتاب کی تپش سے امن نہین ملتا تو ماہی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر اُن گھنے درختون مین جا کر چھپ رہتی ہین جنکے پتون کی آڑ مین مرغان ہوائی اپنی جان بچائے بیٹھے تھے۔ ایڈریاٹک کے مغربی کنارے پر اُس وسیع میدان کی ریگ دھوپ مین دور سے پانی کیطرح بہتی معلوم ہوتی ہی جو خلیج وینیشیا کے قریب واقع تھا اور جہان پر پانچوین صدی مین شہر وینیشیا* آباد ہوا۔ آفتاب کی کرنین کسی کے دامن نازک طرح ریگ پر لوٹ رہی ہین اور ذرے عشاق ہیجان کی طرح پہلو بدل بدل کر تڑپ رہے ہین۔ اس سے کچھ تھوڑے فاصلے پر مغرب کی طرف کچھ ہٹے ہوئے ریگ کا ایک بہت بلند ٹیلہ ہی جسکے بنانے کے لیئے ہوا نے اپنے پُر زور جھوکون کے ساتھ ریگ رواں کو دریا سے لا لا کر یہان جمع کر دیا ہی جس سے اِس میدان کی مغربی حد بھی قائم ہو گئی ہی۔ مغرب کو کچھ شمال کی طرف ایک مختصر جنگل نظر آتا ہی جس کا دلفریب سین اسطرف سے گذرنے والون کو خواہ مخواہ اس لیئے اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہی کہ وہ تھوڑی دیر یہان سائے مین بیٹھ کر سستا لین۔ سارا جنگل تختہ ارم بنا ہوا ہی۔ ہر درخت حُلہ بہشتی کی طرح سر سبز لباس پہنے ہوئے ہی اور اُنکی جھومتی ہوئی شاخون سے نرم نرم سرخی مائل کوپل طرہ دستار بنی نکل رہی ہی گو پھول اسوقت تمازت آفتاب کی وجہ سے مُرجھائے ہوئے ہین مگر تاہم طرح طرح کی خوشبوئین آ آ کر

---

* قسطنطنس نے اٹلی کو ۱۹ صوبوں مین تقسیم کیا تھا انھین صوبون مین سے ایک وینیشیا بھی ہی۔ یہ جزیرہ شمال و مغرب کی طرف بحیرۂ ایڈریاٹک کے واقع ہی۔ پانچوین صدی مین یہ مشہور ہوا مگر اب اسکو وینس کہتے ہین۔

مشام جان کو تروتازہ کر رہے ہین اور انھین آنیوالی خوشبوؤن کے ساتھ اس جنگل سے کچھ باتین کرنے کی آواز بھی ہوا مین ملی ہوئی چلی آتی ہی اور رہ رہکر آدمیون کی آہٹ پیدا ہوتی ہی قریب جاکر دیکھنے سے مسلح آدمیون کی ایک جماعت نظر آتی ہی جو کسی طرح چھ سَو سے کم نہون گے۔ سب گھوڑون پر سوار ہین اور اُنکے حلقے مین ایشیس بھی معلوم ہوتا ہی جو ایک شخص سے کہہ رہا ہی "تم کہتے تھے کہ آج پہر دن چڑھے تک بانی فیس یہان آجائیگا۔ مگر آیا نہین اب تو دوپہر ہوا چاہتی ہی کہین اور کسی طرف تو نہین چلا گیا"

وہی شخص "نہین حضور کل تو اُسکے لشکر مین یہی خبر مشہور تھی۔ آج کا حال معلوم نہین یا شاید اب آتے ہون۔ اگر حکم ہو تو خبر لاؤن؟"

ایشیس "ہان۔ ہان جلد جاؤ دیکھو تو کہان ہی"

وہ شخص یہ حکم پاتے ہی جنگل سے نکل کر ایک طرف کو روانہ ہوگیا اور یہان اِدھر اُدھر کی اور باتین ہونے لگین۔

ایشیس کو سب جانتے ہونگے کہ یہ وہی مکار اور فتنہ انگیز شخص ہی جو پہلے ملکہ پلیسیڈیا کا سپہ سالار تھا اور جس نے اپنی افترا پردازیون سے ملکہ اور بانی فیس کو باہم لڑانا چاہا تھا جب کارتھیج مین اسکی مکاری ظاہر ہوگئی تو یہ ملکہ کی ناخوشی کے خیال سے خوفناک ہوکر فرانس کیطرف چلا گیا تھا لیکن اس مکر کے ظاہر ہوجانے سے جو خفت اسکو بانی فیس کے مقابلے مین اُٹھانا پڑی تھی اُسکا صدمہ ایسا تھا کہ اُس کے دل سے جاتا رہتا اُسکا افسوس اسکے دل پر ہمیشہ سانپ کی طرح لوٹا کیا اور رات دن یہی فکر اسکو دامنگیر رہی کہ کسی طرح بانی فیس سے اسکا عوض لے۔ یہ اسی فکر مین فرانس سے اٹلی پہنچا اور وقت کا منتظر رہا۔ آج اتفاق سے کچھ موقع پاکر وہ یہان بانی فیس کا انتظار کر رہا ہی۔

بانی فیس ہپو سے آنے کے بعد سپہ سالاری کے اپنے قدیم عہدے پر مقرر ہوگیا ہی اور نیز سلطنت اٹلی کے اکثر انتظامی امور اس کے ہاتھ سے سرانجام پاتے ہین اسوجہ سے وہ آج ببیل و رہ شمالی صوبجات اٹلی کا گشت کر کے ریونا کی طرف پھرا ہی۔

اب وہ شخص بھی آگیا ہی جو بانی فیس کی خبر لینے گیا تھا اور اسطرح ایشیس سے باتین کر رہا ہی "حضور ہوشیار ہوجاؤ وہ آگئے"

ایشیس "آگئے! اچھا آنے دو۔ کتنی دور ہونگے؟"

وہی شخص "حضور وہ کیا۔ یہان سے تھوڑی دور پر تو ہین۔ کوئی دم مین آیا ہی چاہتے ہین"

ایشیس۔ (اپنے ہمراہیون سے مخاطب ہوکر) "بہادرو! ہوشیار ہوجاؤ۔ وہ تمھارا شکار آپہنچا۔

وہی شکار جسکی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بار [illegible]
ہو آج تم سکو کسی طرح [illegible] [illegible] تمھارے [illegible] [illegible]
نہین رکھا آپ اسکو کچھ طرح سمجھ [illegible]

ایشس اپنی پرجوش تقریر [illegible] [illegible] کے جوش [illegible] [illegible] [illegible] اور
پانی فیس کا [illegible] [illegible] [illegible] کسی طرح تین [illegible] [illegible] [illegible]
بخبر اطمینان لیے [illegible] [illegible] [illegible] سے قتل [illegible] [illegible] نقطۂ مفروضہ کی طرح
چارون طرف سے گھیر لیا اور [illegible] [illegible] [illegible] نہایت تیزی [illegible] [illegible] نہ سوال جواب
کی نوبت آئی نہ جانتین [illegible] کسی کی زبان پر شکایت کے کلمے آئے [illegible] [illegible] [illegible]
نکالے ہوئے میان سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جانون کے فیصلہ [illegible] [illegible]

اب ٹھیک دوپہر [illegible] آفتاب قیامت کی طرح سمت الراس [illegible] ایسا ہو اور [illegible] سپاہی
دل توڑے ہوئے لڑرہے ہین خون کی پیاس [illegible] دھوپ [illegible] [illegible] دشمنون کے خون سے [illegible] تشنگی
بجھا رہی ہین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
نکل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے
قریب آپہنچا ہی جو [illegible] میدان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible]
اپنا گھوڑا تیز کرکے اسیطرف کو بڑھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوئی [illegible] پڑی
جو خون مین نہائی ہوئین دھوپ مین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اور یہ متحیر ہو کر اپنے دل سے کہنے لگا [illegible] [illegible] [illegible] یہان تو کوئی آبادی بھی نہین معلوم
ہوتی۔ اور اس دھوپ مین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چل کر [illegible] [illegible] منزل
کا ہرج ہوگا معلوم نہین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ممکن ہو مجکو قسطنطنیہ
جلد پہنچنا چاہیے۔ لیکن ذرا دیر مین ایسا کیا ہرج ہوا جاتا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
یہ کہکر ٹیلے کی طرف چلا اور قریب پہنچ کر گھوڑے کو [illegible] [illegible] سے باندھ دیا اور خود ٹیلے پر چڑھکر لڑائی کی کیفیت
دیکھنے لگا۔ اسیطرح حشر کا بازار گرم تھا۔ تلوارین رشتۂ حیات کو [illegible] [illegible] اپنی [illegible] کے جوہر دکھا رہی
تھین اور بے سر نعشین اس گرم [illegible] [illegible] [illegible] بسمل کی طرح تڑپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
جان یہ سب کیفیتین دیکھ رہا ہی اور اپنے دل سے کہتا جاتا ہی [illegible] کیسی سخت لڑائی ہو رہی ہی
افوہ! اہاہا! اُس شخص کا کیا اچھا ہاتھ پڑا۔ مگر وہ اُس نے بھی خوب پھرتی سے [illegible] خالی دیا۔

بھی لیا لیکن [illegible] ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا ہماری فوج کے ہون!- دیکھیے ایک
تو وہ آدمی ہماری فوج [illegible] معلوم ہوتا ہے جسنے نیزہ مارکر ایک شخص کو گھوڑے سے گرا دیا- اور دیکھیے اسکے بائین
ہاتھ کی طرف ایک اور شخص بھی معلوم ہوتا ہے اور اسکے داہنے ہاتھ کی جانب بھی ایک اور ہے وہ جو تلوار کھا کر
گھوڑے سے گر رہا ہے وہ [illegible] پر (تعجب کے لہجے مین) [illegible] چارون طرف دیکھ کر) امین تو بہت آدمی
ہماری فوج کے معلوم ہوتے ہین [illegible] دیکھیے وہ شاہ لی کی فوج ایک جگہ پر جٹ کے لڑ رہے ہین- اور وہ سرخ
لاتا اور کوٹ پہنے ہوئے [illegible] کھڑا ہے کس بہادری سے لڑ رہا ہے اور اپنی فوج کو جوش دلا
رہا ہے- لیکن یہ تو ابا جان [illegible] معلوم ہوتے ہین- بیشک وہی ہین- سبز گھوڑے پر سوار ہین یہی تو اُن کی
سواری مین اکثر رہا کرتا تھا- لیکن یہ یہان کہان- اور دیکھیے مقابلے مین جنوب کی جانب کون شخص لڑ رہا
ہے (گردن اُٹھا کر) معلوم نہین کون شخص ہے صورت شباہت تو اٹیشیس سے ملتی ہے- (غور سے دیکھ کر)
بیشک وہی ہے [illegible] بخت تو فرانس کی طرف بھاگ گیا تھا یہان کہان آگیا!- مگر اب مجکو یہان
یہان سے [illegible] چاہیے ورنہ اگر [illegible] لیا اور ابا جان کو خدانخواستہ خبر ہو گئی تو پھر یہان
سے نکلنا [illegible] سوچنا بھی چاہیے لیکن ابا جان کا ایک قوی دشمن
سے مقابلہ ہے انکو ایسی مصیبت مین دیکھ کر چلا جانا بھی تو بیوفائی ہے- ایسا ہی ہے تو لڑائی کا نتیجہ دیکھ لون
پھر چلا دون- یہان [illegible] کوئی نظر دیکھ نہین پائے گا اسوقت کسی کو اسقدر فرصت
کہان جو ادھر اُدھر [illegible] دیکھے [illegible]- ابا جان نے یہ تلوار کا ہاتھ کیا اچھا لگایا لیکن افسوس!
کچھ اوچھا پڑ گیا- [illegible] اٹیشیس کو زخمی کیا ہوگا- ضرور زخمی ہوا- دیکھیے وہ اسوقت اپنے زخم کی طرف
دیکھ رہا ہے- وہ ذرا گردن جھکائے ہوئے- اسوقت اگر ابا جان ہاتھ لگاتے تو اٹیشیس زندہ نہ بچتا- مگر افسوس
دیکھیے اب ہمارے سپاہی بُری طرح گھر گئے ہین- کمبخت اٹیشیس کی فوج بھی تو بہت ہے (افسوس کے لہجے مین)
اہا دیکھیے ہماری طرف کے وہ چار سوار اور کام آئے- افسوس غنیم کی فوج اسوقت بڑی شورش پر ہے- خوب
لڑ رہی ہے- اور دیکھیے ابا جان اسوقت کیسے بُرے پھنسے ہین اگر داہنی جانب ذرا ہٹ جاتے تو بہت اچھا تھا-
وہ ہٹ گئے- کیون [illegible] ہزارون لڑائیان دیکھی ہین- کچھ ایسے ویسے ہین- اہا وہ نیزہ مارا لیکن اٹیشیس
بھی بڑا کرگ باران دیدہ ہے- کیسی ضرب خالی دی- مگر ہماری فوج بہت بزدلی سے لڑ رہی ہے- افسوس!
لڑائی کا رنگ بگڑا جاتا ہے- کیا کیجیے!- ایسی حالت مین مجکو ابا جان کی ضرور مدد کرنا چاہیے- مگر مین تو
دوسرے کام کے لیے جاتا ہون- خدا جانے پیاری ہسو یا کس حال مین ہوگی مجکو اُسکی خبر لینا چاہیے
دُنیا کے یہ جھگڑے تو کبھی کم نہون گے- مگر ابا جان کو ایسے اندیشہ ناک اور نازک وقت مین چھوڑ کر چلا جانا

بھی تو نہایت ہی نامناسب ہے۔ جو سنے گا تو کیا کہے گا! ۔ اور بالفرض کوئی نہ سنے بھی ۔ مگر عالم الغیب سے یہ حرکت کہین چھپ سکتی ہے۔ دُنیا مین خدا اور رسول کے بعد جسکا مرتبہ ہے وہ والدین ہی ہین۔ لہٰذا ہم عدم سے دُنیا مین آنے کے وہی باعث ہوئے۔ ہم کہین نتھے مگر انھون نے پیدا کیا۔ برسون خون جگر پلایا۔ رات دن گودیون مین کھلایا۔ نازو نعم مین پرورش کیا۔ لکھایا پڑھایا۔ ہماری راحت کو اپنی راحت کو راحت۔ ہماری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھے۔ ہمارے لیے انھون نے اپنے کل عیش و آرام چھوڑ دیے اور ہم وہ سب سلوک طاق نسیان پر رکھکر اس بلا مین انکو چھوڑین اور چلے جائین! ۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اولاد پر ماں باپ کے [illegible] حقوق ہوتے ہین۔ گر ایسے وقت مین بھی ہم نے انکو نہ بچایا تو پھر ہم کس دن کام آئینگے۔ ایسا نہین کرنا چاہیے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ پھر ابا جان مجھے چھوڑنے کے نہین اور جب تک یہ موقع ہے خدا جانے [illegible] کیا حالت ہو جائے۔ ہان ہان مجکو اب نہین ٹھیرنا چاہیے۔ یہ کہکر باگ ڈور کو [illegible] پر سوار ہوا اور عین چلنے کے وقت میدان جنگ کی طرف ایک نظر دیکھکر کہنے لگا وہ اوہ! [illegible] تو بڑے زور شور سے لڑائی ہو رہی ہے۔ ایشیس کی فوج خوب لڑ رہی ہے کسطرح ظالم صفون کو [illegible] ہٹ رہے ہین۔ مگر ابا جان نے یہ حکمت عملی خوب کی ہے کہ اپنی فوجی قوت کو سب ایک جا [illegible] ہے۔ لیکن ہمارے سپاہیون کے دل اب بالکل ٹوٹ گئے ہین۔ خدا خیر کرے لڑائی کا [illegible] معلوم ہوتا۔ اور ایشیس کو دیکھیے کیسی [illegible] الٹ رہا ہے۔ اہا ہا تو وہ ابا جان کی طرف چلا ہے۔ [illegible] تو دیکھیے لو پہنچ گیا ۔ وہ تلوار چلنے لگی [illegible] بھی تو اسکے ساتھ ابا جان پر [illegible] کی طرح ٹوٹ پڑے ہین۔ بڑا غضب ہو گیا [illegible] تو کچھ ایسا مجھے نہین دیکھا جاتا۔ اور بے اختیار ہو کر میدان جنگ کی طرف گھوڑے کی باگ اُٹھا دی۔

بانی فیس اس وقت عجب قضا مین بُری طرح پھنسا ہوا تھا۔ چارون طرف سے اسپر حملے پر حملے ہو رہے تھے اور تلوارین پڑ رہی تھین۔ [illegible] ایشیس کے ہاتھ سے اسکے سینے پر ایک کاری زخم بھی پہنچا ہے خون بہ رہا ہے مگر چہرے پر شکن نہین [illegible] اسیطرح وہ شجاعت سے رہا ہے۔ ایشیس [illegible] حملے کے ذریعہ سے اپنی کوشش [illegible] کر رہا تھا اور بانی فیس کی فوج دل ہار کر بھاگنے ہی کو تیار تھی کہ میان گھوڑا دوڑاتا اور [illegible] یہ کہتا پہنچ گیا کہ ابا جان گھبرائیے گا نہین مین آگیا اور میری فوج بھی آپہنچی۔ اب یہ جاتے کہان ہین پیچھان کی طرف سے انکے جانے کی راہ آپ روکے۔ میں آگا اور اسی طرف سے میری فوج آ رہی ہے ایک کو بھی زندہ بچانے نہ دے گی۔ یہ کہکر بلا سے ناگہان کی طرح دشمنون پر ٹوٹ پڑا اور سب ششدر ہو کر رہ گئے۔

جہاں سے جہان کا پہنچنا کہ کس غضب کا نعرہ تھا کہ دونو طرف بابا کا اثر نہ ہوا اور مژدہ غیبی کی طرح اسکی آواز سنتے ہی بانی فیس اور اُسکی فوج کے حوصلے بڑھ گئے اور اعدائے فیس کی فوج مین ایک سنسنی سی پھیل گئی - سچ ہے کہ استقلال کے ساتھ جو اس نا بچار میں بھی ایک ایسی عجیب و غریب چیز ہے کہ جو سخت سخت مشکلوں کو آن واحد مین سہل کر دیتی ہے اور جب اسکا سررشتہ ہاتھ سے چھوٹا تو سیدھی سیدھی بات بھی مشکل ہو کر ایسی بگڑ جاتی ہے کہ کسیطرح بنائے نہین بنتی - جہان کا یہ نعرہ سنتے ہی الشیس کی فوج والے سنتے ہی بالکل گھبرا گئے اور اس انتشار نے عرصہ جنگ کی اڑتی ہوئی خاک کو اُنکی نظر مین آتے ہی انکی فوج کا اُٹھتا ہوا غبار بنا دیا اور قوت واہمہ نے اُسمین سے ہزارون خیالی سوار پیدا کر دیے جو انکے آگے سے ہوتے ہوا سو کی طرح سامنے گھوڑا دوڑاتے ہوئے آتے معلوم ہوتے - انکے جمے ہوئے قدم فوراً میدان سے اُکھڑ گئے یہان اور بانی فیس نے سبکو تلوار پر رکھ لیا اور تابعض ارواح کی طرح اکثر بھاگنے والے دشمنونکی جانین تلوار کے ذریعہ سے ہاتھوں سے نکالی گئیں - اکثر بیچارے اُٹھتے پاؤں اٹک مین گر کر ڈوب مرے - بہت بیچارے پیاسے تشنہ لب مارے گئے اور کچھ جان بچا کر الشیس کے ساتھ ایک طرف کو بھاگ نکلے تھوڑی دور تعاقب کیا گیا مگر جب الشیس کے ملنے کی امید باقی نہین رہی اور تھکے ماندے پسینے مین نہائے ہوئے گھوڑون نے پیاس کے مارے اپنی اپنی خشک زبانون کو مُنھ سے باہر نکالدیا تو بالآخر بانی فیس کو پلٹنا پڑا -

بانی فیس اور جہان گو تھوڑی دیر سے یہان یکجا ہین مگر لڑائی کے انتشار کی وجہ سے ابھی تک انکو اس امر کا موقع نہین ملا تھا کہ وہ ایک دوسرے کا حال بھی پوچھین - اب دشمن کی طرف سے انکو چونکہ اطمینان ہوگیا ہے لہذا آپس مین یہ گفتگو شروع ہوتی ہے -

جہان "ابا جان یہ معاملہ کیا تھا - کسطرح آپ یہان آکر پھنس گئے ؟"

بانی فیس "کیا بتاؤن - مجھکو تو اسکی مطلق خبر نہ تھی - اس ظالم الشیس کا مجھکو خیال تک نہ تھا مین دورہ کر کے لوٹا تھا کہ بلائے آسمانی کی طرح دفعتہً جنگل سے نکلکر کشت و خون شروع کر دیا - مجھکو تو اپنی زیست کی آج کسیطرح امید نہین رہی تھی مگر شاید ابھی کچھ اور زندگی باقی تھی کہ فرشتہ غیبی کیطرح عین وقت پر خدا نے تمکو بھیجدیا لیکن یہ تو بتاؤ تم یہان اسوقت کسطرح آگئے ؟"

جہان - (اپنے دل سے) "اب کیا جواب دون - پہلے کچھ اسکا خیال ہی نہین آیا (بات بنا کر) ابا جان کیا بتاؤن ! کل صبح مین یونہی ہوا کھانے نکلا تھا کہ یکبارگی میرے دل نے مجھکو اس امر پر مجبور کیا کہ جسطرح ممکن ہو حضور کی قدمبوسی حاصل کرون - گو یہ وقت کے اعتبار سے ایک ایسی تمنا تھی کہ مین نے اسوقت اُسکو اپنے دل سے بہت نکالنا چاہا مگر کسیطرح دل راضی نہین ہوا - اور ہوتا کیونکر وہ تو یہ

تھی! ۔ مجبوری جلد رہا ہے

بانی فیس ”عنایات روح القدس نے اس وقت تمکو میری مدد کے لئے بھیجا ۔ اور یہ سچ ہے اگر تمھارے دل مین ایسے دور از وہم و قیاس خیال کا آنا اور سچ ہے تمھارے سوا کون مسافت کو اسقدر جلد طے کرجاتا اور پھر عین وقت پر پہنچنا یہ بات کیا ہی ۔ قربان جایئے تیری قدرت کے ۔ بیٹا تمھاری فوج کہان ہے ۔ ابھی تک آئی نہین !“

جان ۔ (مسکراکر) ”ابا جان فوج کیسی! یہ تو میرا ایک فقرہ تھا جو اتفاق سے چل گیا ورنہ مین تو بالکل تنہا آیا ہون ۔ بس اسیطرح“

بانی فیس ۔ (تعجب کے لہجے مین) ”سچ! اگر اسمین شک نہین خدا کی قسم خوب ہی سوجھی واہ“

جان ”یہ سب حضور کے اقبال کی خوبی تھی ورنہ کہین باتون سے فوجین بھگائی جاتی ہین (بانی فیس کے چہرے کی طرف دیکھ کر) کیون ابا جان خیر تو ہی! آپ کا مزاج کیسا ہی؟ رہ رہکر آپکے چہرے کا رنگ کیسا بدل جاتا ہی“

بانی فیس ”کچھ نہین ۔ الشیس نے ایک نیزہ مارا تھا اُس کا زخم میرے سینے پر پڑا لگا ہی ۔ رہ رہکر اُس کی اذیت مجھکو بے چین کردیتی ہی“

جان ۔ (گھبراہٹ کے لہجے مین) ”دیکھون اسینے پر زخم لگا ہی ۔ ابا جان خدا فضل و کرم کرے“

بانی فیس ”نہین ۔ تم گھبراؤ نہین ۔ مین اچھا ہون ۔ دیکھو بیٹا ابھی جسم گرم ہی ۔ ہوا لگنے سے زخم کو اور بھی تکلیف ہوگی ۔ اب ریونا چلنا چاہیئے تاکہ وہان پہنچ کر جلد سے جلد اسکی تدبیر کیجائے“

یہ کہکر بانی فیس نے ایک کپڑے سے اپنے زخم کو مضبوط باندھا اور گھوڑے کو ایڑ دی ۔ جان بھی مجبور ہوگیا اور سب اُسی کے ساتھ ریونا کی طرف روانہ ہوگئے ۔

آٹھوان باب

جستجو

احباب ڈھونڈھتے ہین پریشان ہین رفیق
کیا جانے آج جان کدھر لیکے نکل گئے

شام کا وقت قریب ہی اور خدا جانے آفتاب کسکی تلاش ۔ جستجو مین نہایت پریشان ۔ سرگردان پھر کر اب مغربی پہاڑون سے سر ٹکراتا ہوا اُس نامتناہی فضا مین کے دوسرے حصے مین ڈھونڈھتا چلا ہی جسمین ہمارا یہ کرۂ فیثاغورث کی تحقیق کے موافق کہربائی قوت کا رہنما ہو کر اپنے زورون مین پھر اگردش کھا رہا ہی

اور اسی تدبیر مین ہر چیز کا سایہ بھی قدم بڑھائے مشرق کی طرف چلا جاتا ہی قسطنطنیہ کی بازار سے جو بڑی رہگذر سیدھی مستقیم نکل کر شاہی عمارات کی طرف گئی ہی اسپر مسکس آپ ہی آپ اپنے دل سے یہ باتین کرتا چلا جاتا ہی۔ ذرا دیکھئے ملے۔ خوب دھوکا دیا۔ خدا کی قسم ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پریشان ہوگیا۔ یونا سے یہانتک کی خاک چھان ڈالی مگر یار کا کہین پتہ نہین۔ خدا جانے کدھر چلدیئے۔ ایسا جنون بھی کس کام کا۔ لاحول ولا قوة۔ اور میان کو دیکھئے تو سہی مجھسے کچھ تذکرہ ہی نہین کیا مین اتفاق سے اُسوقت سوگیا اور آپ سوتا چھوڑکر چلدیئے! واہ۔ اور لطف یہ ہی کہ کہین ٹھکانا نہین۔ نہ کہیں راستے مین پتہ چلا اور نہ یہان کہین سراغ ملتا ہی۔ خدا جانے یارنے پر لگائیے تھے یا کیا۔ جو کہین راستے مین بھی نہین ملا۔ حالانکہ میرا اُنکے چلنے مین کسی طرح دوپہر سے زیادہ فرق نہین ہوا ہوگا۔ مہینہ بھر تو یہان بھی اسی تلاش وجستجو مین گذر گیا مگر کچھ حال نہین معلوم ہوتا۔ کس سے پوچھون کہان تلاش کرون۔ عجیب مصیبت مین پھنسا ہون۔ جس سے پوچھتا ہون وہ منھ دیکھکر رہجاتا ہی کہتا ہی کون جان! کہان رہتے ہین؟ اب کہون تو کیا کہون مفت مین احمق بنجانا پڑتا ہی اور حقیقت مین یہان انکو کون جانتا ہوگا۔ خیر سے یہ تشریف بھی لائے ہین بیاسے بنے ہوے گوشش۔ کسی نے آنکھ اُٹھاکر دیکھا بھی نہوگا۔ آدمی کہین جاتا ہی تو اپنی عزت اور مرتبے کے موافق کچھ ظاہری ساز وسامان بھی ساتھ لے لیتا ہی۔ یہ نہین کہ منھ اُٹھالیا اور چلدیئے۔ خدا کی قسم اب انکو جنون ہوگیا ہی۔ انکی دوا کرنا چاہیئے یہان تو انکا کہین پتہ نہین چلتا۔ کہین اور تو نہین ٹہل گئے۔ لیکن اور جاتے کہان۔ اُسدن رات کو شاہزادی کے حالات سنکر بیتاب ہوگئے تھے اُنکے بیان سے بھی یہین آنے کا قصد پایا جاتا تھا اور قیاس بھی اسی امر کا مقتضی ہی۔ آئے یہین ہونگے لیکن کس تہخانے مین چھپ رہے ہین کہین ملتے ہی نہین۔ بھلا کہان کوئی تلاش کرے۔ کہین شاہزادی صاحب نے تو نہین چھپا رکھا لیکن یہ بات تو بغیر شاہزادی صاحب کے ملے معلوم بھی نہین ہوسکتی اور ملنا اُنسے ممکن نہین۔ صدہا تدبیرین کرچکا مگر سب بے سود۔ گو اب ایک شخص نے وعدہ کیا ہی اور مینے اُسکو طمع بھی بہت کچھ دی ہی۔ مگر دیکھئے اُس سے کام بھی نکلتا ہی یا نہیں کہتا تو وہ تھا کہ میری بیوی خاص شاہزادی صاحب کی خدمت کے لیئے مقرر ہی۔ عجب نہین جو اس سے مطلب نکل جائے ذریعہ تو اچھا ہی۔ ہون گے حضرت جان پہچان ضرور عجیب چیز ہین۔ مگر شاہزادی بیچاری تو قید مین اُنکو اسقدر دست قدرت کہان ہی کہ وہ کسیکو چھپائین۔ خیر اگر ان سے ملاقات ہوگئی تو یہ سب باتین معلوم ہوجائین گی۔ بڑے شکر کی بات ہی کہ شاہزادی صاحب خدا کے فضل سے ہین اب تک صحیح سلامت۔ ورنہ بالنٹک نے تو میرے بھی ہوش اُڑا دیئے تھے۔ پہلے مین بعض بعض اوقات اپنے دلمین خیال کرتا تھا کہ یہ پھانسی کا واقعہ بالکل بے اصل ہوگا۔ بالنٹک نے یونہی

پہلے سے کیسا ہوگا۔ مگر نہیں یہاں اگر وہم ہو تو ابھی وہ بچہ تھا۔ شاہزادی کی زندگی کی کسی کو امید نہیں باقی رہی تھی۔ ہیں انکے ماں باپ بھائی بڑے ظالم۔ توبہ توبہ

میکمس یہ باتیں کرتا ہوا اب بالکل شاہی عمارت کے قریب پہنچ گیا ہی۔ شاہی عمارات کا سلسلہ مغرب سے جنوب کی طرف بہت دور تک چلا گیا ہی جسکے چاروں طرف سے احاطے کی دیوار کھنچی ہوئی ہی اور شمالی رُخ پر عظیم الشان پھاٹک لگا ہی۔ پھاٹک کے سامنے کچھ تھوڑے فاصلے سے بارکوں کی طرح کچھ مکانات بنے ہیں جنہیں عموماً شاہی نوکر چاکر رہا کرتے ہیں۔

میکمس ان مکانوں کو چھوڑ داہنے ہاتھ پر چھٹتا ہوا مغربی سمت کو چلا اور جاتے جاتے آخری بارک کے مغربی کنارے پر پہنچ کر کھڑا ہوگیا اور تجسس کی نظر سے ادھر اُدھر دیکھ کر یکسیقہ بلند آواز سے کہا کیا یار لوگ نہیں ہیں؟ جسکے جواب میں ایک شخص نے کہا کون صاحب ہیں اور باہر نکلکر آہا آپ ہیں! آئیے تشریف لائیے۔ مزاج اچھا ہی؟

میکمس: ہاں خدا کا شکر ہے۔

مزاج پرسی کے بعد یہ دونو بیٹھ گئے اور آپس میں کچھ باتیں ہونے لگیں۔ اس شخص کو ہمنے اس سے پہلے نہیں دیکھا ہی اور نہ ہم جانتے ہیں کہ یہ کون ہی مگر انکی باہمی گفتگو سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید یار دوس ہی شخص ہی اور میکمس اسی سے اسوقت ملنے بھی آیا ہی۔ یہ بظاہر ادنی درجے کا آدمی معلوم ہوتا ہی اور چونکہ یہ شاہی عمارات کے قریب اور پھر شاہی بارگوں میں رہتا ہی اس خیال سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ عجب نہیں جو یہ بھی دربار دولت کے ملازمین میں سے ہو۔

پہلے تو میکمس کچھ ادھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا مگر پھر کہا وہ کہیے حضرت کچھ آپنے ہمارے کام کی بھی فکر کی؟

وہی شخص: جی ہاں۔ میں تو آپ کے سامنے ہی اپنے گھر میں کہہ آیا تھا مگر ابھی تک کچھ انہوں نے مجھکو جواب نہیں دیا۔ شاید موقع نہ ملا ہوگا۔ وہ لوگ گویا قیدی ہیں۔ چوکی پہرے کا ہر وقت انتظام رہتا ہی۔ کسوقت کوئی کہے!

میکمس: ہاں یہ سچ ہی۔ مگر چوکی پہرا کچھ انکے سر پر تو رہتا نہ ہوگا اور آپ کی بیوی تو ہر وقت انکے پاس ہی رہتی ہیں۔ انکو تو ہر وقت موقع حاصل تھا جب چاہتیں کہہ سکتیں۔

وہی شخص: جی ہاں یہ آپ کا فرمانا صحیح ہی مگر یہ تو خیال فرمائیے کہ ایسے معتوب سلطانی سے کسی قسم کا ساز کیسا ہی۔ گو اسمیں کچھ ساز نہیں ہی مگر جناب اپنی اپنی عزت و آبرو کا تو ہر شخص کو خیال ہوتا ہے۔ تو بھی آپ گھبرائیے نہیں موقع ملنے سے کچھ اسکی ترکیب کی جائیگی۔

میکمس نے یہ تقریر سنکر خیال کیا کہ بجز نقد علیہ السلام کے دیئے کچھ کام نہیں نکل سکتا جلدی سے اشرفیاں اپنی جیب سے نکالکر اُس کے سامنے پیش کئے اور کہا وہ اسوقت تو جناب یہ حاضر ہی

[illegible] … اور بھی جو کچھ مجھ سے … کی حد … ہو سکے گی اُس میں دریغ نہ کرونگا
[illegible] شخص … دنیا سازی کے طور پر آپ بھی … اسکی … کیا ہے (دینار ہاتھ میں لیکر) آپ مجھکو
ناحق … کرتے ہیں۔ رہنے بھی دیجئے … اپنی جیب … رکھئے میں تو آپ سے وعدہ کر چکا ہوں۔
ضرور اسکی … ہو جائیگی۔ آپ … دیکھئے وہ ابھی آتی بھی ہیں۔ دیکھئے میں ابھی آپکے
… [illegible] … ہوں"

[illegible] … تو آتا"

[illegible] … عورت … نکل آئی۔ … صورت ہماری آنکھوں … کسیقدر آشنا معلوم
ہوتی … [illegible] … کون … تو … معلوم ہوتی ہے … سے
اسکو … [illegible] … دیکھا تھا تو … اسکا شوہر ہے مگر … تو
[illegible]

[illegible] … دیکھو آپ … [illegible] … نکالا تاکہ شاہزادی صفا سے …
[illegible] … کر لیا ہوگا … باتیں کرتے ہو۔ تم کیا میری جان کے پیچھے پڑ
… [illegible] … زبان منہ سے نکال … ہوا ہے"

یار … [illegible] … کسی … بہان تشریف … گیا … میں اسنے وعدہ بھی … ہوں
[illegible] … فقط انکی … تمہارا … کیا ہے
… [illegible] … پھر … کرلی … ایسے … ہوتا ہے کچھ کہتے نہ بن پڑا اور یار آخر
… ہوکر … یہ … تو میں اُن سے کہوں کیا ہے"

سیکسس … نہیں آپ فقط اسقدر کہدیجئے کہ سیکسس سوداگر اتفاق سے یہاں آگیا ہے وہ آپکو آداب
تسلیمات عرض … اور مزاج عالی کی خیر و عافیت پوچھتا ہے … پوچھتے ہیں"

[illegible] … جناب معاف کیجئے گا آپ سے اور شاہزادی صاحبہ سے ایسی کہن کی ملاقات ہے جو اسطرح
آپ … [illegible] … کی … ہے"

سیکسس … حضرت میری انکی ملاقات ہی کیا ہے میں بیچارہ ایک ادنیٰ درجے کا تاجر اور وہ خدا کے فضل سے
شاہزادی … [illegible] … حضور میں چلے حاضری کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ اُنھوں نے میرا بہت اسباب
بھی لیا تھا … انعام اکرام بھی عطا فرمایا تھا۔ اب وہ … میں … اتفاق سے یہاں آگیا ہوں تو انسانیت
… [illegible] … معلوم ہوتا ہے کہ … مزاج … نہ کروں … اور کچھ مطلب نہیں ہے"

ویلی۔(اپنے دل مین) "یہ نہین وہی شخص تو نہین جسکی بدولت شاہزادی صاحب مقید ہین مجکو اسکی باتون سے کچھ شک معلوم ہوتا ہی۔ مگر وہ بات تو جھوٹ تھی اور اسکا نام بھی تو کچھ اور تھا۔ وہ تو وہان قید ہی یہان کسطرح آتا۔ یا شاید اُنکا کوئی اور آشنا ہو لیکن شاہزادی بیچاری ایسی ہین نہین۔ آدمی کا حال کیا چھپا رہتا ہی۔ اور یہ سن رسیدہ تو آدمی ہی جوان ہوتا تاہم ایسا خیال ہوسکتا تھا۔ عجب نہین جو یہ سچ کہتا ہو۔ اچھا ہی کہ دونون روپیہ ملتا ہی میرا ہرج کیا ہے۔
(اپنے خاوند سے مخاطب ہوکر) اچھا مین ابھی جاتی ہون۔ اگر موقع ملا تو اُن سے کہہ دون گی"

میکسمس۔(خوشی کے لہجے مین) "ہان ہان ضرور جاؤ۔ بڑی عنایت ہو گی۔ تمہین آپکے آنے تک یہین بیٹھا ہون"

ویلی "یہ آپ کو اختیار ہی۔ یا اچھا آپ بیٹھے رہئے۔ مین ابھی آتی ہون۔ یہ کہکر ویلی قدم برداشتہ شاہی مکان کی طرف چلی۔

وہ زمانے کی ستائی ہوئی برگشتہ بخت ہنوریا کہ جسکی ایسی بے بسی دیکھکر مقدر بھی الٹا رو دیتا ہی اسوقت اپنے اُسی قدیم کمرے مین منھ چھپا پلنگ پر پڑی ہی جسمین ہم نے اسکو پہلے دیکھا تھا باہر چوکی پہرے کا انتظام انتہائی درجے کا ہی۔ گو یہان اندر اسوقت کوئی نہین ہان ایک عورت البتہ معلوم ہوتی ہی مگر وہ بھی نگاہبانی کے طور پر ایک کھلے ہوئے دروازے مین کھڑی ہی جو ہوا لطیف چیز کو یہان نہین آنے دیتی اور باقی دروازے بند ہین۔ در و دیوار پر حیرت کا نقشہ جما ہوا ہی اور ہر طرف اُداسی چھائی ہوئی ہی۔ ہنوریا کی حالت اُس کے صدمۂ غم کی طرح انتہائی حد پر پہنچ گئی ہی۔ پلنگ پر گو لیٹی ہی مگر معلوم نہین ہوتی۔ پڑے پڑے بیچاری کا جب ایک پہلو دُکھنے لگتا ہی تو نہایت ضعف سے آہ کرکے دوسرا پہلو بدل لیتی ہی اور پھر ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو جاتی ہی۔

ویلی بھی اب آگئی ہی اور ہنوریا کو منھ چھپائے پڑا دیکھکر نگاہبان عورت سے آہستہ آہستہ پوچھ رہی ہی۔ کیا شاہزادی صاحب آرام فرماتی ہین نا"

نگاہبان عورت "نہین۔ ابھی ابھی تو اُنھون نے ادھر سے اُدھر کروٹ لی ہی۔ سوتی کیا ہون گی۔ پڑی ہون گی۔ مگر ہان آج تم بہت جلدی چلی آئین۔ ابھی تو گئی تھین میان گھر مین ہون گے؟ کیون؟"

دیلی (مسکراکر) ہاں وہ مجھے بھی بیٹھنے کو کہا کرتی [illegible] چلی آئی۔ تھوڑی دیر میں پھر چلی جاؤنگی
مجھے کسطرح جانا ؟"

نگاہبان عورت "بھلا جانا کسطرح تمہارے جلد پلٹ آنے سے اور کیا مین کچھ علم غیب پڑھی ہون
تو اب مین بھی ذری گھر ہو آئون۔ تم تو وہان بیٹھی ہو۔ مجھے ایک کام ہے"

دیلی [illegible] اچھا جاؤ [illegible] آنا۔ مین ابھی تھوڑی دیر مین پھر جاؤنگی
[illegible] ہونگے۔

وہ عورت [illegible] کا وعدہ کرتے چلی گئی اور دیلی کو اس امر کی فکر ہوئی کہ کسی طرح
[illegible] کا پیام سلام کہے [illegible] پلنگ کے پاس گئی اور آہستہ آہستہ شاہزادی کے پاؤن
دبانے لگی۔ سہوریا نے جلدی سے منھ کھولدیا اور کہا "کیون کیا ہے؟ مین سوتی نہین ہون"

دیلی "کچھ نہین [illegible] اب شام ہوئی ہے۔ ذرا اوٹھکر بیٹھیے۔ دونون وقت ملتے ہین اسوقت
لیٹنا اچھا نہین ہوتا۔ آپ [illegible] ذرا اپنی طبیعت کو اور گرا دیتی ہین"

سہوریا (ٹھنڈی سانس لیکر) مین کیا کرون طبیعت تو آپ گری پڑتی ہے۔ دل بیٹھا جاتا ہے"
اسقدر کہکر پلنگ سے اوٹھنے کا قصد کیا اور دیلی نے سہارا دیکر بٹھادیا۔ رنج و غم کے مارے سوکھ کے
کانٹا ہو گئی تھی۔ چہرہ کا رنگ زعفران کی طرح زرد تھا۔ رخساروں کی ہڈیان نکل آئی تھین اور
بال وبال دوش بنے ہوئے ادہر اودہر [illegible] پریشان پڑے تھے جنکے پیچ و خم مین دیکھنے والون کے
کبھی دل پھنسے رہتے تھے اور [illegible] حفاظت کے خیال سے آبدار موتیون کی گرہ بھی لگائی جاتی
تھی۔ دیلی بار بار کہنے کا قصد کرتی تھی مگر لحاظ وادب کے مارے کچھ کہتے نہین بنتا تھا بالآخر ایک
مرتبہ [illegible] کو کچھ عرض کرنا تھا"

سہوریا [illegible] مجھے [illegible] کیا [illegible] ہوئی"

دیلی [illegible] حضور کو صحیح سلامت [illegible] یہ بھی ایک اتفاق
[illegible]

[illegible] کیا کہنا ہے"

[illegible]

[illegible]

دیلی [illegible]

بتایا تھا حضور وہ افریقہ کا رہنے والا ہے - تو بہ اِسوقت نام کسی طرح یاد ہی نہین آتا دیکھئے
اور خاموش ہوکر یاد کرنے لگی -

افریقہ کا نام سنتے ہی ہنوریا پہلے کچھ کھٹکی مگر یاس و حرمان نے اسکو ایسا مقید نہین کر رکھا تھا کہ
آزادی کیساتھ اسکا خیال کسی طرف جاتا - جھنجھلائی اور بگڑ کر کہنے لگی "ہوگا کوئی! مین جانون
افریقہ کا کون شخص ہے"
دیلی "بیوی وہ کہتا تھا کہ کئی بار مین شاہزادی صاحب کے حضور مین حاضر ہوا ہون شاہزادی صاحب
مجکو اچھی طرح جانتی ہین - میرا اسباب کئی مرتبہ خریدا ہے اور بہت کچھ انعام اکرام بھی دیا ہے" مین نے
اُسوقت تو اُسکا نام اچھی طرح یاد کر لیا تھا مگر اِسوقت کچھ خیال سے اوتر گیا - ہان ہان اب یاد آگیا
اسکا نام حضور میکسمس ہے - توبہ بھول ہی گئی تھی اور خیر سے نام بھی تو ہے بہت سیدھا میکسمس!"
میکسمس کا نام سنتے ہی ہنوریا حیرت سے دیلی کے منھ کیطرف دیکھنے لگی - چہرے پر فوری ایک تغیر پیدا
ہوا اور تن بدن کا وہ خون جو رگون کے زندانخانے مین اسکی طرح مدتون سے قید تھا اسمین اِسوقت
قلب کی انبساطی حرکت سے کچھ کچھ حرکت ہوئی - کلیجہ اوچھل پڑا طرح طرح کے خیالات پیدا ہوئے اور حیرت کے
ساتھ حسرت اور اُسی کے ساتھ مسرت سے کوئی مشابہ صورت نہانخانہ دل مین کچھ چھپ چھپ کر
جھانکتی ہوئی دکھائی پڑی - ایک نا امیدی کے ساتھ جان کا گمان فوراً ہوا اور یکایک جوش کی حالت
مین دیلی سے پوچھنے لگی "میکسمس؟ (طبیعت کو سنبھال کر) کون میکسمس؟ تاجر! مین نہین
جانتی (اپنے دل سے) قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ میکسمس ہے اُنکا مصاحب - بیشک وہی ہے
جان نے بھیجا ہوگا اور عجب نہین جو وہ خود بھی آئے ہون مگر کس طرح دریافت کرون - لیکن وہ
تو اپنے آپ کو تاجر بتاتا ہے - شاید اخفاے راز کے خیال سے مصلحتاً ایسا کہدیا ہو (دیلی سے) مین نے
تو بہت غور کیا اس نام کا تو کوئی شخص مجکو یاد نہین آتا - ہوگا کوئی خدا کا بندہ - وضع کیا ہے
اور سن کیا ہوگا؟"
دیلی "حضور وضع تو تاجرونکی معلوم ہوتی ہے اور سن بھی کوئی ساٹھہ ستر برس کا ہوگا"
ہنوریا "ساٹھہ ستر برس کا؟ (اپنے دل مین) جان نہین ہین - اوہون - اور ہی کوئی
میکسمس بھی ہے - اِسکی عمر البتہ اسقدر ہوگی (دیلی سے) اور قد کیسا ہے؟"
دیلی "حضور لانبا قد ہے - گول چہرہ اور شاید چہرے پر کچھ چیچک کے داغ بھی ہین"
ہنوریا - (اپنے دل مین) "بیشک وہی ہے جان نے بھیجا ہوگا پھر اب کیا کرون کسطرح حال معلوم ہو

(دیلی سے) ہان ہان بیشک اُس کا نام ایک تاجر میرے پاس آتا تھا - اَب خیال آیا۔ مگر اب وہ وقت کہان
ہین کوئی چیز خرید سکتی ہون اور خرید کر کے کرونگی کیا! - اب مجھسے کسیکا کوئی کام نکل سکتا ہے
جب کچھ اختیار تھا۔ اُسوقت جو کسی کے ساتھ کرسکی کردیا۔ اب تو مین خود ہر شخص کی دست نگر ہون۔
وہ دن گئے اب وہ کیون آیا - کچھ کہتا تھا کیا مطلب ہے،"

دیلی " وہ کہتا تھا کہ میرا کوئی کام نہین ہے شاہزادی صاحبہ کا حال سنکر اُنکے اگلے احسان یاد
آگئے چلا آیا - فقط خیریت مزاج دریافت کرنا ہے اور کچھ نہین "

سنوریا " ہون (اپنے دل مین) میکمس ہوگا - ورنہ اوسیکو ایسی کیا پڑی تھی جو سطرح استخبار مزاج
کے لئے آتا - پیارے جان کا حال کیونکر دریافت کرون (دیلی سے) اور وہ آیا یہان کب سے ہے
ٹھہرا کہان ہے ؟"

دیلی " حضور اُسکو یہان قسطنطنیہ مین آئے ہوئے تو کوئی مہینہ بھر کا عرصہ ہوا ہوگا کاروانسرائے
مین ٹھہرا ہے - کہین رستے گلی مین میرے میان سے اوس سے ملاقات ہوگئی - پھر وہ میرے ہان آئے بھی
کئی بار - اسوقت بھی مین انکو مکان پر بٹھا چھوڑ آئی ہون - بیچارے بڑے اچھے آدمی ہین آپکے
حالات میری زبانی سُن سُنکر دیر تک بیٹھے رویا کئے "

سنوریا (ٹھنڈی سانس بھر کر) " آہ غیر لوگون کو تو اب تک میرا اسقدر خیال باقی ہی مگر افسوس اپنے
مان بھائی کو کچھ رحم نہین آتا! دیلی تم اُسکی خاطر مدارات کچھ کر دینا مین تمہاری ممنون ہونگی
بیچارے کو اسقدر خیال تو رہا - میرا بھی حال جو روز تم دیکھتی ہو اُسکو بتا دینا اور دنیا سازی کے طور
پر میری طرف سے بھی یہ پوچھ لینا کہ تمہارے گھر سب خیریت ہے جان کہان ہین اور تمہارا مزاج اچھا ہے
اور اگر کوئی اسکی اور غرض ہو تو کہدو کہ میرے اختیار مین اب کوئی بات نہین ہے لیکن وہ ظاہر کرے اگر کچھ
امکان مین ہوگا اور پیارا جان دیکھو دستیس ہری سُنین گے تو مجکو کلمہ خیر کے کہدینے مین بھی کچھ دریغ نہوگا "

دیلی - بہت اچھا مین ابھی جا کر اُن سے کہے آتی ہون "

سنوریا " ہان جاؤ جاؤ - مگر جلد چلی آنا - تنہائی مین میرا دل اور بھی گھبرائے گا "

دیلی - (ہاتھ جوڑ کر) " لونڈی ابھی حاضر ہوتی ہے "

یہان یہی باتین ہو رہی تھین کہ وہ لنگا ہسان عورت بھی آگئی جو تھوڑی دیر مین آنیکا وعدہ کر کے
ابھی چلی گئی تھی اور دیلی اِس سے مخاطب ہو کر کہنے لگی " واہ بہن تم تو گھر جا کر بیٹھ ہی رہی تھین مین
انتظار کرتے کرتے پریشان ہوگئی اب مین تھوڑی دیر کیلئے جاتی ہون خبردار " اسقدر کہکر

[illegible] کا راستہ [illegible] سے کوئی جاتی تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سیالو [illegible]

[illegible] کیا [illegible] بیمار [illegible]

اسی [illegible] قدم قدم پر [illegible] اخلاق اور [illegible] کرتی چلی جاتی ہے

اور میکمس [illegible] اسی طرح بیٹھا [illegible] ہے ایک [illegible] اور امید کی [illegible] والی کیفیت

ہے جو [illegible] ہے کہ [illegible] کیا جاتی ہے تھوڑی دیر

مین [illegible] ہوگئی اور میکمس [illegible] اس سے

مخاطب [illegible] کیا ؟

دہلی [illegible] آگیا تھا [illegible] شوق سے [illegible]

اور مین بھی اتفاق سے [illegible] مگر [illegible] یاد آگیا اور [illegible] پہچان

بھی لیا۔ فرمایا [illegible] کہان [illegible] اور آپکا

مزاج اچھا ہے ؟"

میکمس یہ جملہ سنتے ہی پریشان ہوگیا جو [illegible]

ٹوٹ گیا۔ امید یاس [illegible] طبیعت بگڑی چہرے کا رنگ [illegible] کہ اسکی [illegible] الجھن

اور بے چینی اسکے حرکات و سکنات سے ظاہر ہو [illegible]

سنبھالا پہلے شاہزادی کی عنایت کا تشکریہ [illegible] اور پھر [illegible] سی [illegible] باتیں

شروع کین "لیجئے آج [illegible] سمجھتا تھا [illegible]

اسقدر دور [illegible] بھی امید پر قطع کیا تھا کہ وہ [illegible]

مجھسے دریافت [illegible] خدا جانے [illegible] ملاقات [illegible]

اب آپکے ملنے کی کیا امید [illegible] معلوم [illegible]

شاہزادی صاحب کو [illegible] تو [illegible]

[illegible] حال پوچھا ہی مین کسطرح [illegible] (دہلی سے) [illegible] اور [illegible] فرمایا ؟"

دہلی "ہان ہان ایک [illegible] اور [illegible] تو یہ بالکل میرے خیال ہی سے اتر گئی تھی - فرماتی

[illegible] منظور ہو گیا ہے۔

میکسمس۔ [illegible] بہت شبہ ہے کہ میری تجارتی جہاز یہاں قسطنطنیہ میں [illegible] شاہی کارندے [illegible] اور ناجائز محصول لیتے ہیں مجھکو ہمیشہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے [illegible] کی بیجا کارروائیوں کی شکایت کرو گیا ہے مگر کہیں پتہ نہیں چلتا اگر شاہزادی صاحبہ کی توجہ سے [illegible] کچھ بندوبست ہو جاتا تو آپکی بڑی بندہ نوازی اور عنایت ہوتی مگر [illegible] تو [illegible] نہیں کیا ہے۔

ڈیلی (گھبرا کر) کیا! ایسی بات پھر کبھی نہ کہیئے گا۔ خدانخواستہ وہ کچھ اور دنکی طرح قید ہیں۔ یا انکی اعزاز و مراتب میں کسطرح کا فرق آیا ہے؟ وہ اسیطرح رہتی ہیں جسطرح شاہزادیاں رہتی ہیں۔ ہاں نظر بند ضرور ہیں۔ پہرا رہتا ہے جس کمرے میں رہتی ہیں اس سے باہر نہیں نکلنے پاتیں اور نہ [illegible] کوئی آدمی آنے جانے پاتا ہے۔ یہ بھی انکی ماں کی تاکید ہے۔ ورنہ سرکار پر تو انکا بہت اثر ہے [illegible] شاہزادی صاحبہ اشارہ بھی فرمائینگی وہ ضرور ہو جائیگی۔"

میکسمس۔ ہاں [illegible] یہ نہیں جانتا تھا۔ معاف کیجیئے۔ اگر ایسا ہی ہے تو آپ مہربانی کرکے جو میں کہتا ہوں وہ شاہزادی صاحبہ کے حضور میں عرض کر دیجیئے گا مگر جسطرح میں کہتا ہوں اسی طرح۔ یہ نہیں کہ [illegible] کچھ کہوں اور آپ جا کر کچھ کہیں۔" یہ کہکر میکسمس نے ایک بیسروپا محض جھوٹ تقریر جہازوں کے متعلق بکنا شروع کر دی جسکو سنتے سنتے ڈیلی گھبرا گئی اور کانوں پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی "جناب آپ [illegible] بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ طول طویل داستان یاد کسکو رہے گی۔"

میکسمس۔ ہاں جی مجھکو بھی اندیشہ ہے۔ آپ ذرا بھول بہت جلد جاتی ہیں لیکن اگر اسطرح بیان سمجھایا گیا تو [illegible] بہرحالت کسی کی سمجھ میں اچھی طرح نہیں آسکتی۔"

ڈیلی۔ تو پھر کیا کیا جائے مجھکو تو کسی طرح یاد نہیں رہ سکتا۔ [illegible] ایک کام کیجیے آپ ایک کاغذ پر یہ سب لکھ دیجیئے [illegible] کر دونگی۔ [illegible] جانے کی تو سخت ممانعت ہے۔

[illegible] آپ لکھ دیجیے میں کسی [illegible] دونگی۔ میکسمس تو اسی فکر میں بیٹھا تھا ڈیلی کا [illegible] کاغذ قلم لیکر بیٹھ گیا اور مختصر طور [illegible] ڈیلی کے حوالے کیے۔ جو بہو آنیکے جب پہرا دو پہر گذری تھی۔ اب رات بھی تخمیناً دو ڈھائی گھڑی آئی ہے۔ تاریکی جہان و دنیا کی تیرہ بختی کیطرح ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اور اہل دنیا کی مصنوعی روشنی دیکھ دیکھکر آسمان پر ستارے دانت نکالے اسی طرح ہنستے ہیں جسطرح [illegible] جہان و دنیا کی تقدیر اور میکسمس کی تدبیر پر ہنستا ہے

اور ہنوریا اسی فکر مین بیٹھی ہوئی ہے کہ کب ملی آئے اور کب پیارے جان کا حال معلوم ہو ذرا آہٹ معلوم ہوتی تھی اور یہ گردن اوٹھا کر دیکھ لیتی ہے - رات کے اندہیرے مین سبھی کچھ ہو جاتا ہے اور تار کی برقی قوت کے لیئے ایک عمدہ رہنما بھی ہے مگر خدا جانے کیا بات ہے، کہ ہنوریا کی منتظر آنکھون سے بارہا نظر کی مخروطی شکل کا دائرہ لگایا گیا ہے مگر کچھ خبر نہین آتی ! الجھن ہے بیکلی ہے اور اسی حالت مین بیٹھے بیٹھے یہ اپنے مشتاق دل سے کہا جاتا ہے - خدا کرے جان ہی آئے ہون (خود ہی)، لیکن کیا حاصل ! با لفرض اگر وہ آئی بھی ہونگی تو مین اپنا منہ دکھانیکے قابل نہین رہی ہون مگر کسی طرح انکی صورت بھی تو نہین دیکھ سکتی - ہائے وہ کیا کیا مصیبتین جھیل جھیل کر سختیان اوٹھا اوٹھا کر یہانتک پہونچے ہونگے مگر میرا یہ حال - افسوس ! پرواز کی طاقت نہین اور پاس چمن ہے - کیسی حسرت کی بات ہے - کیا تدبیر کرون - (پاس سے) کسی طرح ممکن ہی نہین سکتا - ہائے ہنوریا انہین تفکرات مین بیٹھی ہوئی انتظار کی گھڑیان گن رہی تھی کہ ملی آئی اور نگاہبان عورت کی آنکھ بچا کر میکسمس کی تحریر ہنوریا کو دیدی -

ہنوریا اب سکوت سے غور کے ساتھ دیکھ رہی ہے اور دریافت حال کا وہ بڑھا ہوا اشتیاق جو ابھی حرف قلب سے نکلکر ہونٹونکی راہ دوڑتا ہوا [illegible] فارغ [illegible] ہو چکا تھا وہ فرط شوق کے مارے خطوط باصرہ کے ساتھ ساتھ یکبارگی اسطرح آنکھون سے [illegible] رہا ہے کہ تو خود یا اپنے ہاتھ سے آنکھین مل مل کر تسلی دیتی جاتی ہے مگر شوق کسی طرح [illegible] کاغذ سے ملی جاتی ہین اور عنبیہ کے سوراخ (آنکھونکی تپلیان) پھیلی جاتی ہین اور [illegible] کا دائرہ حیرت سے [illegible] رہ گیا ہے - شوق کے مارے یہی دل چاہتا ہے کہ میکسمس کی کل روایت خود جلدی دیکھ جاتی مگر [illegible] کے اوڑانے والے تعجب خیز فقرے حیرت سے اسکی نگہ [illegible] عمر کو دامن پکڑ کر روک لیتی ہیں بہت غور [illegible] دیکھتی ہے مگر انتشار کی وجہ سے آنکھون کے نیچے اندہیرا آتا [illegible] دیکھ کر رہ جاتی ہے میکسمس کی کل تحریر ایک سرسری نظر سے دیکھ گئی ہے - جان کا [illegible] چھوٹا [illegible] ہونا مین جھوٹے واقعات سنکر بدظن ہونا - بالکل بیان سے اسکے خیالات پلٹنا - پہانسی کا واقعہ سنکر بیچین ہو جانا اور بغیر کسی سے کچھ کہے سنے صبح ہوتے ہی قسطنطنیہ چلدینا میکسمس کا اسکی تلاش مین نکلنا اور کہین اسکا پتہ نہ ملنا یہ سب واقعے پرستم تیر ہو کر آنکھونکی راہ سے دماغ مین [illegible] اور جگر تک پہونچ گئے [illegible] - ایسے وقت مین عموماً قاعدہ ہوتا ہے کہ دل کا اضطراب بڑھ جاتا ہے مگر نہیں معلوم ہنوریا کے دل پر اسوقت کیا گذر گیا ہے کہ اسنے اپنے محزون دلکو چپ اور ساکت پاکر

ایک ہاتھ سینے پر رکھ لیا ہی اور دوسرے سے پلنگ پکڑ رہگئی ہی - دل کی افسردگی نے اسکے اعضا پر کچھ ایسا قبضہ کر لیا ہی کہ بیکس تصویر کیطرح چپ بیٹھی ہی نہ حس ہی نہ حرکت آنکھین دل کی انقباض کیطرح بند ہین - بار غم سی سر جھکا ہوا ہی - بیٹھے بیٹھے اب کچھ کیفیت بدل چلی ہی سینے مین بھرے ہوئے دل کے بخارات آہستہ آہستہ آہ کے ذریعہ سی نکالی جاتی ہین اور یہ باتین اپنی حزین دل سے کہتی ہین واہ ری مقدر! میکسمس کا نام سنکر کچھ خوش ہوئی تھی خیال تھا کہ جان آئی ہونگے مگر یہ نہین معلوم تھا کہ اسقدر خیالی خوشی کے عوض مین بھی یہ چرخ کج رفتار مجکو بہت رولائیگا - اس زمانے کے ہاتھون تو اب مین بہت تنگ آ گئی ہون - آئے دن کے یہ ظلم کوئی کہان تک سہی کوئی حد بھی ہی معلوم نہین پیاری جان کہان نکل گئے میکسمس کی تحریر سی تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ بھی طرف آئی ہین مگر یہان آتے تو میکسمس کو ملتے نہ - خدا جانے بیچارے کس مصیبت مین پھنس گئے کیا قضا پڑی جو نہین آئے ورنہ وہ کہین رکنے والے تھے - آہ پیاری جان! تمکو میرے عشق مین وہ وہ تکلیفین اوٹھانی پڑین جو کسی پہ نہ پڑی ہونگی مگر پیاری جو ظلم تمہاری ہمراہی پر بھی ہو گئے وہ خدا کی خدائی مین کسی پر نہوی ہونگی - دیکھو تمہاری یہ خبر سنی ہی اور بیٹھی ہوئی ہون - کوئی تدبیر نہین کر سکتی - پیاری تمکو یہ کمبخت باٹلک نے میرا حال سنا کر بیٹھے بٹھائے مصیبت مین ڈالدیا بیشک تمکو میرے ساتھ سچی محبت تھی میرا حال سنکر تمسے ضبط نہو سکا - آہ ایسے بیقرار ہوگئے کہ تنہا نکل کھڑے ہوئے ہائے اب کہان تم ملوگے - مین تو قیدی بنی بیٹھی ہون ورنہ کہین نکلکر تلاش کرتی خدا تمکو صحیح سلامت ملانے - افسوس تم ہمیشہ چھوٹکر آئے بھی تو ایسی وقت مین کہ مین ایک کہانی بلا مین گرفتار کرکے یہان بھیجدی گئی تھی ورنہ اس دل مین تو مدتون سی تمہارے ملنے کی تمنا تھی لیکن اگر وہان ہوتی بھی تاہم اس بدنامی کے بعد کیونکر تمکو منہ دکھاتی - مگر نہین یہ بڑی شکر کا مقام ہی کہ خدا خدا کر کے تمہاری دل سے وہ شکوک نکل گئے جنکا دشمنون نے تمکو یقین دلایا تھا - مجکو یہ خبر سنکر بہت خوش ہونا چاہیے تھا - اس سے زیادہ دل خوش کرنیوالی کوئی خوشخبری میری حق مین نہین ہو سکتی تھی مجکو اسکی بہت قدر کرنی چاہیے تھی - مگر افسوس پیارے تمہاری مفقود الخبری کی وحشت اثر خبر نے مجکو اسکی کچھ بھی قدر نہ کرنے دی - اب دل تو تمہاری تلاش مین خیال کی طرح جابجا مارا مارا پریشان پھر رہا ہی کون پوچھے تمہاری اس محبت کی قدر کرے اور کسطرح خوش ہو - پیاری جان تم اچھی طرح یقین کر لو اگر خدا نخواستہ دشمنونکی جان پر کچھ صدمہ بھی ہو گیا تو پھر یاد رکھو دم بھر بھی زندہ نہ رہسکیگی وہ تو [illegible] دنیا سے کب کی چل بسی ہوتی مگر فقط ایک تمہارے رنج و غم کا الم تھا جسنے دم بھر نہ ٹھہرنے والی روح کو پکڑ رکھا تھا تبتک

رکھا۔ اس حالت میں بھی خدانخواستہ اگر نہ ملے تو ہنوریا دنیا میں کسی کا کیا ہو کر رہ سکی۔ لیے ہنوریا اس
اسی طرح کی پر درد باتیں کر رہی تھی کہ سنتے سنتے اسکی ہمدرد ول کو اضطراب پیدا ہوا۔ آنکھوں میں
رنگ بدلا اور آنسو نکلنا شروع ہو گئے۔ مگر ہمیشہ کی عادت [illegible] داری کا [illegible] ہنوریا
اسوقت دل کھولکر رو بھی نہ سکی۔ کلیجہ مسوس مسوس کر رہ گیا [illegible] مگر زبان سے نالۂ دل سے
نکلنے نہیں دیا تاہم اضطراب اور بیقراری کی حالت چھپائے نہ چھپی۔ وہ اسکا گھونٹ گھونٹ کر رہنا
اسکا غماز بن گیا۔ ویلی کچھ سمجھ گئی [illegible] اور خود [illegible] کہنے لگی
وہ حضور یہ کیوں۔ آپ رو [illegible] وقتوں کو کیا ہو گیا [illegible] آخر کیا
ہنوریا۔ کچھ نہیں۔ یہ کیا ہو گیا [illegible] ہوں [illegible] بات [illegible]
جب کوئی خیال آ گیا رونے لگی۔ میری تقدیر میں تو [illegible] اسطرح [illegible] ایسی ذلت
اور رسوائی دنیا میں اور بھی کسی کو ہوئی ہوگی؟"

ویلی۔ وہ بیوی توبہ۔ بھی آپکو تو [illegible] کا [illegible] ہو گیا ہے اور تو کچھ نہیں۔
نہ رسوائی ہے نہ بدنامی۔ خدا کی قسم سب آپ کی تعریف کرتے ہیں [illegible] بادشاہ
وقت سے کسی کا زور چل سکتا ہے؟ اس [illegible] شادی [illegible]
یہاں اس قسم کا کوئی تذکرہ بھی نہ تھا۔"

ہنوریا۔ (اپنے دل میں) اب اسکو کیا جواب دوں۔ اگر واقعی حال ظاہر کرتی ہے تو مشکل۔
نہیں کہتی ہوں تو مشکل۔ خداوندا تو نے کس [illegible] جان ڈالدی ہے اگر [illegible]
ہی چھپا گیا تو غیر شخص کو ایسی کیا پڑی ہے کہ وہ [illegible] تم کیا جانو تمکو میری [illegible]

ویلی۔ (گھبراہٹ کے لہجے میں) [illegible] کیوں [illegible] کیا ہوا؟"

ہنوریا۔ خیر کیا [illegible] ایک [illegible] کیا [illegible]
میں اسکو کچھ مدد نہیں [illegible] اب [illegible]
اپنی اسی مجبوری [illegible] اور [illegible]

ویلی۔ اے بیوی تو [illegible] باتیں
صاف صاف کہہ دیجئے تاکہ [illegible]

ہنوریا۔ آہ مجھے تو ایسا [illegible] ہو سکتا [illegible] اپنی غرض [illegible]
وہ اسطرح اسکو [illegible]

کرتے ہونگے انکا دل کیسا پتھر کا ہوگا - مجھسے تو کبھی نہیں ہو سکتا - میری عادت نہیں - پھر کیا کروں کیوں ویلی نہیں کچھ بتاؤ - تم سے بھی وہ کچھ کہتا تھا ؟ — ‘‘

ویلی ’’ ہاں ضرور وہ کہتی تو مجھسے تھی کہ میرا ایک تجارتی جہاز سلطانی ملازموں کی بیجا لالچیوں سے نہیں ملتا اور اسی طرح اکثر میرے نقصان ہوجاتے ہیں‘‘ وہ شاید اسی کا بندوبست کرنا چاہتے ہیں اور آپ سے سفارش کے خواستگار ہیں‘‘

ہنوریا ’’ ہاں یہی مجکو بھی لکھا ہے کہ میں کس طرح نانا جان سے کہوں وہ فرمائینگے میں تمکو ان باتوں کیا مطلب - اچھا پھر میں کیا کروں تم آدمی سے کہدو کہ میری حالت اس قابل ہے کہ میں اسکو کچھ بھی بیان کرسکوں - ورنہ میں تمہارے جہاز کی تلاش میں پوری کوشش کرتی - لیکن تمہارا جہاز یہاں نہیں آیا ہے تمہارا شک اور جس جگہ ہو وہاں جاکر تلاش کرو میں فکر میں رہونگی اور بشرط موقع نانا جان سے سفارش بھی کردونگی لیکن ویلی انکا جہاز اگر انکو ملجائے تو مجکو بھی مطلع کردیں مگر ابھی نہیں دو ایک دن کے بعد جائیں — ‘‘

ویلی ’’ بہت اچھا حضور مگر اب تو وہ کاروانسرا کو چلے گئے ہیں - رات میں شاہی مکانات کے گرد کوئی ٹھہر نہیں سکتا - کل صبح کو جوقت آئینگے اسیوقت کہدونگی‘‘ ہنوریا ’’ اچھا ‘‘ کہکر کر ساکت ہوگئی اور اسی خموشی کی عالم میں اپنی بے بسی اور بیکسی پر افسوس کرنے لگی وہ اسوقت عجب حالت میں مبتلا تھی - جان کی مفقود الخبری میکیمس کے آنے اور پھر اُس سے مل نہ سکنے کا افسوس - اسکی باتوں کے جواب دینے کی ضرورت دوات قلم کی یہاں تک آنیکی کلی ممانعت اور صاف صاف کہنے میں افشاء راز کا خیال یہ سب وہ باتیں تھیں جو اسکے دل کو اسکے دماغ کی طرح پریشان کئے دیتی تھیں - ایسی حالت میں ہنوریا نے میکیمس کی باتوں کے جواب میں ویلی سے جو کچھ کہا اسکے لطف کو چاہے کوئی سمجھے نا سمجھے لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اسکے جواب کا ایک ایک فقرہ اُسکی ذہانت اور متانت کا ایک اچھا ثبوت تھا -

میکیمس کے دو تین روز ٹھہرانے سے ہنوریا کی یہ غرض تھی کہ اگر بفرض محال کسی وقت اسکو موقع ملجائے تو میکیمس سے بالمشافہ باتیں کرے لیکن یہ اسکی ایک ایسی خواہش تھی کہ جسکا ہونا کسی طرح ممکن نہ تھا اس تین دن کے عرصے میں ہر طرح سے چاہا کوئی تدبیر ایسی نہ تھی جو اٹھا رکھی گئی ہو لیکن میکیمس سے باہم بات چیت کرنیکی نوبت نہ آنا تھی نہ آئی اور نہ میکیمس کو وہاں تک پہونچنے کا کسی طرح موقع ملا جو کچھ باتیں ہوئیں وہ اسی طرح پردے ہی میں ویلی کے ذریعے سے ہوئیں‘‘

آج دس دن ہوے کیا حضور نے حکم سن قسطنطنیہ سے بھیجا ہے ۔ آفتاب کی تیز روشنی اوسی آب و تاب سے مسافر کے سر کو سیدھی رہین پہونچ گئی ہین جب تو سپہر نے آسمان و زمین کے مابین مین جلوہ فانوس کی طرح پردا قایم کیا تھا۔ سب اپنے منصبی فرائض پورا کرنیکے لیئے کمر باندہکر مستعد ہو بیٹھے تھے۔ اپنے دیلی نے آکر شہزادی ہنوریا سے یہ کہنا شروع کیا ہے "بیوی وہ تاجر آیا ہے حضور کو بندگی عرض کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اب مین حضور سے رخصت ہوتا ہون"

ہنوریا نے کہا "وہ آج ضرور جائیگا؟"

دیلی نے "جی ہان وہ کہتے ہین میرا جہاز یہان کہین نہین ملتا۔ نہایت پریشان ہون اب مین تلاش کرتا ہوا اٹلی جاؤنگا"

ہنوریا نے اسوقت ... کہا اور خاموش ہو کر اپنے دل سے کہنے لگی "افسوس! مین نے تو بہت چاہا کہ کسی سے مل کر کچھ باتین کرتی اپنا حال راز کہتی اور جان کی کیفیت پوچھتی مگر آہ مقدر سے کوئی زور نہین چلتا۔ ... یہ ارادہ تھا کہ میکسمس کی زبانی کچھ انکا حال بھیجونگی شاید خدا کبھی ایسے ... کہ ہماری جان اسکے ہاتھ آ ... میرا پیام ... پہنچ جاتا اگر ... کسی طرح یہ ایک ... خیال تھا کہ ہنوریا دیر تک افسوس مین بیٹھی رہی اور ... غصہ ہو ... تک اسے چین نہین ... دیلی ... وقت اسکی بے طرح خوشی دیکھکر سامنے ... گئی تھی اور یہی بیان کوئی دوسرا تھا ہنوریا نے بیٹھے بیٹھے ... ہاتھ مین ... اور ... کی طرح دست شوق بڑہا کر اپنا گریبان چاک کیا اور نکالتے ہوے ... سلامت رہا ... لکھکر دیلی کو دیا اور اسی کے سامنے اپنی انگلی ... سے یاقوت کا ... اسکی سرخی کیا ... اسکی نازک ہتھیلی ... تھا۔ ... اسی کپڑے مین اسکو باندہا اور گرہ لگا کر دیلی کو ... دیا ... تو اسنے تاجر کو میری طرف سے یہ انعام مین دینا اور مین کہا وہ ... ہے ... کہ ... جہاز ملے تو مجھکو بھی خبر کردین لیکن ہان دیکھو ادہر ... ہاتھ مین دینا! اچھا"

دیلی ... کیا عجب جو کسی کو خبر ہو ... یہ کہکر دیلی رخصت ہوئی اور ... شہزادی کا انعام اور پیام پہونچایا۔ میکسمس نے خوشی کے ساتھ ... لیا اور گرہ کہولکر دیر تک ... یاقوت کو دیکھتا رہا اور ... نظر پڑی

بس میں یہ بند ہوا تھا - گو اسوقت اسکا مفہوم اسکے ذہن میں کچھ اچھی طرح سے نہ آیا مگر تاہم کچھ سمجھ کر اسنے اپنے دل سے کہا "شاید یہ جان کو تحفہ بھیجا ہے - انہیں کو دیدونگا مگر دیکھئے وہ ملتے بھی ہیں یا خدا ہی کا راستہ نہیں" اسکے بعد میکسیمس نے شاہزادی کی اس عنایت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ "پہنچا دونگا" "بہت اچھا" یہ کہکر میکسیمس نے دست بوسی اور اسکی بی بی دیدی سے رخصت ہوا اور با صد اندوہ و حرمان جان کی تلاش میں اٹلی کا راستہ لیا -

نواں باب

اب نہیں جا سکتے

"داغ حسرت میں دعائیں دونگا
واہ کیا شئے ہے سلامت رہے قسمت میری"

زمانہ کسی آفت دوران کی چال اڑاتے ہوئے بڑی تیزی کے ساتھ دنیا کی مسافت طے کیے جاتا ہے - اور دیکھنے والے حسرت کی نظر سے اسکی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھتے ہیں مگر وہ ذرا بھی کسی کی طرف پھر کر بھی نہیں دیکھتا جو کل تھا وہ آج نہیں ہے - اور جو آج ہے وہ کل نہ ہوگا - ابھی صبح ہوئی ہی مگر تھوڑی دیر میں دیکھئے گا کیا ہوگا - آفتاب نکل رہا ہے اور دنیا کا روبار چلنے لگا اسکی درخشاں کرنیں نور ہدایت بنی ہوئی سارے عالم میں پھیل رہی ہیں - وہ نورانی روح جو رات کی گھنگھور تاریکی دیکھ ڈر کے مارے کسی کمسن حسین کیطرح جھجھک کر دل گردون میں جا کر چھپ رہی تھی اسوقت وہ قدرتی روشنی کی جھلک دکھلا رہی ہے دنیا ہر جسم کی طرف رک رک کر اٹھکھیلیوں کے ساتھ قدم بڑھاتی آتی ہے سونے والے انگڑائیاں لیکر جاگتے جاتے ہیں اور اپنی رات کی اس خود رفتگی پر بجائے کف افسوس ملنے کے آنکھیں ملتے جاتے ہیں جنہیں رات بسر ہوئی کہ انہوں نے اپنی اوقات عزیز کو بلا فائدہ تلف کیا ہے رات کے بھی کچھ بے پروا بال بکھرائے بجھی ہوئی شمع کے آس پاس پڑی اس حسرت و افسوس سے تڑپ رہی ہیں کہ رات ہم کیوں نہیں اپنے اور ساتھیوں کی طرح سچے جان نثار بنکر شمع پر قربان ہوگئے - یہ خصوصیت انسان اور حیوان ہی پر کچھ موقوف نہیں ہے بلکہ اس قسم کی افسوس سے شاید دنیا میں کوئی خالی ہوگا دیکھئے وہ شاخ گل میں لگے ہوئے پھول بھی اسی حسرت و افسوس میں اپنے دلی انقباض کی طرح منقبض ہوئے جاتے ہیں کہ اگر رات ہم بھی کسی

گلے کا ہار بنجاتے تو اسوقت گلچین کے ظالم ہاتھون مین کیون اسطرح پڑتے - پہول چنے جاتے ہین اور بلبل بیٹھے گلچین کی دست درازیان دیکھہ دیکھکر رو رہی ہین - پتے بہی نسیم سحر کا رنگ بدلا دیکھکر حسرت سے کف افسوس مل رہے ہین دوپہر کی گرمی کا اندیشہ روزہ دارون کی پیاس بنا ہوا ابہی صبح سے انکی روح خشک کر رہا ہے اور وہ آبحیات بہی آنسوون کی طرح انکے منہ سے اچہو ہو کر گرا پڑتا ہے جسکو شبنم نے کچہ ترس کہا کر اپنی فیاضی سے انکی رات بہر کی تمناؤن مین عطا کر دیا تہا - ایسی حسرت و افسوس مین ہمارا دوست جان بہی اپنے ریونا والے مکان کے ایک کمرے مین چپ غمگین بیٹہا ہے دل کسی کی یاد مین آنکہین اشکباری مین مشغول ہین سر جہکا ہے اور دم بدم الجہتے دبے دل کی بخار بڑی بڑی سانسین لے لیکر منہ سے نکالے جاتے ہین - گو اسکی اندرونی الجہن اسکے ظاہری اضطراب اور بیچینی سے بخوبی ثابت ہو رہی ہے مگر نہین معلوم کیا سبب ہے جو اسکے معصوم اور زرد چہرے پر اسوقت کچہ معمول سے زیادہ ایسی سرخی دکہائی پڑتی ہے جسکو عاشق کے چہرے سے کوئی مناسبت نہین ہوتی اور جو اس سے پہلے کبہی ہمنے اسکے چہرے پر بہی نہین دیکہی - اس غیر معتدل سرخی کی جہلکیان فقط اسکے چہرے ہی تک محدود نہین ہین بلکہ خون کیطرح سارے جسم مین پہیلی ہوئی ہین - ہاتہ پاؤن مین کچہ سیاہ سیاہ دہبے چوٹ کہائے ہوئے دوانے کی نیل کیطرح معلوم ہوتے ہین اور چہرہ پر کچہ تہیج بہی - اسوقت اسکے پاس نہ کوئی مونس ہے نہ کوئی رفیق - یہ ہے اور اسکا دل - دل ہے اور یہ باتین "آہ پیاری ہورریا - تو کس حال مین ہوگی ! تیرے دل پر کیا گذر رہا ہوگا ہائے مین تو تیرے چہڑانے کیلئے جیب گریبان سے چل دیا تہا مگر کمبخت تقدیر مجہکو ایسے راستے پر لیگئی کہ وہان سے آگے ایک قدم بہی بڑہانا محال ہوگیا ایک بے اختیاری کی حالت مین ابا جان کے سامنے مجہکو چلا جانا پڑا اور پہر مجبوری کشان کشان یہان لے آئی - ہائے لڑائی کمبخت کے تماشا دیکہنے کیلئے کیون ٹہر گیا تہا ! بڑی غلطی ہوئی - افسوس ! قصد تہا کہ ریونا سے بچکر ذرا موقع ملا اور مین نے قسطنطنیہ کا راستہ لیا مگر یہان پہونچکر ابا جان کی حالت میری تقدیر کیطرح ایسی بگڑ گئی کہ ابتک مجہکو جانیکا موقع نہ ملا اور بڑی مشکل کی یہ بات ہے کہ ابا جان کی ایسی نازک حالت ہو رہی ہے کہ کچہ بنائے نہین بنتا اگر ایسی حالت مین انکو چہوڑ کر چلا جاتا ہون تو انکو اس آخری وقت مین اور بہی صدمہ ہوگا اور پہر یہ بدنامی کا دہبہ میرے دامن سے بچانا ہے اور نہ جائیگا - کس مشکل مین جان پڑگئی ہے معاذ اللہ - اور نہین معلوم بیچارے سکیمس پر کیا گذری - سنتے ہین جس دن مین گیا تہا اسی دن وہ بہی میری تلاش مین

نکلا ہے خدا جانے میرے لئے بیچارا کہاں کہاں سرگردان و پریشان پھر رہا ہوگا اور میں یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا ہوں۔"

جان اپنے دل سے یہی باتیں کر رہا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا "حضور چلیئے آپکو سرکار یاد فرماتے ہیں"

جان (جھنجھلا کر) "یاد فرماتے ہیں۔ یاد فرماتے ہیں۔ بس جان عذاب میں ڈالدی ہے دم بھی بیٹھنے نہیں دیتے جو کوئی اپنے کسی ضروری امر میں غور کرے۔ کیا کرینگے کیا۔ خیر تو کس لئے بلاتے ہیں؟"

وہی شخص "حضور اسوقت انکی حالت اچھی نہیں ہے۔ بڑی تکلیف ہے جناب ملکہ صاحبہ بھی تشریف لائی ہیں"

جان (بے اعتنائی سے) "آیا کریں۔ پھر میں کیا کروں (کچھ سوچکر) کیسے ہیں ابا جان!"

وہی شخص "اسوقت حضور کراہتے ہیں"

جان جن خیالات میں اسوقت ڈوبا ہوا تھا گو ان سے علیحدہ ہونیکو اسکا دل نہیں چاہتا تھا مگر تاہم وہ اپنے دل پر جبر کرکے اس کمرے کیطرف چلا جسمیں اسکا مجروح باپ پڑا کراہتا تھا۔ اسوقت ملکہ ہلیسیڈیا ایک زرنگار کرسی پر بانی فیس کے پلنگ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور بانی فیس بستر رنجوری پر پڑا اس زخم کے صدمے اور تکلیف سے ایک بے چینی کے ساتھ کراہ رہا ہے جو سابق کی لڑائی میں اسکے سینے پر اسکے دشمن ایشیس کے نیزے سے پہونچا ہے۔ اس زخم کے اچھے ہونیکی گو یا صدہا جراحی تدبیریں کی گئیں مگر سب بے سود ہوئیں۔ ورم نے بڑھتے بڑھتے سینے کی اب اس قدرتی انبساط اور انقباض میں کمی پیدا کرنا شروع کی ہے جو پھیپھڑے کی حرکت کے ساتھ انمیں بھی ہونا چاہیئے سانس اچھی طرح نہیں لیجاتی ہے اور ورم اور تجربہ اور لجہ کر سینے میں پہنچا تا ہے۔ اس زخم کا صدمہ چونکہ اس پٹھے پر بھی پہونچا ہے جو پشت کے فقرات سے نکلکر پانچویں اور چھٹی پسلی کے مابین میں آیا ہے اسلئے وہ پٹھے بھی ورم سے متاذی ہوکر اپنے مبدے کیطرف کھچ گیا ہے اور اب نیچے کے اعضاء میں حس۔ حرکت اور ادراک کا فعل ایک سے دوسرے میں نہیں پہونچنے پاتا جو اسکے ذریعہ سے بات کہنے میں سارے جسم میں پہونچ جاتا تھا۔ بانی فیس جب پڑا ہے طولا ایک طرف نیچے کا حصہ رہگیا ہے اور وہ کل اسطرف کے اعضاء بیکار ہو گئے ہیں جنمیں اس ماؤف پٹھے کی شاخیں جال کی طرح پھیلی ہوئی تھیں۔ پیٹ پھولا ہوا ہے اور سمپتھی ٹک نروس (ہمدرد پٹھوں) کی وجہ سے پانی کا وہ حصہ بھی مثانہ (پیشاب کی تھیلی) سے باہر نکل نہیں سکتا جسکا کچھ حصہ جگر سے پہلے ہی گردوں کی طرف چلا گیا تھا اور مابقی خون میں ملا ہوا سارے جسم میں پھرتا پھرتا ایک بیکار اور فضول چیز ہوکر جہت تفری

کر یا پیشاب نیکر نکل جاتا ہے۔ اسکی زیادہ ٹھہرنے سے مثانہ میں ورم اور احساس اندرونی سطح میں ایک قسم کا انفلامیشن (اجتماع خون) پیدا ہو گیا ہے اور مثانہ نے متشنج ہو کر دماغ پر اثر کیا ہے بہکی بہکی باتیں کرتا ہے اور ملکہ ایک انتشار کی حالت میں اپنے حکیموں پر سخت تاکید کر رہی ہے کہ جسطرح ممکن ہو بانی فیس کو اچھا کر کے اپنی لیاقت اور حذاقت کے جوہر دکھائیں۔ ملکہ کے سخت اور تاکیدی حکم سے جلدی جلدی مناسب تدبیریں کی گئیں اور کتھیٹر کے ذریعہ سے پیشاب نکالا گیا جس سے فوراً بانی فیس کی حالت بدلی اور وہ اس قابل ہوا کہ کوئی اس سے کچھ پوچھے اور وہ اسکا معقول جواب بھی دے۔ ملکہ نے اطبا کی اس کارگزاری اور اعجاز مسیحائی کی بہت قدر کی۔ انعام اکرام دیا اور بانی فیس سے پوچھا "کہو اب آپکا مزاج کیسا ہے"

بانی فیس "اچھا ہوں حضور کے اقبال سے بہ نسبت پہلے کے اب طبیعت کسی قدر سنبھلی ہوئی ہے۔ مگر حضور اب بانی فیس کی جان بچتی نظر نہیں آتی۔ زخم بہت اذیت دے رہا ہے"

ملکہ "نہیں تم بہت جلد اچھے ہو جاؤ گے گھبراؤ نہیں۔ نہایت مستعدی سے اطبا علاج کر رہے ہیں"

بانی فیس "ہاں حضور کی عنایت سے تو مجھکو ہر طرح کی امید ہے مگر حضور کہیں مدت کی بات ہے میری حالت ابھی نہیں ہے خیر یہ بھی میری خوش نصیبی ہے کہ حضور کے قدموں میں مرنا نصیب ہوگا۔ ورنہ مجھکو اسکی بھی امید نہ تھی۔ جان اگر دم بھر بھی اور رہ جاتی تو لاپٹیس کا بھی اسی دن کام تمام کر دیا ہوتا۔"

ملکہ (جوش کے لہجے میں) "بانی فیس تم کیوں یاس اور ناامیدی کی باتیں کرتے ہو۔ تم ضرور اچھے ہو جاؤ گے اور خدا نے چاہا تو لاپٹیس کو بھی اس دھوکے بازی کا مزا اچھی طرح چکھا دیا جائیگا"

بانی فیس (مایوسانہ لہجہ میں) "دیکھئے! بظاہر امید تو نہیں ہوتی۔ شاید۔ لیکن حضور جان کی حالت میری بہت افسوس کے قابل ہوگی حضور عالی ذرا اسکا خیال رہے مجھکو فقط آپ ہی کی سرپرستی کا بھروسا ہے"

ملکہ "ہاں ہاں مجھکو تو اسکا خود ہی خیال ہے جسطرح تم کہتے ہو کیا ضرور ہے تم نے ذرا کسلئے ایک بات فرض کر لی ہے۔"

ہو کتھیٹر کا نام مشکل ہے اردو تو کیا کسی زبان میں اسکا ترجمہ نہیں ہو سکتا مگر سمجھنے کیلئے اسقدر کہنا کافی ہے کہ یہ ایک نلکی ہے جو مثانہ تک پہنچا کر پیشاب نکالا جاتا ہے کیونکہ پیشاب کے رکنے کا سبب پیدا ہو جاتا ہے یا نالی میں اسکا نام آتا تھا اسلئے اب تحریر میں لکھا گیا کہ کتھیٹر کیا۔

بانی فیس "حضور نے بجا فرمایا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اب میں موت کے ہاتھ سے کسی طرح نہیں بچ سکتا" اس جملے پر پہنچکر بانی فیس کو بھرائی آواز جوش رقت سے رک گئی اور بے چین ہو کر رونے لگا تخلیے کی باتیں سنکر اور یہ حالت دیکھ کر لوگ ادھر ادھر ہٹ گئے تھے۔ مگر جان اپنے باپ کی یہ اضطراری حالت بیٹھا دیکھ رہا تھا اور اسکی یہ درد انگیز تقریر کو چپ ایک سکوت کے عالم میں سن رہا تھا۔ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ جان کو اس وقت کس بات کا غم تھا اپنے قسطنطنیہ نہ جانیکا یا باپ کی علالت کا یا اسکی علاوہ موجودگی میں اپنے کام میں اور دقتیں پڑ جانیکا مگر یہ ضرور تھا کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے اور شاید ضبط نہ ہو سکنے پر آنسو آنکھوں سے نکل نکل کر اسکے رخسارہ پر بہہ رہے تھے۔ بانی فیس نے جان کی حالت دیکھکر ٹھنڈی سانس بھری اور اسکی طرف متوجہ ہو کر کہا "جان سامنے آؤ بیٹا اسقدر تم رنج کیوں کرتے ہو۔ دنیا میں کسی کے سر پر ماں باپ کا سایہ ہمیشہ نہیں رہتا۔ انسان مرنے ہی کے لیے پیدا ہوا ہے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اگر تمہارا باپ دنیا سے اٹھ بھی جائے تو تم چنداں کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے جناب ملکہ صاحبہ کو خدا سلامت رکھے حضور عالی تمہارے ماں باپ سے زیادہ محبت رکھنے والی موجود ہیں۔ تمہارے باپ نے اپنی ساری عمر اسی دولت پر جان نثاری کے ساتھ بسر کر دی تمہاری عمر میں خدا برکت دے مجھکو یقین ہے کہ تم بھی مجھ سے زیادہ اس سلطنت کے وفادار نکلو گے۔ اچھا تم اب جاؤ مجھکو اپنی خداوندی نعمت سے ابھی کچھ اور عرض کرنا باقی ہے (ملکہ سے مخاطب ہو کر) جناب عالی حضور کی نظر عنایت اور توجہ سے بانی فیس نے اپنی زندگی عیش و آرام سے بسر کی۔ کوئی میری ایسی تمنا نہ تھی جو حضور کے اقبال سے پوری نہ ہو گئی ہو لیکن صرف ایک آرزو میرے دل میں رہ گئی مگر حق یہ ہے کہ وہ خواہش بھی ایک ایسے امر کی ہے جو میرے حوصلے اور ہمت سے باہر ہے اور یہی ایک ایسی وجہ تھی کہ جسکے سبب سے میں اسکو حضور کے سامنے پیش کرنے میں ہمیشہ پس و پیش کرتا رہا اور اب بھی شاہی عظمت و جلال مجھکو کسی طرح اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ میں اسکے عرض کرنیکی جرأت کروں۔"

ملکہ "ہاں ہاں۔ میں خوشی سے اجازت دیتی ہوں جو تمہاری خواہش ہو اسکو تم بےتکلف بیان کرو اگر میری جانب سے امکان میں ہوگا تو اسکے پورے کرنے میں کوشش کی جائیگی"

بانی فیس۔ حضور عالی میری تمنا تھی کہ میں اپنی زندگی میں جان کی شادی کر لیتا مگر جان کے انکار اور انکی مخالفت اور خود اس خواہش نے اب تک اسکا موقع نہ آنے دیا اور شاید اب مجھکو موت اسقدر مہلت دے تو نظر نہیں آتا کہ میں اپنی ان آنکھوں سے وہ مبارک گھڑی دیکھ سکوں جس میں

اسکے سر پر شادی کا سہرا بندھے۔ گو میرے مبدا ایسی بات کا ہونا اور بھی دشوار معلوم ہوتا ہے مگر حضور کی خاوندی سے شاید یہ مشکل آسان ہو جائے۔ ایک ادنیٰ سے سپاہی کا لڑکا کسی طرح شاہزادیوں کا ہمسر نہیں اور نہ ادنیٰ سے اسکو کوئی نسبت ہو سکتی ہے مگر میری تمنا تھی کہ حضور جان کو لیے عفو و عطا فرما کر اسکو اپنی فرزندی میں قبول فرمائینگی میں یہ خوب جانتا ہوں کہ بہت مشکل بات ہے، مگر حضور عالی یہ خیال رہے کہ آپکے اس فرمانبردار غلام کی یہ آخری تمنا ہے"

ملکہ (تھوڑے غور کے بعد) "بانی فیس یہ تم کیا کہتے ہو! میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اگر تم جان کی نسبت ہنوریا کے ساتھ ہونا چاہتے ہو تو یہ اپنے مقام پر کوئی بے موقع بات تھی۔ جان کی سعادت اور لیاقت کو میں خوب جانتی ہوں وہ کسی ایسے ویسے شخص کا بیٹا نہیں ہے اگر ہنوریا ایک ملکہ کی بیٹی ہے تو جان بھی وزیر زادہ ہے۔ میں خوشی سے اس نسبت کو قبول کر لیتی مگر تم خود جانتے ہو کہ ہنوریا نے کیسی نازیبا حرکت کی ہے وہ اب اس قابل نہیں رہی کہ قسطنطنیہ سے پھر بلائی جائے اور اسکا عقد کیا جائے اگر تمہاری تقریر کا اسکے علاوہ کچھ اور مطلب ہے تو تم اسکو صاف صاف بیان کرو۔"

بانی فیس (ہاتھ جوڑ کر) "جی حضور اور کچھ نہیں۔ بس خدا آپ کو سلامت رکھے یہی میری خواہش ہے۔ رہا شاہزادی صاحبہ کا واقعہ اسکو گو حضور مجھسے بھی اچھی طرح جانتی ہیں لیکن میں نے جہانتک سُنا ہے اور تحقیق کیا ہے اس سے تو وہ بےخطا اور واجب الرحم معلوم ہوتی ہیں"

ملکہ (کچھ سر جھکا کر) "نہیں۔ کچھ شکوک تو ضرور پائی گئی تھیں مگر خیر مجکو تمہارے کہنے کا خیال رہیگا" بانی فیس ملکہ کی زبان سے یہ امید دلانیوالا فقرہ سُنکر خوش ہو گیا اور اوس مغموم چہرے پر فوراً کچھ سرخی اور رونق سی آگئی جسکو مرض نے بالکل ہلدی کے رنگ میں رنگ دیا تھا گو پلنگ سے اوٹھا تو نہیں گیا مگر اسی طرح پڑے پڑے اپنی ضعیف آواز سے مگر پرجوش تقریر میں ملکہ کی اس عنایت اور وعدے کا شکریہ ادا کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ملکہ تو اوٹھکر چلی گئی اور بانی فیس زخم کی جانگزا اذیتوں کو اسی ایک وعدے کی توقع اور امید پر خوشی کے ساتھ کاٹنے لگا۔ بانی فیس کے علاج میں گو بہت دوا دوش کی گئی مگر کسی سے کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوا اور کسی کی کچھ نہ چلی موت نے پیچھا نہ چھوڑا اور دو ہی چار روز میں اسکو مجبوری کا وہی پیش آنے والا واقعہ پیش آ گیا جس سے کوئی متنفس بچ نہیں سکتا مجبوری اور حسرت کے ساتھ جان سی عزیز چیز قابض ارواح کے سپرد اور جان کو اپنے سر سے باپ کے سایہ اوٹھ جانیکا سخت صدمہ اوٹھانا پڑا۔ بانی فیس

کی وجہ سے جسقدر اسکو زور تھا وہ سب اسکے مرتے ہی جاتا رہا اسکے حوصلے سست ہو گئے ہمت پست ہوگئی اور اب اسکو اپنی اور اپنی دل ستان شاہزادی کی محبت کا بکھیڑا کچھ ایسا الجھا ہوا نظر آیا کہ جسکی دقتوں اور گتھیوں کا سلجھنا پہلے سے بدرجہا مشکل معلوم ہوا - لیکن پھر بھی اسکو اس درماندگی مین یہ خوشی ضرور تھی کہ اب میرے قسطنطنیہ جانیکا کوئی ہارج اور مانع نہین رہا مگر یہ بھی ایک ایسی خیالی خوشی تھی کہ جسکا لطف دو چار روز سے زیادہ نہ اوٹھانے پایا اور ملکہ بلیسیڈیا نے بانی فیس کے استحقاق - وفاداریوں اور اوسکی وصیت پر خیال کر کے اسکو سپہ سالاری کے اوسی عہدے پر سرفراز کر دیا جسپر اسکا مرحوم باپ مقرر تھا -

لیکن سچ پوچھیئے تو جان کے حق مین یہ سپہ سالاری کا عہدہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی اور اسکے دلی مقاصد پر کامیابی اور آیندہ ترقی کے مدارج پر چڑھنے کا ایک بہت اچھا زینہ تھا مگر ہمارا عاشق زار دوست بھلا ان باتوں کو کب سمجھتا تھا اسکو تو اسی بات کا رونا تھا کہ ہائے پیاری شاہزادی کے پاس جانے مین کیسی کیسی دقتین اور کیا کیا موانعات پیش آتے جاتے ہین گو جبراً قہراً وہ اپنی منصبی فرائض کو اچھی طرح انجام دیتا تھا مگر ہر دم فکر ہی دامنگیر رہتی تھی کہ کسی طرح موقع ملے اور مین قسطنطنیہ پہونچون - ایک روز بیٹھے بیٹھے بالکل ایسی ہی قسم کی باتین ہو رہی تھین کہ یکبارگی میکسمس آ کر اسکے گلے لپٹ گیا - آپس کے گلے ملنے کا اشتیاق کچھ عرصہ تک ایسا دونوں کو بغل گیر کئے رہا مگر علحدہ ہو کر بیٹھے - کچھ دیر تک تو افسوس کے ساتھ مانی فیس کے انتقال کرنیکے تذکرے ہوتے رہے اور پھر میکسمس نے شکوے شکایت کے دفتر محبت بھرے الفاظ مین کھولے - جان نے شرما شرما کر اپنے تنہا جانیکا عذر بیان کیا اور اپنی واپس آنیکی وجہ بتائی اور پھر پوچھا " کہیئے آپ کہاں کہاں پھر آئے ؟ - "

میکسمس " کیا بتاؤن کس کس جگہ کی سیر کی اور کہاں کہاں حیران پریشان پھرا خدا آپکو سلامت رکھے - آپکے لئے قسطنطنیہ تک کی خاک چھان ڈالی مگر شکر خدا کا آپ یہاں تو ملے - "

جان " (تعجب کے لہجے مین) قسطنطنیہ ! سچ ! قسطنطنیہ تک پھر آئے ؟ تحسین واللہ -

میکسمس " بجا ! کیا آپ جھوٹ جانتے ہین ؟ آپکی سر مبارک کی قسم مین وہین سے چلا آتا ہون ! - "

جان " یہ فرمائیے ! تو یار تم بڑے خوش نصیب نکلے - آیئے تو پھر گلے مل لون (گلے ملکر) معاف کیجئے گا میری وجہ سے آپکو بڑی تکلیف ہوئی (سنبھل کر) ہان تو یہ کہیئے پیاری شاہزادی سے بھی ملاقات ہوئی تھی اچھی ہین ؟ - "

میکسمس " جی ہان - ہین تو اچھی طرح مگر جناب مجھے ملاقات نہین ہوئی گو مین [illegible]

ہزاروں تدبیرین کین - انہون نے بہی بہت چاہا اور اسی امید پر ہین وہان مہینے دو مہینے پڑا بہی رہا مگر دور سے صورت دیکہنی بہی نصیب نہ ہوئی ملاقات ہونا تو اور بات ہی ہان بہزار خرابی یہ تو ہوا کہ میرا حال انکو انکا حال مجکو معلوم ہوا - ''

بالٹک (بات کاٹ کر) یہ تو مین نے حضور سے پہلے ہی عرض کر دیا تہا کہ انکے پاس کوئی جا نہین سکتا - مجکو تو یہ بہی تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہان تک آپکی خبر بہی کسطرح پہونچی -

میکسمس '' جی ہان آپ سچ کہتے ہین یہ بہی نہایت مشکل بات تہی لیکن مین نے اسکے لئے ایک شخص بالوس نامی سے ملاقات پیدا کی - خدا بہلا کرے اسکی بی بی دیلی کا وہ شاہزادی صاحبہ کی پیش خدمتون مین تہی اسی کے ذریعہ سے یہ کارروائی ہوگئی - ''

بالٹک '' ہان ہان دیلی کو مین خوب جانتا ہون - مگر واللہ خوب ہی ذریعہ ڈہونڈہا ورنہ اور کسی طریقہ سے آپکی [illegible] ہی ممکن نہ تہی - ''

جان '' (مسکرا کر) جی اور کیا آپ کچہ ایسے ویسے آدمی تہے - بالٹک تم انکو کیا جانو یہہ بڑے حضرت ہین (میکسمس سے مخاطب ہو کر) کہئے کچہ ہمارے اضطراب کے حالات بہی انکے کانون تک پہونچے ؟ ''

میکسمس '' [illegible] اور یہ خبر طریقے سے جو جو باتین وہان شاہزادی کے کانون تک پہونچائی گئی تہین ان سبکو تفصیل کے ساتہ ایک ایک کر کے اسکے سامنے بیان کیا - جان ایک سکتے کے عالم مین سر پر ہاتہ رکہے یہ باتین سن رہا ہے - اثنائے تقریر مین بعض بعض جگہ او ہو کر کے گہبراہٹ کے لہجے مین کچہ پوچہ لیتا ہے اور پہر چپ ہو جاتا ہے رنج غم حسرت اور افسوس سب نفسانی اغراض کسی بدمزاج عورت کیطرح بگڑ بگڑ کر اسکے مغموم دل کے ساتہ غضب کے معاملے کر رہی ہین [illegible] آسمان کی طرف تک تک دیکہہ رہا ہے اب سب واقعے بیان ہو چکے ہین اور میکسمس نے اپنے اسباب سے نکال کر وہ تحفہ اسکے سامنے پیش کیا ہے جو ہندو بانے اسکے ہاتہہ بہیجا ہے جان نے خوشی خوشی اسکو لیا ہے اور جلد جلد چاروں [illegible] کہولکر یاقوت کو ہاتہ مین لئے ہوا دیکہہ رہا ہے غایت شوق مین اسکو کبہی دل پر رکہتا ہے کبہی چومتا ہے کبہی آنکہون سے لگاتا ہے اور ایک پرحسرت اور پرجوش لہجے مین یہ کہتا جاتا ہے '' مین سمجہہ گیا آہ پیاری شاہزادی تو نے مجکو یہ نہین بہیجا ہے تو نے اس ذریعہ سے اپنی حالت مجہپر ظاہر کی - آہ پیاری شاہزادی رنج و غم کہاتے کہاتے کوفت کے صدمے سہتے سہتے اور راتدن روتے روتے تیرے دل اور آنکہون کا یہ حال اور رنگ ہوگیا! اور افسوس مین اتبک تیرے پاس نہین پہونچا - اس کیڑے کو بڑی نصیحت ہے جو مین تیری انگوٹہی کا نگینہ بنکر آیا کیسی اچہی خوشبو آتی ہے دیکہو سونگہ کر ہمین تو پیاری [illegible]

ہنوریا کی پسینے کی بھینی بھینی خوشبو معلوم ہوتی ہے انہون نے میری تسکین کیلیے اپنی پہنے ہوے کپڑون مین اسکو رکہکر بہیجا ہے مین اسکو کہان رکہون اسکی مین بہت قدر کرونگا یہ میری گلی کا تعویذ ہوکر ہمیشہ میرے سینے پر رہیگا۔ (خون کی تحریر دیکہکر) آہن! اور اسمین یہ سرخ دہبے کیسے ہین؟ اسمین تو کچہ لکہا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیا لکہا ہوا ہے؟ پیاری جان خدا تمکو صحیح سلامت ملاے۔ آہ پیاری شاہزادی کس حسرت اور بیتابی سے یہ جملہ لکہا ہے کہ دل بیچین کیے دیتا ہے اور لکہا بہی سرخ روشنائی سے بالکل خون کی طرح معلوم ہوتی ہے (غور سے دیکہکر) این یہ تو حقیقت مین خون ہی ہے۔ کیا پیاری ہنوریا نے کہین اپنی خون سے تو نہین لکہا! کیون میکسمس کچہ تمکو معلوم ہے؟ —"

میکسمس وے حضور مجکو تو کچہ نہین۔ بس اسی طرح انہون نے ویلی کے ہاتہ بہیجدیا تہا آپنی کہین کچہ مجسے نہین کہا۔

جان وے بیشک انہون نے اپنی خون سے لکہا ہے۔ اس سے محبت ٹپکی پڑتی ہے شوق کی مارے خون سے لکہے ہوے حرف بہی کپڑے پر پہیل پہیل کر رہ گئی ہین آہ! پیاری شاہزادی میرا خون شدہ دل تو تمہارے پاس موجود تہا تمنے اسی سے یہ کام لیا ہوتا اب بہی اگر مین نہ پہونچون تو شاید دنیا مین مجسے زیادہ سنگدل اور ظالم شخص نہوگا۔ دو ہی چار روز مین جاتا ہون ملکہ سے چہہ مہینے کی رخصت لونگا اگر منظور کرلینگی تو خیر ورنہ مین ایسی نوکری کو سات سلام کر کے چلتا ہونگا بر سر کار رہنا بیشک انسان کی عزت آبرو کا باعث ہوتا ہے لیکن خدانخواستہ اگر میری پیاری شاہزادی مجکو نہ ملی تو پہر مین اس سپہ سالاری کو لیکر کیا سر پر مارونگا —"

ہمارا دوست اپنے دل سے یہ عزم مصمم کرکے دو چار روز اسی فکر مین غلطان پیچان رہا کہ مین رخصت ملنے کیلیے کیا حیلہ کرون لیکن قبل اسکے کہ یہ ملکہ سے رخصت حاصل کرے اسکے جسم کی وہ غیر معتدل سرخی ترقی کر گئی جو پہلے خفیف خفیف تہی اور جسکی نسبت پہلے بعض بعض لوگون کا خیال تہا کہ باپ کی دولت ہاتہ آنے اور سپہسالاری کے عہدہ ملنے کی خوشی نے اسکے خون مین یہ جوش پیدا کر دیا ہے جان سخت بیمار ہوکر بستر مجبوری پر پڑ گیا اور پہر ہر شخص کو اسکا حال دیکہہ کر یہ مان لینا پڑا کہ اسکو کوئی عارضہ ضرور ہے جسنے اسکے خون مین یہ احتراق پیدا کر دیا ہے گو اس بیماری کی حالت مین بہی اسکا بیقرار دل اسکو قسطنطنیہ کو جانے پر مجبور کر رہا تہا مگر اپنی طبیعت کا بگڑا ہوا رنگ دیکہکر بالآخر اسکو حسرت و افسوس کے ساتہ یہ یقین کر لینا پڑا کہ اب مین پہر تہوڑے دنون کیلیے شاہزادی ہنوریا کے پاس پہونچنے سے معذور رہا جان کا یہ خیال کچہ ان گہبراہٹ کے خیالات مین سے نہ تہا جو عموماً اضطراب کی اوقات مین یاس اور ناامیدی کی ساتہ انسان کے دل مین آجاتا ہے بلکہ یہ اسکا ایک ایسا اندیشہ تہا جو

بالکل آیندہ پیش آینوالی واقعات کے مطابق نکلا جان بالکل صاحب فراش ہوگیا اور پہر اُسکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ اب سب واقعات کی اطلاع کسی معتبر ذریعے سے شاہزادی ہنوریا کو کر دے۔

دسوان باب

اسیر بلا اور نا اُمیدی

سب حسرتوں کا یاس نے کھٹکا مٹا دیا
جس سے خلش تھی دل مین وہ کانٹے نکل گئے

دن آخر ہوگیا ہے اور دہوپ کی سپیدی ہجران نصیب عشاق کی اُڑے ہوئے رنگ کیطرح زرد ہوچکی ہے عالم مین ایک نیا تغیر ہوتا جاتا ہے اور دنیا کی اکثر چیزین اپنی حد سے کچھ بڑہی جاتی ہین۔ افتاب کا قرص بہی اپنی مقدار سے بہت بڑا ہوگیا ہے اور ہر چیز کا سایہ بہی اپنی حد سے دو چند سہ چند ہوا جاتا ہے جنگلون مین کثرت کے ساتھ وحشی درندے ٹھنڈا وقت دیکھ کر اپنی اپنی اکہار اور پہاڑون سے نکلے ہونگے۔ اونچے اونچے درختون کی ٹہنیون پر چڑیان بسیرا لینے کیلئے ادہر اودہر سے آکر جمع ہو رہی ہونگی۔ کہلے میدانون مین افتاب کو ڈوبتا ہوا دیکھ کر مسافرون کے قدم تیز پڑ رہے ہونگے اور آباد مقامون مین شہرون پر ان لوگون کے جمگھٹے ہونگے جو شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین کہانے کیلئے گہرون سے نکلے ہونگے بازار و دکانو مین بہی پہلے سے زیادہ ہونے رونق ہوگی اور ان بازاری عورتون نے بہی ہے وقت بلا کا جوبن ہوگا جو ناتجربہ کار جوانون کی اُٹھتی جوانی برباد کرنے۔ زردار دلکو تیر بنانے۔ اور اچہونکو خراب کیلئے پہن ٹہن کر سڑک کے اِدہر اودہر بالاخانون پر بلاے بے درمان بنی ہوئی بیٹھی ہین۔ کہین شب ہجران کی ہونیوالی اذیتون کا خیال ہے حرمان نصیب عشاق کی بیکلی ترقی کرتی جاتی ہوگی اور قسمت سے کسی خوش نصیب کے گہر آج ات مین کوئی وعدہ فراموش مہمان ہونیوالا ہے اسکے آنے کا انتظار اسکے عاشق کو ارمان بھرے دل کے انتہا شوق کیطرح لحظہ بلحظہ بڑہتا جاتا ہوگا جوانان چمن کے مرجہائے ہوئے چہرہ پر بہی بہ نسبت پہلے کے ترو تازگی آتی جاتی ہے۔ دلتنگ غنچے بہی کچھ پہول ہوکر اپنے جامہ سے باہر نکلے پڑتے ہین اور انکی طرح طرح کی دلاویز خوشبوئین کثرت کے ساتھ چارون طرف پہیلتی جاتی ہین ایسے سہانے اور فرحت افزا وقت مین ہمارا گذر جس مقام پر ہوا ہے وہ قسطنطنیہ کا شہر ہے سامنے ہپیوڈرڈم کی خوشنما عمارتین نظر آرہی ہین اور غروب ہوتے ہی افتاب کی سنہری کرنین سیدہی

*٭ یہ ایک شاہی عمارت تھی چار سو قدم طول مین اور سو قدم عرض مین تھا۔ پروپانٹس کے کنارے پر واقع تھی گبن ۱۲

ہوکر اُن ساپنون والی برجی میناؔر پر عجیب کیفیت کے ساتھ پڑ رہی ہین جسکو حکماے یونان نے ساپنون کے ہنگامیکلئی بطور طلسم کے بنایا تھا ایک طرف سینٹ صوفیہؔ کا وہ عظیم الشان قبہ دکھائی دیتا ہے جسمین کبھی تو تثلیث کی صدائین بڑے زور شور کے ساتھ راتدن گونجتی رہتی تھین - ہیکل کی پرستش ہوتی تھی مگر اب خدا کے فضل سے اسمین اُس وحدہٗ لاشریک کی عبادت کیجاتی ہے جسکا نہ کوئی عدیل ہے نہ کوئی سہیم - نہ اُسکا باپ ہے اور نہ کوئی اسکا بیٹا - ہپوڈروم کی چار دیواری بہت عمارتون کو اپنے احاطے مین لئے ہوئے ہے جن مین قسطنطنیہ کے بادشاہ تھیوڈوسیس نے آجکل مع اپنے اہل و عیال کے اس احتیاط سے قیام اختیار کیا ہے کہ ہنگری کے بادشاہ آتیل کے متواتر حملون اور لوٹ مار نے قسطنطنیہ کی حالت کو بہت نازک اور مخدوش کر رکھا ہے - یہان کی عمارتین بالکل سنگی ہین اور مکانات اکثر دو منزلے سہ منزلے ہین - قلعے سے ملا ہوا جنوب کیطرف جو مکان واقع ہے وہ سہ منزلہ ہے اور اُسکی محافظت کا بندوبست بہ نسبت اور مکانون کی کسی قدر زیادہ معلوم ہوتا ہے اسکی بالاخانے کے سب دروازے بند ہین مگر ہان مشرق کیطرف کا ایک دروازہ کسی کی چشم منتظر کی طرح کھلا ہوا ہے لیکن اسمین بھی لگے ہوے لوہے کے سیخچے کسیکو اس امر کی اجازت نہین دیتے کہ کوئی باہر کا اندر اور اندر سے باہر آجا بھی سکے - کمرے کے اندر شام ہونیکی چارون طرف کچھ کچھ چھائی ہوئی تاریکی کالی بلا کی طرح قدم بڑھائے چلی آتی ہے در و دیوار پر حسرت اور بیکسی برس رہی ہے اور شاہزادی ہنوریا کرسی پر بیٹھی ہوئی رہ رہ کر حسرت سے آسمان کیطرف دیکھتی ہے اور درد دل بھرے لہجے مین یہ شعر پڑھ رہی ہے ؎

بامن خستہ جگر آہ چہ کردی ظالم — بامن خاک بسر آہ چہ کردی ظالم

چہ کردی ظالم چہ کردی آہ چہ کردی ظالم

عہ یہ مینار قدیم زمانے کی ابھی باقی ہے تین سانپ آپس مین لڑتے ہوئے لپٹے ایک پیتل کی مینار بناتے ہین - ان تینون کی سرون پر کسی زمانے مین ایک سنہری تپائی تھی جو بعد شکست زرکسیز بادشاہ کے [illegible] یونانیون نے ڈلفاس کے مندر پر چڑھائی تھی لیکن جب اسلامی سلطنت نے یہان کے دین کے ساتھ یہانکی طرز معاشرت اور عادات کو بھی بدلا تو سانپونکے سر توڑ ڈالے گئے ۱۲ اگین رومن مپائر - مصباح الساری

عہ مشہور ہے کہ اس کنیسہ کو معلم انتیموس نے قسطنطین کبیر کیلئے آٹھ سال کے عرصہ مین بنایا - پہلے یہان صرف ایک بڑا قبہ تھا جو زلزلے کی صدمے سے گر پڑا جسکے بعد تعمیر کرنے مین گو بہت مصارف اٹھائے گئے اور بجاے ایک گنبد کے دو بڑے اور چھوٹے چھوٹے گنبد بنائے گئے لیکن پہلی سی بلندی اور خوبصورتی نہوئی - سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کے وقت سے اسمین آواز خدا کی توحید و تقدیس شروع ہوئی اور سینٹ صوفیہ مسجد ایا صوفیہ کے نام سے بدل گیا ۱۲ مصباح الساری

ہنوریا کی یہ پردرد آواز سن کر سنگی دیواروں کا دل بھر آتا ہو اور وہ ہمدردی سے اسی شعر کا اعادہ کرتی ہیں جو اسی نالہ و شیون بنا ہوا سننے والوں پر بے چینی کا اثر ڈالتا اسکے منہ سے نکل رہا تھا - ہنوریا رہ رہ کر اسی شعر کو تکرار کرتی ہے اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں بیکر اپنے حزین دل سے یہ کہتی ہے "آہ - پیارے جان اب نہیں معلوم تم کہان ہو - تمہاری مفقود الخبری نے تو مجکو کہیں کا نہیں رکھا میرے واسطے یہ چھوٹنے کا غم - اپنی رسوائی اور بے [illegible] کا رنج ماں بہائی کی بے مہری کا جانکاہ صدمہ کیا کم تھا جو اس ستمگار فلک نے اسپر یہ اور ستم زیاد کردیا - گو مقدر نے مجکو پہلے ہی تم سے جدا کر رکھا تہا مگر پہر بہی دل کو تسکین دینے کیلئے یہ ایک طرح کی ہلکی سی اسید باقی تہی کہ شاید کبہی خدا مہربان ہو - میں اس عذاب سے چھوٹوں اور پہر وہی صورت دیکھنا نصیب ہو جائے مگر آہ اب [illegible] وہ سہارا بہی نہ رہا ہائے تم تو میرے چھڑانے کیلئے ریوا سے نکلے تہے [illegible] آنے نہیں دیا - خدا جانے تمپر کیا گذری -

ہنوریا یہی باتیں اپنے دل سے کر رہی تہی [illegible] آنسو آنکہوں سے جاری تہے اور اسی بند کمرے میں [illegible] ہوئی تاریکی [illegible] کہوں [illegible] اپنے دامن میں چھپائے ہوئے تہے کہ [illegible] یا کی طرح جلتی ہوئی ایک [illegible] اسکا [illegible] دیکہکر غم کی [illegible] کا [illegible] سی [illegible]

[illegible] کی روشنی [illegible] چہرہ [illegible]

آنسو مسلسل [illegible] ہو رہے تہے [illegible] دیکہ کر [illegible] ہوئی [illegible] کیا ہوا ہی جب دیکہو رو رہی ہیں - تم رو رو کر [illegible] بلا جان ہو گئی [illegible] مفت میں آنکہوں کا خون کر رکہا ہی اور تو کچہ بہی نہیں -

ہنوریا - (حزین آواز سے) ویلی پہر میں کیا کروں یہ کمبخت میرا دل تو کسی طرح مانتا ہی نہیں جس وقت کچہ خیال آجاتا ہی اور تو کچہ ہو سکتا نہیں بس تہوڑی دیر بیٹہ کر رو لیتی ہوں کچہ دل کے بخارات نکل جاتے ہیں سینہ ذرا ہلکا ہو جاتا ہی اور میرے اختیار میں کیا ہی جو کروں کچہ تمہیں بتاؤ -

ویلی "بیوی بہلا میں کیا عرض کروں میرا اختیار ہی میں کیا ہے اب -"

ہنوریا "اگر تمہارے اختیار میں کچہ نہیں ہے تو یہ تو تم سے ہو سکتا ہی کہ تم مجکو کہیں سے" یہ جملہ ابہی ختم نہیں ہوا تہا کہ کچہ شور اور غل کی آواز نے کانوں میں آکر ہنوریا کو خاموش کر دیا اور پہر یہ متعجب ہو کر پوچہنے لگی "ویلی ! رہ رہ کر آج یہ شور اور غوغا کیسا ہوتا ہے ؟ کئی بار میں سن چکی ہوں خیر تو ہے ؟ -"

ولی "حضور باہر فوج پڑی ہے۔ وہیں غل ہوتا ہوگا۔ آج صلح ہوتی ہے نا۔"

ہنوریا "ہاں سچ کہتی ہے وہی لوگ ہونگے۔ تو موئے گلا پھاڑ پھاڑ کے اتنا چلاتے کیوں ہیں توبہ سر پھر گیا ہے اور تو کچھ نہیں۔ اور صلح ہوئی کسکی طرف سے؟ کچھ معلوم ہے"

ولی (افسوس کے لہجے میں) "کیا بتاؤں کسکی طرف سے ہوئی ہماری سرکار ہی کیطرف سے ہوئی"

ہنوریا "بڑی افسوس کی بات ہے ہا۔ بڑی ذلت ہوئی (تھوڑی سکوت کے بعد) کیا یہ اٹیل کوئی بڑا زبردست بادشاہ ہے۔"

ولی "جی ہاں حضور اس موذی کو خدا غارت کرے بڑا زبردست ہے۔ اسکا مقابل آج دنیا میں ہے کہاں! ہماری بادشاہ سلامت کو ظالم نے دق کر دیا شکست پر شکست دی ہے۔ خدا سمجھے کمبخت نے قسطنطنیہ کے صدہا شہر جلا کر خاک سیاہ کر دیے آپکی نانا جان نے جب کچھ بنائے نہ بنا تو مجبوراً اخراج* دینا قبول کر کے صلح کر لی۔ آخر یہ نکرتے تو اور کرتے کیا؟ اس سے لڑے کون۔ موا دیو ہے دیو۔ آپنے دیکھا ہے نہیں؟"

ہنوریا "ہاں ہاں آج میں نے اسکو دیکھا تھا (جھجھک کے) توبہ کیا بری صورت ہے۔ دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور کالا ایسا ہے جیسا کالا بھجنگا بھینس ہوتا ہے۔"

ولی "ہاں بوی آپ سچ فرماتے ہیں۔ بس بالکل آبنوس کا کندا معلوم ہوتا ہے اور ماشاء اللہ منھ کیسی اچھی پائی ہے! بالکل ہاتھی کا بچہ معلوم ہوتا ہے۔ خدا کی قسم ایسی ڈراونی صورت ہے کہ اگر خواب میں بھی کوئی دیکھ لے تو ڈر ہی جائے۔"

ہنوریا "ای ہے تمنے کسکا تذکرہ چھیڑ دیا ہے دور ہی کرو۔ توبہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں ہاں وہ بات تو رہی گئی کیا کہتی تھی (غور کر کے) ہاں میں کہتی تھی کہ اگر تم مجھکو کہیں سے تھوڑی (دبی آواز میں) سنکھیا لا دیتیں تو بہت اچھا تھا میں تمہاری بہت مشکور ہوتی۔ کیوں لا دوگی۔؟"

ولی "توبہ۔ توبہ۔ خدا کیجیے آپ یہ فرماتی کیا ہیں زہر کھائیں آپکے دشمن وہ جو

---

* رومی مورخوں کا بیان ہے کہ اٹیلا نے مکمل لشکر کے ساتھ ہلسپانٹ دکھیرہ بعض فیبار کی ترمالی بلکہ صدہا قسطنطنیہ ملک مفتوح تھے اور معقدونیہ کے جلا کر خاک میں ملا دیے۔ بعد تھیوڈوسیس نے ایک سو پونڈ سونے کے سالانہ خراج دینا قبول کیا تھا۔ چھ ہزار پونڈ سونے کی بطور جرمانہ یا خرچ جنگ کے فوراً ادا کئے تھے۔ گبن رومن امپائر۔

آپکا پوچھا ہیں - واہ واہ کیا اچھی فرمایش کی ہے - مین آپکی تعمیل ارشاد کیلئے ہر دم بسر و چشم حاضر ہون مگر یہ جو ای
ایسی خطا تو لونڈی سے کسی طرح نہین ہو سکتی - خدا کی قسم اگر میلا زور چلے تو مین آپکے چھڑانے مین کبھی جان کی بھی
پروا نکرون - لیکن ایک میرے چاہنے سے ہو کیا سکتا ہے اور یہی تو صدہا پاسبان ہین مگر آپ ایسی مایوس نہون
خدا کو یاد کیجئے اُسمین سب کچھ طاقت ہے "

ہنوریا - (مایوس لہجے مین) " ادھر بھی امیدین تو بہت گذر گئین - اب کیا توقع کرنی چاہیئے "

اس پاسخ اور نا امیدی کے خیال نے ہنوریا کے دل پر کچھ اثر کیا کہ بیچاری مُنہ چھپا کر پلنگ پر لیٹ رہی اضطراب در بیچینی
ادہر اُدہر کروٹین بدلوانے لگی اور دل اور دماغ کی پریشان کرنیوالے پریشان خیال مجتمع ہو کر اسکو ذہن کے
سامنے آنے لگے اور ایسے بگڑے ہوئے نقشے دیکھکر اپنے دل سے پوچھنے لگی - کیون پیارے اب مین کیا کرون جان
کو خدا سلامت رکھے اُنسے ملنے کی تو بظاہر اب کوئی امید نہین معلوم ہوتی - بالکل ہی یہان آ کر مر رہی کمبخت نے
لوٹ کر پھر خبر بھی نہ لی میکسمس بھی گئی ہو کوئی چھ مہینے تو ہو گئے ہونگے اگر اسکو جانا ہے تو وہ ضرور خبر کرتا
ماں بہائی کو کبھی رحم آنیکا نہین - پھر اب کیا کیجئے کچھ سمجھ مین نہین آتا - کب تک صبر کرون ؎
کچھ صبر کو بھی سی ہن نہ آیا ٭ یون بھی تو بہت دنون بسر کی + اور آخر صبر کی کوئی حد بھی ہے - اب تو مجھسے نہین
ہو سکتا - اب مجھکو کوئی تدبیر کرنا چاہیے - جان دیدینا تو کوئی مشکل بات نہین اپنے اختیار کی چیز ہے
جب چاہون جان پر کھیل جاؤن مگر یہ تو میرے ظالم ماں بہائی کی عین خوشی کی بات ہے وہ تو چاہتے ہی ہین
کہ مین کسی طرح مر جاؤن - کچھ ایسی فکر ہوتی کہ میری طرح یہ بھی زندگی سے تنگ ہوتے تو میرا دل ٹھنڈا ہوتا
اور یہ بھی جانتے کہ ناحق ناحق کسی پر ظلم کرنا ایسا ہوتا ہے - مگر آہ یہ کسی طرح ہوتا نہین معلوم ہوتا - اِٹلی
کی فوجی قوت بہت بڑہی ہوئی ہے - اسکے گرد و نواح مین کوئی ایسی بادشاہت نظر نہین آتی کہ جو اُس سے
مقابلہ کرے اور انکے مظالم کی انکو سزا دے - یا دشمن بخبر جان کی بھی احاطۂ قدرت سے لیے مر با ہر ہے اور
انکا تو ٹھنڈی سانس لیکر کہین پتہ بھی نہین - پھر کیا کرون - اے خداوند کیا مین اسی طرح اس
قید مین گھٹ گھٹ کر بیکسی اور بے بسی کے ساتھ قید ہستی سے نجات پاؤنگی - خیر جو تیری مرضی - مرنیسے
مجھکو خوشی تو ضرور ہوگی مگر البتہ اس امر کا بڑا صدمہ ہوگا کہ مین اپنے دشمنون سے اپنا کچھ عوض نہ لے سکی
(تھوڑی دیر غور کر کے) اٹیلا کا آج کل بڑا زور شور سنتی ہون وہ اٹلی کیطرف اگر رخ کرتا تو شاید
یہ زیر ہوتے مگر اسکو ایسی کیا پڑی ہے کہ بلا وجہ بلا سبب ایک میرے چھپانے کیلئے ایسے دور دراز اور یہ
محفوظ ملک پر فوج کشی کرے - لیکن اسمین شک نہین ہے وہ بڑا زبردست ہے - لاؤ کچھ
تحریک تو کرون - "

سنوریا اسی فکر مین بیٹھی ہوئی تھی کہ شاہی خاندان کی چند وہ کمسن اور کنواری لڑکیان اسکے پاس آکر بیٹھ گئین جو بیوڈا پیسٹ کے حکم سے اکثر اسکی پاس آیا جایا کرتی تھین اور اس تنہائی مین اسکی کسی قدر دل بہلانیکی باعث ہوتی تھین - اب ادہر ادہر کی باتین ہو رہی ہین اور سنوریا مجبوری سے بیٹھی ہوئی انکی باتون کا جواب دے رہی ہے -

گیارہوان باب

این گل دیگر شگفت

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا!

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے!

صبح ہوئی ہے آفتاب نکلا ہے اور اسکی وہ نورانی کرنین دریاے ڈینوب کی طرف تڑپ کے سیدھی چلی ہین جو بیکسی کے عالم مین رات بہر زمین کے ساتھ طبقون کے نیچے دبی پڑی رہی ہین اور جب صبح ہوتے یکبارگی ظلمت شب کا دامن چاک کر کے صبح کے وقت زمین سے اوٹہتے ہوئے بخارات کی ہلکی ہلکی ساریان کچھ باندہے کچھ اوڑہے شرقی افق سے کسی چلبلی حسین کی طرح ایک مرتبہ گہبرا کر نکل پڑی ہین دریاے ڈینوب آسٹریا کے ملک سے بہتا ہوا مشرق سے جنوب کیطرف جا کر پھر اسی دمیں گر پڑا ہے اور اسکا آسمانی رنگ کا نیلگون پانی آسمان سے آنیوالی کرنون کو اپنی آغوش مین کچھ اس شوق سے دبا لیتا ہے کہ پانی پر مچل مچل کر لوٹنے والی کرنین کسی بد مزاج معشوق کے گھونگر والے بالونکی طرح بل کھا کر منہ پھیر آتے بل کھاتی ہوئی چلی جاتی ہین اور پانی دست شوق پھیلائے انکے پیچھے پیچھے دوڑتا چلا جاتا ہے - کرنون کا کسی روٹھی ہوئی کیطرح دامن ناز بچا کر بہاگنا اور پانی کا بے اختیاری کے عالم مین مضطر ہو کر تلملانا ان دونون کا جو تو یا انکی ہیچیپی کا عکس پانی سے آہستہ آہستہ کران بلند عمارتون پر گر پڑتا ہے جو ہنگری کی دار السلطنت بوڈا پیسٹ مین کھڑی ہوئی اپنی عظمت اور شان کو دکہا کر اس امر کو زبان حال سے بتا رہی ہین کہ گو ہم وحشی اور بالکل جاہل لوگون کے ہاتہ سے بنی ہین مگر پہر بھی جس نفاست اور عمدگی سے بنی ہین زمانہ ہزارون پلٹے کھائیگا مگر پھر بھی اس نفاست کے ساتہ نہ بنا سکے گا - خیر اور عمارتین تو جیسی ہین ہین لیکن شاہی ایوان ضرور دیکھنے کے قابل ہے یہ چار [illegible] کا مکان ہے جو بالکل کاٹہ کا بنا ہے

بوڈا پیسٹ ایک بہت نفیس اور خوشنما شہر ہے جو دریاے ڈینوب پر واقع ہے اور اب بھی سلطنت ہنگری کا دار السلطنت ہے آب و ہوا یہان کی خوشگوار ہے اور زمین یہان کی عمدہ ۱۲ -

چہت اور دیواریں لکڑی کی ہیں - برآمدے ہیں چارونطرف خرادے ہوئے بلند اور خوش قطع گول ستون لگے ہوئے ہیں اور لکڑی ہی کے دروازے ہیں جنپر نہایت نفاست کے ساتھ نہایت باریک کام ہے بڑے کمرے میں شاہی تخت بچہا ہوا ہے اراکین دولت گرد بیٹہے ہوئے ہیں مگر جس بے عنوانی سے بیٹہے ہیں وہ صرور اس امر کو بتا دیتی ہے کہ یہ جاہل اور وحشی لوگ شاہی داب لحاظ سے مطلق بیخبر ہیں - جسکے جو دلمین آتا ہے وہ موقع اور بیموقع بک اوٹہتا ہے اور تخت پر آتل اپنی ڈراونی صورت لئے بیٹہا ہے جسکی بدنما صورت بالکل اہل کا لمک سے ملتی ہوئی ہے۔ سر حد سے زیادہ بڑا ہے۔ نیلی گرہٹ کا مربع جسم ہے اور ریچہ کی طرح چہوٹا سا قد - اعضا بدصورت - چہرہ بدنما رنگ اہل حبش کیطرح بالکل سیاہ اور سر چپٹا ناک اسکے حسن خداداد کی داد دے رہی ہے جو چینیوں پر ختم ہے اور اس کچی کچی داڑہی پر تو خدا کا نور ہی برس رہا ہے جو آگے کچہہ ابہری ہوئی ٹہوڈی پر طرہ دستار بنی ہوئی نکلی ہے خوف کے مارے اہل دربار پر ایک سکوت کا عالم ہے اور جگنو کیطرح چمکتی ہوئی وہ آنکہیں بیرا پہرا کر چارونطرف دیکہہ رہا ہے جو ہر وقت مخمور آنکہونکی طرح غصے سے بہری رہتی ہیں آتل نے ظاہر مین فقط لوگوں کے ڈرانیکے لئے یہ ہولناک صورت نہیں پائی تہی بلکہ وہ اس بوالعجب اور ڈراونی صورت کے ساتہہ ایسے رعب و داب اور اس عظمت وجلال کا بادشاہ تہا جسکے فقط نام سننے سے بڑی بڑی بادشاہوں کے ہوش نفرد ہوتے تہے - دنیا مین "قہر خدا" اسکا لقب مشہور تہا اور جب وہ کہیں فوج کشی کا ارادہ کرتا تہا تو بڑے بڑے شاہزادے اپنی اپنی فوجین لئے اسکی ہمراہ رکاب ہوتے تہے عرصہ کارزار اسکی نام سے تہرا تا تہا اور لڑائیوں مین اکثر اسکی فوج کی تعداد سات لاکہہ تک پہونچ جاتی تہی - اسکی سلطنت شمالاً جنوباً بحر بالٹک سے ڈنیوب تک اور شرقاً غرباً دریائے رائن سے والگا تک پہیلی ہوئی تہی جسمین دو بڑی بڑی سلطنتیں جرمنی اور سیدیا شامل ہیں - آج کل چونکہ اسنے قسطنطنیہ سے محفوظ اور مضبوط ملک کو فتح کرلیا ہے اور شاہ قسطنطنیہ نے عاجز آکر ذلت اور خواری کے ساتہہ خراج دینا قبول کرلیا ہے اس وجہ سے اس فتح عظیم کی خوشی اسکی بشرے سے ظاہر ہو رہی ہے - مریخ کی تلوار[ع] اسوقت اسکے ہاتہہ مین ہے اور کبر ونخوت سے ٹہیا ہوا اکڑ

ع اہل سیدیا لڑائی کے دیوتا کی پرستش فقط ایک لوہے کی تلوار کی علامت سے کرتے تہے اہل ہنگری کے ایک گلہ بان نے ایک روز دیکہا کہ ایک گلو رگا نے جو چر رہی تہی اتفاقاً اپنے پاؤں کو زخمی کیا اور گلہ بان اشتیاق سے اسکے خون کے نشان پر چلا یہانتک کہ ایک جگہ بڑی بڑی گہانس مین ایک پرانی تلوار کا پہل پڑا دیکہا اور اسکو اسنے کہود کر اپنی بادشاہ آتل کے سامنے پیشکش کیا آتل نے اس تحفہ کو بڑی شکر گذاری کے ساتہہ لیا اور یہ سمجہکر کہ مریخ کی تلوار کا شرعی کہو دالا مین ہوا اپنی خدائی کے دعوے ظاہر کیا گیں اسپارٹ -

نذر کثیر کو دیکھ رہا ہے جو جانشینی قسطنطنیہ کے بادشاہ تھیوڈوسیس کے پاس سے بطور سالانہ خراج اور خرچہ جنگ کے لیکر آئے ہیں اپنی فتحمندی اور تھیوڈوسیس کی ہزیمت پر بڑے شد و مد کے ساتھ تذکرہ کئی جاتی ہیں۔ بڑھ بڑھ کر باتیں ماری جاتی ہیں اور سب لوگ بیٹھے ہوئے تعریفیں کر رہے ہیں۔ ابھی اس تذکرہ اور تعریفوں کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہوا تھا کہ انہیں خراج کے لانے والے ایلچیوں میں سے ایک شخص اٹھا اور تخت شاہی کو بوسہ دیکر آتھل کے سامنے ایک طلائی انگوٹھی پیش کی جسکی ساخت اور چمک دمک دیکھکر آتھل کی آنکھوں میں کچھ خیرگی سی آگئی اور حیرت نے بیساختہ اسکی زبان سے یہ جملہ کہلا دیا "یہ انگوٹھی کیسی ہے کہاں سے لائے ہو؟"

وہی شخص "حضور عالی یہ انگوٹھی شاہزادی ہنوریا کی ہے جو ملکہ پلیسیڈیا کی بیٹی اور شاہ اٹلی کی بہن ہیں انہوں نے یہ حضور کو ہدیۃً بھیجی ہے۔"

آتھل (حیرت کے لہجے میں) کون شاہزادی ہنوریا۔ یہ ملکہ پلیسیڈیا کی بیٹی؟"

وہی شخص "جی ہاں حضور وہی ملکہ پلیسیڈیا کی بیٹی۔"

آتھل "وہ تمکو کہاں ملی تھیں۔ وہ تو اپنے وطن میں ہونگی۔ اٹلی میں؟ تم وہاں کہاں پہونچے؟"

وہی شخص "جی حضور میں اٹلی نہیں گیا تھا۔ وہ آجکل قسطنطنیہ میں ہیں جلا وطنی کے طور پر وہ وہاں سے نکالدی گئیں ہیں نا۔"

آتھل "یہ کیوں! کس جرم پر۔ کوئی خطا؟۔"

وہی شخص "حضور یہ تو مجکو اچھی طرح معلوم نہیں مگر قسطنطنیہ میں یہ بات مشہور تھی کہ شاہ اٹلی نے انکا حصہ ہضم کرنے کیلئے کچھ تہمت لگا کر انکو قسطنطنیہ میں بھیج دیا ہے۔"

آتھل "کیا عجیب۔ ملک و مال ایسی ہی چیز ہے اسکی طمع میں جو انسان سے ہو جاوے تعجب ہے پھر آخر اس سے انکی خواہش کیا ہے میرے پاس انگوٹھی کیوں بھیجی؟

وہی شخص "حضور مطلب کیا۔ انکی مرتبہ اس قسطنطنیہ کی مہم میں خداوندان عالی کی شجاعت و مردانگی کو چونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے بس انکے خیال میں ہے کہ شاید حضور ہی کی بدولت وہ اس جلا وطنی کی سنگ دعار سے کسی طرح چھوٹ جائیں یہی انکی آرزو ہے اور یہی انہوں نے ایک شخص کے ذریعہ سے میرے پاس کہلا بھیجا تھا۔

آتھل "درست؟ مجکو تو ایسی ہی درست ہے کہ خدا واسطے ساری دنیا کے جھگڑے مول لیتا پھروں بلا وجہ کسی کے خانگی جھگڑوں میں کیوں پڑوں۔ مگر ہاں اسکے حسن و جمال کی تعریف تو بہت سُنی ہے۔ خیر ہوگا دیکھا جائیگا۔"

آتل لاپروائی کا یہ جواب دیکر اپنی اس محلسرا کی طرف چلا گیا جسمین اسکی سو پچاس ملکہ ہزارون
بیویان حسن وجمال مین ایک سے ایک اچہی اسکے لطف زندگی یا جوانی کے حوصلے نکالنے
کیلیے رہتی تہین عورتون سے زیادہ صحبت اور اختلاط کا رکہنا بہت جسمی قوتون کے پست
کرنیکے ساتھ انسان کی دلی جذبات حوصلے اور ہمتونکو بہی پست کردیتا ہے مگر یہ ایک

نہایت ہی تعجب خیز بات تہی کہ آتل باوجود اس عیش اور تنعم کے ایک ایسا جنگجو اور دلیر شخص تہا
کہ جسکی مثال دنیا مین بہت تلاش اور مشکل سے ملیگی محلسرا مین پہنچ جاتے ہی عیش ونشاط کی
وحشیانہ صحبت شروع ہوگئی متعفن اور بودار شرابون کا دور پیدر پے چلنے لگا اور ادہ کچا پکا کر
کے کچے کباب کہائی جانے لگی جنکے ہضم کرنیکے لئے خدا جانے شاید انہین وحشیون کا معدہ بنایا تہا اور نہ
کوئی تو انکو استعمال بہی نہین کرسکتا تہا۔

جب ان وحشیانہ حرکتون سے فرصت ملی۔ نشہ چڑہا اور خمار بہی اترا۔ ہوش حواس بجا ہوئے
تو پہر اسکے ذہن مین ملک گیری کے وہ خیالات یکے بعد دیگرے آنیلگے جنسے اکثر اوقات اسکا
دماغ خالی نہین رہتا تہا اور نہ وہ خود ان سے کبہی علیحدہ ہونا چاہتا تہا۔ ان خیالات کے ساتھ
ہنوریا کی انگوٹہی بہیجنے اور اسی کے ساتھ اسکی بلا وجہ جلا وطنی کا خیال بہی آگیا۔

آتل گویا بالکل وحشی قومون کا بادشاہ تہا اور اسکا طرز معاشرت طرز تمدن بہی بالکل وحشیانہ تہا
لیکن باوجود ان سب باتون کے ایک رحمدلی کی صفت خدا نے اسمین ایسی پیدا کردی تہی کہ جو بہت
خوشی مگر تعجب کی نظر سے دیکہی جاتی تہی جسکا اندازہ کچہ وہی لوگ اچہی طرح کرسکتے ہین جنہون نے
اسکی لائف کو کسیقدر غور کی نظر سے دیکہا ہے اس خیال کے آتے ہی اسکی طبیعت کچہ متاثر ہوئی
اور وہ آپ ہی آپ اپنے دل سے کہنے لگا "بڑے افسوس کی بات ہے کہ میرے پاس کوئی اپنی حاجت
لائے اور مین اسکو پورا نکرون! ہنوریا نے بڑی خواہش اور لجاجت کے ساتھ مجہسے مدد چاہی
ہے مجکو کسی طرح یہ زیبا نہین کہ مین اسکی دستگیری نکرون۔ مجہسے ایک عالی حوصلہ بادشاہ کیلئے
اس سے زیادہ اور کوئی ننگ وعار کی بات نہین ہوسکتی کہ مین اسکی درخواست کو رد کرون مجکو
ضرور اسکی مدد کرنی چاہیے اور بڑی لطف کی اسمین یہ بات ہے کہ عجب نہین جو اس ذریعہ سے
مجکو اٹلی پر بہی فوج کشی کا ایک اچہا موقع ملے۔ اٹلی بڑا زرخیز ملک ہے۔ اس تدبیر سے اگر
یہ میرے قلمرو مین شامل ہوجائے تو کیا اچہی بات ہے۔"

عہ یہ لوگ گہوڑی کا دودہ کو جوش دیکر خمیر نکالتے تہے اور اس سے شراب تیار کرتے تہے۔ تاریخ چین ۱۲

آتھل ملک گیری کا گو ہمیشہ سے عاشق تھا اور اس خیال نے اسوقت اچھی طرح اسکے دل میں جگہ بھی کر لی تھی کہ میں بھی جیسے سے اٹلی پر فوج کشی کر دوں گا مگر آجکل چونکہ اس سے اور اور ممالک سے لڑائی چھڑی ہوئی تھی سو جسے اسکو کسی طرح اس امر کا موقع نہیں ملا کہ وہ اٹلی کی طرف رخ بھی کرے اب اس معاملہ پر پورا ایک سال گذر گیا ہے - خدا جانے اتنے زمانے میں کیا کیا اور زمین و آسمان نے کیا کیا انقلاب دکھائے - خیر ہمکو اس سے کچھ بحث نہیں لیکن یہ ضرور ہوا کہ اس اثنا میں ہنوریا کے ذکر اذکار کے ساتھ ہنوریا کے حسن و جمال کی تذکرہ کسی کی تیر نظر کی طرح آتھل کی کانوں سے گذر کر دل و جگر کو خوش کرتے ہوئے سینے کے اندر اتر گئے ہیں - رفتہ رفتہ ہنوریا کی ساتھ عقد کرنے اور اسکی حق کا حصہ پانیکا لالچ بھی دل میں سما گیا ہے اور خیر سے وہ لڑائیاں اور جھگڑے بھی ختم ہو گئے ہیں جو پہلے اٹلی کی قصد کے بارح اور مانع تھے -

اب یہ بالکل جیتر پر تیار ہے اور ہنوریا کے ساتھ شادی کرنے اور اسکے جہیز پانیکا پیام لیکر اسنے اپنے سفیر کو شاہ ویلن ٹنی ان کے پاس اٹلی روانہ کیا ہے -

بارہوان باب

مریض عشق

اے چارہ گر جگر کی کسک کس طرح مٹے
گو درد کم ہوا بھی تو کم ہو کے رہ گیا

رویتا ہے اور بانی نیس مرحوم کا مکان - مکان تو وہی ہے جو پہلے تھا خیر خیر سے پہلے سے کچھ برا نہیں مگر بے رونق اور اداسی اسطرح چھائی ہوئی ہے کہ دیکھنے والے کو اسکی پہچاننے میں تھوڑی دیر تک غور کرنا پڑتا ہے - صبح کا وقت عموماً نہایت روح افزا ہوتا ہے - دونوں جہان سو والے جیسی ہوشیاری سے مبدل ہو جاتی ہے جو راتمیں پیام موت بنی ہوئی ہر متنفس پر سمیر پرنم کا عمل کئے ہوتی ہے اسوقت کا لطف خرسین دیکھکر خود بخود ہر شخص کی انکھیں کھل جاتی ہیں اور انسان کے گئے ہوئے ہوش حواس پھر آجاتے ہیں - بیماروں کے حق میں یہ وقت بہت مغتنم خیال کیا جاتا ہے انکی زار اور نحیف جسموں کے ساتھ اسوقت کی ٹھنڈی ہوا نہیں وہی کام کر جاتی ہیں جو سہیل یمن کے ساتھ اور باد بہاری چمن کے ساتھ کر جاتی ہے - مریضوں کے زرد زرد چہروں پر نسیم سحری کی سنک چلتے ہی یک گونہ رونق سی آجاتی ہے اور کچھ

مزاج سنبھل ہی جاتا ہے۔ کہیں اسوقت [illegible] عشاق رات کی بہتر چارطرف آنکھیں [illegible] شب ہجران کی مصیبتین کاٹ لیجانے والے عشاق بھی ہیں ایک بات یہ اپنے حزین دل کو سمیٹے خوش کر رہی ہیں کہ خیر خدا خدا کر کے سب فراق کی سخت گھڑیاں کٹ گئیں صبح تو ہوئی۔ سہانا سہانا وقت ہے رات کی شبنم مین نہایا ہوا سبزہ ہر طرف لہلہا رہا ہے۔ نسیم سحری اٹکھیلیوں کے ساتھ چل رہی ہے پھول کھلے ہوئے ہیں اور جو رات کو بھی نہیں کھلنے پائے تھے وہ اب کھل رہے ہیں عنادل شاخ گل پر بیٹھے بیٹھے جوش مسرت سے چہچہا رہے ہیں۔ مگر آہ ہمارے دوست جان [illegible] خون کا احتراق انتہائی حد پر پہونچا ہوا ہے [illegible] جو کبھی سے چہرے پر دیکھا جاتا تھا اور جسکو بہر مرض عشق نے [illegible] آ کر ہلدی کے زرد رنگ مین بدل دیا تھا اسکی اسوقت وہی حالت ہو رہی ہے جو [illegible] پھول کی ہوتی ہے یا غم کی چٹکیون سے مسلے ہوئے دل کی۔ سارے جسم مین اسی طرح آبلے پڑ گئے ہین جسطرح تپ ہجران کی سوزش سے دل عشاق مین چھالے یا منہ مین تبخالے پڑ جاتے ہین۔ آبلون کے گرد سرخ سرخ ایک تحریر ہے جو قوس قزح کی طرح ہلکی ہوئی ہوئی آگے پھیل کر دوسرے آبلے سے مل گئی ہے۔ جان اسوقت اسی مکان کے ایک وسیع کمرے مین ہے خدام ہاتھ باندھے ادب سے علیحدہ کھڑے ہوئے ہین اور یہ بستر بیخودی پر چپ پڑا ہوا ہے خدا جانے اسوقت یہ کس خیال مین ڈوبا ہوا ہے کہ اپنے منتشر حواس مجتمع کرنے کیلئے آنکھیں بھی بند کر لی ہین اور کوئی بات نہین کرتا۔ اس کمرے سے کچھ تھوڑے ہی فاصلے پر ایک دوسرا کمرہ ہے جسمین آج اٹلی کے نامی گرامی حکما اس غرض سے جمع ہوئے ہین کہ وہ ہمارے دوست کی اس علالت پر باہم غور کر کے ایک کارآمد نتیجہ نکالین جسنے بیطرح طول کھینچا ہے ہمکو اگر ناظرین رسالہ کی طبیعتون کے اچٹ جانیکا اندیشہ نہوتا تو ہم ضرور اس علمی جلسے کا حال اور اسوقت کی لطف خیز مباحث کی کچھ کیفیت دکھاتے مگر تاہم مختصراً ہم اسقدر بتائے دیتے ہین کہ اس قدیم زمانے کا شوری ہمارے اس زمانے کے حکما کا شوری تھا جس مین سخن پروری کہتے کہتے ابرو [illegible] چڑھ جاتے ہین چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے منہ بگڑتے بگڑتے زبان بھی بگڑ جاتی ہے اور زبان چلتے چلتے آستینین بھی چڑھنے لگتی ہین۔ مناظرہ سے مکابرہ۔ مکابرہ سے مجادلہ ہو جاتا ہے اور پھر اسکا آخری نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بیچارے مریض کی خرابی آجاتی ہے بلکہ وہ اپنی بچی کھچی

ساحتہ تہا کہ حسین نہایت خوشی کے ساتھ ہر شخص کا دل اس امر پر راضی ہو جاتا تہا کہ نفسانیت کا بالکل دخل نہو اور حق ثابت ہو۔

عرصے تک جان کے حالات پر غور کیا گیا۔ مرض کے اسباب سابقہ اور دوسرے مسئلہ پر بحث کیگئی۔ احتراق خون کا مسئلہ چہڑا رہا اور بالآخر سبکی یہ رائے قرار پائی کہ جان کا عدم ازدواج اور عدم مباشرت ہی خون کی احتراق کا اصلی باعث ہے۔ گو ان میں سے بعض بعض اطبا کو جان دستور یا کی باہمی محبت کا علم تہا اور یہ بہی جانتے تہے کہ ستور یا کا نہ ملنا ہی اسکی عدم ازدواج کا باعث ہے مگر بہر بہی جرأت کی کسی اور نہیں سے ایک حکیم صاحب جنکو جان کی خدمتمیں کسی قدر بے تکلفی کا مرتبہ حاصل تہا سیکس کو ہمراہ لیکر اس کمرے کی طرف چلے جسمیں جان تہا۔

جان چپ پڑا ہوا تہا اور حکیم صاحب نے پلنگ کے پاس بیٹہکر اسطرح گفتگو شروع کی ہے

یہ جناب والا اسوقت بالاجماع آپکے احتراق خون کا اصلی باعث اچہی طرح منقح ہو گیا۔ اسکا سبب ہی قرار پایا جسکی نسبت آپسے بارہا عرض کیا گیا مگر آپنے ہمیشہ اسکو ایک لا پروائی کے ساتہ سنا اور کبہی ذرا توجہ نفرمائی۔ اب وہ سب خوفناک باتیں پیش آتی جاتی ہیں جنکا پہلے فقط اندیشہ ہی اندیشہ تہا اور اب وہ تو وہ اور ایسی نئی نئی باتوں کا اندیشہ ہو جاتا ہے جنکا وجود پہلے کبہی وہم وگمان میں بہی نہ تہا۔ نصیب دشمنان یہ جو کچہہ آپکے خادموں کی سامنے آتا جاتا ہے یہ سب ایکسا ہی فعل سے جناب کا نتیجہ ہے جسکا ارتکاب آپنے دنیا سے بالکل نرالے ہو کر کیا اور افسوس ہے کہ ابتک آپ نہیں مانتے آپ مہربانی فرماکر حفظ نفس کیلئے نہیں بلکہ اس جان عزیز کی حفاظت کیلئے اپنے عہد کو توڑ دیجئے جو انسان کے پاس خدا کی ایک امانت ہے اور جسکے ضائع کرنے پر قیامت کے دن یقیناً ہر شخص سے نہایت سختی کے ساتہ سوال کیا جائیگا۔ "

جان ــ (اپنی ضعیف اور حزین آواز سے) "بجا! کس پیرایہ میں آپ حق دوستی ادا کرتے ہیں (ضعف کے سبب سے تہوڑی دیر خاموش ہو کر) جناب حکیم صاحب آپسے میں سچ کہتا ہوں۔ اسوقت آپکی جادو بہری تقریر نے جسقدر میرے دل پر اثر کر کے میرے دل کی حالت کر دی ہو مجکو خوب یاد ہے کہ اس باب میں اس سے پہلے میرے دل کی یہ حالت کبہی نہیں ہوئی مگر افسوس ہے کہ یہ ایک ایسی ناممکن الوقوع بات ہے کہ مجسے کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ میرے بیان سے آپ یہ نتیجہ نہ نکال لیجئے گا کہ موت کے نام یا آیندہ ہونیوالی تکالیف کے خیال ہی سے میرا دل سہم کر

متاثر ہو گیا۔ نہیں بلکہ میری دلکو ہمت دینے والا آپکی تقریر۔ اسی اثر سے آپ جناب کیونکر خودکشی کا مواخذہ - مگر شاید اس معاملے مین مین اس جرم سے بری ہون جسکے ارتکاب کی نسبت آپ میری طرف کرتے ہین ورنہ میں جیسے سزا ہو جانی چاہیئے اور آپ ہی خوب جانتے ہین کہ میرا اختیار نہین ہر قسم تھا اور ہر دم ہے۔ اگر میری تشخیص مجرم بنایا گیا تو مین اور کسیکو تو نہین مگر اپنی دشمن جانی یعنے اپنی دلکو ضرور خدا کے سامنے پیش کرونگا اور کہدونگا کہ یہ ہے خطاوار ایسے حضرت کی ہین جو چاہیے انکی گت کیجیے - اور یہ بات میری سمجھ مین مطلق نہین آئی کہ آخر میری شادی کرنے اور نہ کرنے کو میری صحت اور مرض مین کیا دخل ہے جو آپکے ان تجویزون کے تواضع ہوتے ہین - ،،

حکیم صاحب - جناب عالی بس یہی تو غضب ہے کہ آپ ان امور کی طرف کچھ توجہ نہین فرماتے ورنہ اجناب یہ وہ تجربے کی باتین ہین کہ جنکی شہادت قرناً بعد قرن ہوتی چلی آئی ہے حکیم مطلق نے جو اعضا انسان کو دیئے ہین اسمین سے کوئی ایسا کام نہین متعلق کیا ہے جسکو بقاء حیات مین کچھ نہ کچھ ضرور دخل ہے اعضاء تناسل کو بالکل بیکار کر دینے کا ایک فقط نتیجہ نہین ہوتا کہ توالد اور تناسل کا سلسلہ منقطع ہو جاے بلکہ جب وہ ایک محض فضول اور بیکار چیز ٹھہرائے جاتے ہین تو پھر ان اعضاء کی وظائف مین بھی فرق آجاتا ہے انکو اور پھر ان اعضاء کو جو اس سمت مین واقع ہوئے ہین اچھی طرح غذا نہین پہونچ پاتی اور یہ رفتہ رفتہ ان پٹھون مین ضعف آجاتا ہے جو اسمین آئے ہوئے ہین جنکا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دماغ خراب - حواس کند - نسیان غالب اور اسپر یہ اور مستزاد ہو جاتا ہے کہ دماغ مین اکثر امراض کے پیدا ہونیکی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے وہ خاص مادہ جو نیچرل خواہش اور قدرتی تقاضون سے مباشرت کے ذریعہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ اسکی بیجا اور زیادہ جنس سے اسمین ایک قسم کا تعفن آجاتا ہے جسکی حدت خون مین آگ لگا دیتی ہے احتراق پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ حیات کا مادہ بجز خون امراض کے پیدا ہونیکا ذریعہ بنجاتا ہے - اعضاء گو غذا کی طالب ہوتی ہین مگر کسی طرح اسکو قبول نہین کرتے اور نہ اسمین یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ جزو بدن بالکل کم بیکار چیز ہو کر رگون مین بھر رہتا ہے اور جا بجا باریک باریک رگون مین ٹھہر کر اعضا کی ساخت اور بناوٹ مین کچھ ایسا فرق ڈالدیتا ہے کہ نئی نئی بیماریان پیدا ہو جاتی ہین - وہ حیوانات منویہ جو ڈوری کیطرح نہایت باریک ہوتے ہین اور جنکی لا انتہا دم ہمیشہ متحرک رہتی ہے جب عرصہ تک ایک ہی جگہ ٹھہرے رہتے ہین اور باہر نکلنے کا کوئی طریقہ نہین دیکھتے تو بالآخر انکا اور خون کی تعفن کا بھی اثر بری طرح اعضاء رئیسہ پر ہو پہنچتا ہے - جس سے

خفقان - اختلاج - مالیخولیا - جنون اور اسی قسم کے اور سوداوی امراض پیدا ہوجاتے ہیں -

جان - (اپنے دل میں) "اُف جو حشر ہیں یہ دونوں زبان ناصح کی عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کیلئے معاذ اللہ کس غضب کی بک بک ہے دماغ تھکا گیا - سنتے سنتے میرا سر پھر گیا مگر اس کمبخت کی زبان نہ تھکی یہ تو جس مریض کے پاس جاتے ہونگے اسکی موت ہی آجاتی ہوگی اس بک بک کی کوئی انتہا بھی ہے - یہ حکیموں کو بُرا مرض ہوتا ہے کہ اپنی اظہار لیاقت کے لئے کیلئے اسقدر سخن کو طول دیتے ہیں کہ سننے والے پریشان ہوجاتے ہیں - ذرا خیال نہیں آپ چپ کیوں ہو رہے بکی جائے - (حکیم صاحب سے طنزیہ لہجے میں) بجا! تو یہ جسقدر مجکو بیماریاں ہیں سب اسی ایک خاص وجہ سے ہیں ؟ -"

حکیم صاحب - بیشک - بیشک یہ سب شکایتیں اسی وجہ سے ہیں اور انکو دفع کرنیکے لئے اس سے زیادہ سریع الاثر کوئی اور علاج بھی نہیں ہے - اگر آج حضور عقد کرلیں تو یہ سب شکایتیں کل ہی تو جاتی رہیں -"

بیچاری زینب تو … ہوکر) اب تو ہر امراض کا دنیا میں یہی ایک علاج باقی رہگیا ہے اور کسی طرح جا ہی نہیں سکتے تو جناب میں ایسا اچھی ہونے سے باز آیا"

میکمس - نہیں نہیں حضور ایسا تو آپ نہ فرمائیں - ہم جان نثاروں کا حال اب رحم کے قابل ہے خدا کی قسم آپکی یہ تکلیفیں اب دیکھی نہیں جاتیں"

جان - اور لیجئے ایک نہ شد دو شد - آخر یہ بات کیا ہے - کیا آج آپ دونوں صاحب کچھ شرط باندھ کر تو نہیں آئے ہیں ؟ -"

میکمس - شرط باندھ کر آنیکی بھی ایک ہی ہوئی (ہاتھ جوڑ کر) کسکی مجال ! مگر خدا کیلئے حضور اب ہماری عرض کو قبول فرمائیں - ہیں یہ سب شکایتیں تو اسی وجہ سے ضرور"

جان - (آزردہ ہوکر) اچھا اچھا یہ … ہم نہیں کرتے - بڑے افسوس کی بات ہے میکمس تم میرے حالات سے اچھی طرح واقف ہو کر پھر بھی مجھے ایک ایسے محال امر کو کرنے پر مجبور کرتے ہو جسکی پوچھنے سے میرا مرجانا بہت بہتر ہے کبھی ایسا خیال بھی دل میں نہ لانا لاحول ولا قوۃ جیتا ہے کو تذکرہ چھیڑ کر میری طبیعت کو بے حظ کردیا اور تو کچھ بھی نہیں"

یہ گفتگو سنتے ہی سب دم بخود ہو رہے اور پھر یہ کسیکو جرأت نہیں ہوئی کہ زبان سے کوئی کلمہ نکالے - جان بھی اسقدر کہکر خاموش ہو رہا مگر اسوقت کہ اسقدر شادی کے تذکرہ نے اُسکی ان دلی تمناؤں کو چھیڑ دیا جو زمانے کی ناسازگاریاں دیکھ دیکھ کر ایک حسرت اور … کے ساتھ خون ہو کر پی کر بیٹھ

رہی تھیں۔ طبیعت کا رنگ بدلا جنون کا جوش ٹھنڈا ہوا۔ درد وحشت دل زیادہ ہوگا گو ان کو عزت کو ہوشیار
کیا جنکی یہ سب بلائیں لائی ہوئی تھیں اور جو بوقت خود رفتگی کے عالم میں سینے کے اندر باتیں کو فیہ میں سر
جھکا ہوئی چپ بیٹھے تھے۔ فتنۂ خوابیدہ چونک پڑا اور وہ غم پرانے درد کی طرح اکھڑ اکھڑ کر اذیت دینے لگا
جو سودا مزاج مستوی کی طرح اب بدرجہ مجبوری کسی قدر مالوف طبع بھی ہو گیا تھا۔ اب مرارت
پر بھی دیکھکر حکیم صاحب قبلہ بھی ایک مایوسی کیساتھ یہاں سے اٹھ گئے ہیں۔ میکسمس سمجھا رہا ہے
رفتہ رفتہ جان کا اضطراب بھی اب کسیقدر کم ہوگیا ہے اور یہ باتیں ہو رہی ہیں۔

جان "میکسمس اب تو مجھکو اپنی حالت کچھ اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے جو دن آتا ہے وہ برا ہی آتا ہے روز بروز مرض ترقی پر ہے اور جو علاج کیا جاتا ہے وہ الٹا ہی پڑتا ہے اب تم مجھکو کسی طرح قسطنطنیہ پہونچا دو۔ وہاں جاکر شاید دور سے ایک مرتبہ پیاری شاہزادی کی زیارت نصیب ہو جائے۔ ملنا تو معلوم ہے۔"

میکسمس (آبدیدہ ہوکر) "حضور کیسی باتیں فرماتے ہیں! خدانخواستہ ایسا کون سا عارضہ ہے احتراق خون کی کس کو شکایت نہیں ہوتی۔ خدا چاہتا ہے تو آپ بہت جلد اچھے ہوتے ہیں"

جان "جی ہاں کچھ اب تک اچھے ہوئے ہیں اور کچھ اب اچھے ہو جائینگے (ناامیدی کے لہجے میں) اچھا ہونا معلوم ہے"

میکسمس "حضور والا اب تک مرض اشتداد پر تھا تخفیف ہوتی تو کسطرح ہوتی اور سچ پوچھے تو حضور کی بے پروائی سے اب تک علاج بھی اچھی طرح نہیں ہوا۔ دشمن اور مرض کو تو کم نہیں سمجھنا چاہیے البتہ مستقل طور پر علاج شروع ہوتا ہے دیکھیں کیسے عارضہ نہیں جاتا۔ خدا نے ہر درد کی دوا اور ہر مرض کی شفا بھی پیدا کی ہے مگر حضور خدا کیلئے آپ اپنی زبان مبارک سے ایسی ناامیدی کی باتیں تو نہ فرمایا کریں۔ آپکے قدیم جان نثار ان کا دل پر کسی طرح اس صدمہ کا متحمل نہیں ہوتا جو آپکی پُر درد تقریر سے [illegible]"

جان (ٹھنڈی سانس بھرکر) "آہ تبتک تحمل نہیں ہوگا۔ ہوجائیگا۔ تم بہت جلد سن لوگے کہ انسان بننا کچھ نہیں۔ کیونکہ لینا ہے جان دنیا سے چین ہوا۔ آہ جس جس کو ہائے عشق کا آزار مر گئے
اکثر ہزار کہ رہتہ بیچارہ مر گئے — میں نہیں اچھا ہو سکتا۔ اب مجھکو امید نہیں کہ پیاری شاہزادی سے ملنا نصیب ہو۔ آہ! میں کیا کیا تمنا ساتھ لیکر چلا۔ تمنا میں حسرتوں کی فوج۔ اور حسرتیں بھی وہ جو ہزاروں امیدوں کا خون کرکے بنی تھیں اور وہ امیدیں جنکی کبھی امیدیں تھیں مگر آہ وہ سب یاس سے مبدل ہو گئیں اور ہمیشہ کیلئے۔ میکسمس تم یہ خیال نہ کرنا کہ میں موت سے ڈرتا ہوں

خدا کی قسم اس بے اطلاعی کے جینے سے تو اسطرح مر جانا ہی غنیمت ہے۔ مگر رہ رہ کر رنج فقط اس بات کا آتا ہے کہ پیاری اشا ہزادی کی رہائی کی مجھسے کوئی صورت نہ بنا اور میں اسکو انہیں صدمات اور آلام میں گرفتار چھوڑ کر چلدیا جن میں مقدر نے اسکو بلا وجہ فقط میرے ستانے کیلئے پہنسا رکھا ہے۔"

یہ پر اثر تقریر جان نے کچھ اس لہجہ میں ادا کی کہ بے اختیاری کے ساتھ خود اسکی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور یہ دونو ہاتھ سے دل پکڑ کر رونے لگا۔ تھوڑی دیر میں جب اسکی حالت بدلی طبیعت کو کچھ سکون ہوا تو میکسمس انکو اس کمرے میں لے گیا جہاں حکیموں کا اجلاس گرم تہا۔ سب ایک تحیر کے عالم میں چپ بیٹھے ہوئے تہے اور امر غور کرنیکی پیش تہا کہ جب جان عقد پر کسی طرح راضی نہیں ہوتے تو انکا علاج کس طریقہ پر کرنا چاہیئے؟ کوئی فصد تجویز کر رہا تہا۔ کسی کی مسہل کی رائے تہی کوئی کہتا تہا کہ ٹھنڈی ٹھنڈی اجزا اور دیگر اجزاے سوداوی کی بڑھی ہوئی حدت کو توڑنا چاہیئے اور اسکی پیدائش کے سلسلے کو منقطع کرنا چاہیئے اور کوئی کہتا تہا جناب بجز عقد کے اور کسی علاج سے فائدہ نہیں ہو سکتا اور حق بھی یہ بات تہی کہ جبتک مرض کا اصلی اور اولی سبب دور نہیں ہوتا اسوقت تک فقط اعراض کا علاج کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ لیکن جان کا عقد پر راضی کر لینا ہی کوئی ایسا سہل امر نہ تہا جیسے کہ یا حد عابد کے اختیار میں ہوتا۔ بمجبوراً فصد میں ٹہر لیکر اسکی اس جوش جنون کو کم کیا جو جوش جوانی سے ہنوریا کی محبت کیطرح رگ رگ میں موجزن تہا۔ ما الجبر دیا گیا تہے جس سے خدا خدا کر کے اب جان کی حالت بہ نسبت پہلے کے کسیقدر رو بہ صحت ہے تخفیف ہوتی جاتی ہے اور خون صاف کرنیکی تدبیریں عمل میں آرہی ہیں۔

تیرھوان باب

درخواست اور عذر

زخم کس نے آج دوالا یا بہت لہو
اڑی ہوئی بہار سے تازہ چمن ہوا

خدا جانے آج کیا ہے۔ یونا کے شاہی ایوان میں آرایش وغیرہ کا سامان بہت اہتمام سے ہو رہا ہے صفائی بھی اچھی طرح ہوئی ہے اور سجاوٹ خوب ہی کیا ہے پہاٹک کے باہر فوج کے پرے جمے ہوئے ہیں۔ تماشائیوں کا ہجوم ہے دیکھنے کے لئے ہر طرف سے لوگ چلے آتے ہیں اور سڑک کے دونو طرف سوار نوکر ... دہانے ... تے گھوڑے ... تہپکیاں دیدیکر سنبہال رہے ہیں جو اپنے ... دن میں ... ایک تو ... کھڑا ہونا نہیں چاہتے۔ خاص ایوان کی سجاوٹ

اس زمانے کے اعتبار سے ایک [illegible]
آلات لگے ہوئے ہیں جنکی صفائی اور چمکدار سطح پر نقش و نگار [illegible]
جو سنگ مرمر کی سفید دیواروں پر آب زر سے نہایت نفاست کے ساتھ بنائے گئے ہیں [illegible]
آجکل کا ایسا نفیس اور فوق الفطرت تو نہیں ہے مگر پھر بھی ایسا [illegible]
بڑے بادشاہ کے دربار میں اس سے اچھا تو نہ نکلے گا۔ پھر سے قدرتی سادگی [illegible]
دیکھنے سے آنکھوں کو وہی لطف مل رہا ہے جو کہ وسیع میدان میں خود رو سبزی کو دیکھنے سے دیکھنے
والے کو مل جاتا ہے۔ ساری کمرے میں [illegible] قالین کا فرش ہے جس پر زرنگار کرسیاں قرینے
سے لگی ہوئی ہیں مشرقی سمت کی طرف بلند مقام پر شاہی تخت بچھا ہوا [illegible]
دبدبے کے ساتھ رونق افروز ہے تلوار [illegible] لٹکی ہوئی [illegible] پر اپنی [illegible] اور
مرصع تاج سر پر ہے جسکے آبدار موتی اور جواہرات [illegible] چمک [illegible]
دیدہ کو بھی اس امر میں متحیر کیے ہوئے ہے کہ [illegible] سنگریزوں [illegible] سے
آب و تاب عنایت کی ہے کہ [illegible] دیکھنے [illegible]
تخت سے ملا ہوا [illegible]
ہیں۔ [illegible]
اور [illegible]

ملکہ [illegible]
ایک [illegible]
حال نہیں۔۔۔

ملکہ [illegible] خیر حال [illegible]
از عت [illegible] خدا خیر کرے [illegible] میں
جانا۔ اسکی [illegible] ہو جائیگا
خیر [illegible] دیکھو [illegible]
اس حکم کے [illegible]
دکھائیں [illegible] رعب داب [illegible]
[illegible]

آدمی تھا [illegible] سفر [illegible] رہے [illegible] بال [illegible] شہادت دے رہی تھی کہ یہ مانے
[illegible] ایک [illegible] تھا بادشاہ کا بھیجا ہوا سفیر [illegible] کی سلیقہ شعاری
اور تہذیب [illegible] سعادت [illegible] اکثر اتفاق پڑا ہے اسنے نہایت متانت کے ساتھ جھک کر
[illegible] شہزادی کی [illegible] اجازت پاکر ایک کرسی پر بیٹھ گیا
[illegible] زبان پر آکر زبان کو اظہار مطلب
[illegible] دراز مسافت طے کرنے اور آنیکا سبب پوچھا اور
[illegible] اپنے بادشاہ کی [illegible] اسطرح [illegible] شروع کیا کہ خداوند تعالے نے حضور کو ہمیشہ
با دولت و اقبال صحیح سلامت رکھے۔ حضور عالی میں اس شاہ شاہان کشورستان کا بھیجا ہوا آیا ہوں
جسکی شجاعت۔ مردانگی اولوالعزمی اور فوج و طاقت اسکے نام نامی کی طرح آج زمانہ میں مشہور
ہے اور خوش قسمتی [illegible] ہوا ہوں کہ جسکے نام نامی پر شجاعت اور
[illegible] طرح [illegible] سلطنت اسکے مبارک قدم سے فخر
[illegible] بات ہے کہ ایسے بادشاہ جمجاہ کیطرف
سے [illegible] ایسا پیغام لیکر آیا ہوں وہ بھی ایسا ہی ہے کہ جسکو ایسی دوسرکاروں
[illegible] جناب عالی کی شاہزادی صاحبہ
[illegible] مصلحت سے حاضر
[illegible] استغنا سے کہا تھا اور چاہتا تھا کہ وہ اگلی
[illegible] خدا سلامت رکھے ہمارے بادشاہ کچھ ایسے تو نہیں
[illegible] پہچانتے ہوں اور اسی کے ساتھ ایسے سخت دل
[illegible] اور آپکی طرف نظر فرمائیں۔ جناب محتشم الیہ نے دونوں
[illegible] کہ حق فی الحقیقت آپ قابل ہیں کہ بہت قدر
[illegible] دیکھا جاتا [illegible] فرمائیں۔ انہوں نے شاہزادی صاحبہ کو
اپنے [illegible] حضور میں پیام بھیجا ہے اور خواہش کی ہے
کہ شاہزادی صاحبہ [illegible] بطور تحفہ کے دیا جائے
[illegible] صدائیں تھیں
[illegible] دیوار سے سر ٹکرا کر

[illegible] ایک اچنبے کی عالم مین کہڑی ہتین [illegible]
[illegible] جیت کرینگی اب آواز ہوا ورنہ کہیں تنہی ہو [illegible]
[illegible] معین کردہ کان جو ابہی سفیر کی باتون پر لگی ہوئے
[illegible] جکر کہا کہ اپنی سنسناہٹ اور دہیمی آواز مین کچہ
[illegible] کیطرح زمین کیطرف حیرت سے کہلی ہوئی ہین جو ابہی
[illegible] لگا ہوئی ہتین۔

[illegible] حرکت کے ساتہ خجالت سے وہ خون
[illegible] چلا جبکی جہلکیان ابہی اسسے پہلے اسکی بشاش چہرے پر
[illegible] زردی ندامت کی طرح چہرہ پر چہا گئی
[illegible] لگا۔ [illegible] نے گو اپنے دل کو بہت سنبہالا
مگر [illegible] دیر کچہ ایسا اثر پیدا کیا کہ دماغ مین
[illegible] کرکے سرکو گریبان کیطرف
[illegible] خیال [illegible] اسکی گردن کو ساتہ سرکو
[illegible] اور کسی قدر بلند آواز مین کہا۔
[illegible]

[illegible] انگوٹہی [illegible] کے ساتہ [illegible]
[illegible] بہیجا تہا [illegible] اب آپ میرے حال پر رحم فرماکر [illegible]
[illegible] اب زندگی سے تنگ آگیا ہون [illegible]
[illegible] نہین [illegible] لوگون کے سامنے
[illegible] [illegible] دیکہا
[illegible] کوئی [illegible] وہ مستحق ہی
[illegible] رحم [illegible] چاہیئے [illegible]
[illegible] کیون [illegible] سرزد ہوئی جو اسقدر عذاب
[illegible] مستحق [illegible]
[illegible] سوال پر [illegible] اور اپنی عقلمندی سے کچہ کہنا
[illegible] بیان کردن جو ہونا تہا وہ ہو گیا

اب اسکا اعادہ سے فائدہ - ہر طرح سے اپنی ہی توہین ہے "

سفیر "خیر مجکو ان خانگی جھگڑوں سے کیا دخل ہے مجکو حضور سے فقط بادشاہ سلامت کے پیام کا جواب ملنا چاہیئے اور بس -"

ملکہ "تو اسقدر جلدی کیا ہے دو چار روز قیام کیجیے سفر کا کسل [illegible] جب جانیکا قصد کیجیے گا جو کچھ کہنا ہے کہدیا جائیگا -"

سفیر "حضور کی تعمیل ارشاد مین مجکو کسی طرح کا عذر نہوتا مگر ہمارے بادشاہ کو سخت انتظار ہوگا - اونکا تاکیدی حکم تھا کہ جسطرح ممکن ہو جواب لیکر جلد واپس آنا چاہیے "

بلیسیڈیا اب دریائے حیرت مین غوطے لگا رہی ہے اسکی حیرت برطرف کرنے اور دل بہلانیکے لئے ہزارون خیال اسکے ذہن مین آتے ہین مگر [illegible] گھبراہٹ ایک ہی جمنے نہین دیتی کبھی تو اپنے [illegible] کہتی ہے [illegible] کس طرح سر آئی ہوئی آسمانی بلا کو سر سے ٹالون کبھو سوچتی ہے کہ ناحق ناحق مین نے ہنوریا کی بہن کو ایذا دی - بہت بے موقع جبر کیا - یہ [illegible] ایسا ظلم کا نتیجہ ہے - بلا دھکیلکا ستانا اچھا نہین ہوتا - آخر اسنے عوض لیا - نا - خداوندا اب کیا ہوگا - یہ اتیلا [illegible] کسی طرح نہ مانیگا - ہنوریا کے ساتھ اب مجکو اسکا وہ حصہ بھی دینا پڑیگا جسکے لالچ مین مینے آج تک اسکی شادی نہونے دی مگر نہین یہ سب خرابیان [illegible] نہین صاحبزادے بلند اقبال کی - نہ یہ اسطرح مجکو مجبور کرتے اور نہ مین ایسا کرتی [illegible] اگر [illegible] کی بات ہے کہ یہ کمبخت اتیلا ہنوریا کی پانیکے بعد بہت [illegible] پاون پھیلائیگا - اب اس [illegible] ہاتھون سے میری ملک کا بچنا ہی ذرا مشکل بات ہے سچ ہے بہت لالچ کرنا اور کسیکا حق مارنا اچھا نہین ہوتا "

بلیسیڈیا اپنے دل سے یہی باتین کر رہی تھی کہ [illegible] بیٹھے [illegible] سفارت کا خیال آگیا اور فوراً چونک کر یہ کہنے لگی - تو کیا آج ہی قصد ہے "

سفیر "جی ہان حضور نہایت سخت حکم ہے مجکو جلد پہونچنا چاہیے - اور [illegible] میرے خیال ناقص مین تو یہ کوئی ایسی بات [illegible] ہے اور جو بہت [illegible] نظر کی جاتی [illegible] کو ایک نئے رشتہ کا قائم کرنا اور اپنی [illegible] لڑکون کا کھیل یا مٹی کا گھروندا نہین ہے [illegible]

اچھی طرح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا حکم [illegible] جاتا ہے
مگر یہ دقتین ایسی عام لوگون میں پڑی ہیں جو علم رکھتے ہیں اور جنکی علم [illegible] اور
بے بضاعتی انکی تراشت [illegible] چال چلن طرز معاشرت اور انکی اخلاق کو [illegible] [illegible]
کچھ ایسا چھپایا ہے کہ جب [illegible] سوالی نظرین [illegible] لگاتے [illegible] [illegible] ہوتی
ہین مگر اصلی حالات [illegible] کے نوشتے یا حسینون کی موہوم [illegible] طرح [illegible] رہتے
ہیں بادشاہون کے حالات [illegible] آفتاب کی طرح [illegible] [illegible] ہوتے ہیں اور اسلیے [illegible]
محتاج نہیں ہو [illegible] [illegible] [illegible] زیادہ [illegible] کوشش [illegible] [illegible] [illegible] ہمارے
بادشاہ کی نسبی شہزادے [illegible] بادشاہت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کہ جبکا [illegible] وقت الٹیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضور
اس نسبت [illegible] [illegible] [illegible] اور اس [illegible] [illegible] [illegible] آپ اور وہ
دونون نظر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
آواز کا شہرہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو ہلا دیگا [illegible] [illegible]
ہو گیا۔ جیسے [illegible] [illegible] لب پر لگائے ہو [illegible] انتشار [illegible] [illegible] [illegible]
ہوش و حواس چہرے کی رنگ کیطرح آڑتے ہوئے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کہ کچھ غور اور مشورہ کرکے جواب دیا جائے اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
مین اس امر پر آزردگی تھی۔ اضطراب کی حالت اور الجھن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
ہیں [illegible] تا عقل بھی ٹھکانے نہیں ہے [illegible] کچھ [illegible] [illegible] [illegible] اس حالت
مین اپنی [illegible] [illegible] جواب ملا [illegible] اسطرح [illegible] بعد [illegible] [illegible] [illegible]
ہوتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وقت کی طرح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
تک تو اسی کشمکش و پیچ مین رہا مگر جب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایسے [illegible]
سوچا ہوا اس سے اچھا اور کوئی جواب نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اور کہا [illegible] [illegible] تمہاری بادشاہ کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
سے جیسی ہوئی نہین ہے [illegible] [illegible] کیا ضرورت [illegible] یہ سب جانتے ہیں اور ہم [illegible] [illegible]
واقف ہیں کہ [illegible] شادی ایک بہت اچھی [illegible] [illegible] ہم سب لوگونکی باپ آدم
سے ہوئی اور پھر بعض [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بہت خوشی کے ساتھ

اسپر عمل درآمد بھی کیا۔ اگر تمہارے بادشاہ کا یہ پیام پہلے وقت اور موقع سے پہونچا ہوتا تو شاید وہ
بہت خوشی سے قبول کرلیا جاتا لیکن افسوس ہے کہ اب ایسا نہیں ہوسکتا ہو جسے کہ کچھ دن ہوئے
شاہزادی کا عقد ہوگیا۔ آپ جیسے عاقل اور فرزانہ بادشاہ سے یہ امر نہایت تعجب خیز معلوم ہوتا ہے
کہ انہوں نے بے سوچے سمجھے کسطرح ایسا پیام بھیجدیا شاید وہ شادی کے ہوجانیسے واقف نہونگے
ورنہ وہ کبھی ایسی محال بات کی خواہش نہ کرتے تم یہ سب باتیں بیان کردینا اور کہدینا کہ ہماری
عیسوی شریعت کسی طرح اب ہمکو اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ ہوریا کی شادی ہوجانیکے بعد
پھر ہم انکی دوسری جگہ شادی کریں اور نہ شاید ایسا کسی مہذب قوم اور کسی فرقے میں جائز ہوگا ورنہ
شاید مجھکو بھی عذر نہوتا۔" ملکہ کا یہ عذر عام اس سے کہ سچ ہو یا جھوٹ مگر ظاہر میں ایسا قوی تھا کہ انصاف
نے سفیر کے منہ سے بھی یہ کلمہ کہلادیا کہ حقیقت میں حضور کا عذر بہت صحیح ہے جب شادی ہوگئی تو پھر شادی
کیسی" رہ رہ کر وہ خیال کرتا تھا کہ ناحق ناحق کیلئے مجھکو یہاں بھیجکر ذلیل اور رسوا کیا بھلا
جب ایکمرتبہ انکا عقد ہوگیا تو پھر دوسری بار کیسے ہوسکتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ حقیقت میں
یہ بات ہے کیا۔ خیر بات جو ہو سو لیکن اسوقت ملکہ کا یہ فقرہ کسی وعدہ فراموش کے بہانیکی طرح
اچھی طرح چل گیا اور یہی جواب دیکر سفیر ٹال بھی دیا گیا کہ ہوریا کی شادی تو ہوگئی ویلینٹنی ان
اسکا اللہ والی سے بہت خوش ہوا اور خوشامدی اکثر اراکین دولت نے بھی ملکہ کی اس حاضر جوابی
کی بہت تعریف کی اور وہ خود بھی اپنی اس حسن تدبیر اور کامیابی پر خوش ہوئی کہ میرا افسون چل
گیا مگر اس فوری خوشی کو رنج سے مبدل کردینے والا یہ خیال جو اسکے دل میں آگیا اگر کبھی میرا یہ جھوٹ کھل
پر کھل گیا تو پھر غضب ہی ہوجائیگا۔ یہ خیال کوئی ایسا معمولی خیال نہ تھا کہ جو دم بھر ٹھہرکر دل سے نکل جاتا بلکہ
یہ وہ قیامت کا روح فرسا خیال تھا کہ جو کانٹے کیطرح رہ رہ کر دل میں کھٹکتا اور اسکی خلش کسی طرح
اسکو چین نہیں لینے دیتی تھی وہ اپنے دل سے کہتی تھی کہ جب ہنوریا اپنی چالاکی و طمع اور بیرحم ظالم کو آٹل
کے پاس لکھ بھیجا تو یقیناً اپنی ناکتخدائی کی بھی اطلاع اسکو دی ہوگی ورنہ جہیز میں اسکے حصہ کا
کیوں طالب ہوتا۔ جب یہ سفیر جاکر میرے غلط بیانات بیان کریگا تو اسکی آتش غضب کیطرح شعلہ زن
ہوگی اور ہمکا جار دیکھئے وہ کسطرح نکالتا ہے عجب نہیں جو وہ فوج کشی کربیٹھے ... بڑی غلطی ہوئی جو میں
نے اسکا جواب یوں کہلا بھیجا۔ اور بڑے افسوس کی یہ بات ہے کہ میں عورت ذات ہوں اور فوج میں کوئی
ایسا کمانیر نہیں ہے کہ جسپر بھروسا کروں انشیس پہلے ہی چلدیا۔ ثانی فیس ... گیا۔ رہی
تجارتی دبکس ہیں۔ آسے دن کی روگی۔ صاحبزادہ بلند اقبال کی کیفیت ... آرام کے

دنیا و مافیہا کی خبر نہیں پھر ایسی سلطنت کا خدا ہی حافظ ہے دیکھیے کس کل اونٹ بیٹھے ۔
ایک عرصے تک پلیسیڈ یا انہیں انکار میں رہا۔ اتنی مدت میں دو بجھا ہوا اگر کوئی ایسی بات ذہن نشین
نہیں آئی کہ وہ اسکو عندالضرورت اپنی ہیبت سے بجائے کسی کے سامنے پیش کر سکے۔ آتھل کے آنے اور ملک
میں بھی آتھل کے بیان کرنیکی خبر بد نامی کی خبر پہنچی ہوئی ساری اٹلی میں مشہور ہو گئی اور اسکے رعیت
اسکو اپنی نظر سے دیکھتی ہے جس سے روایات جھوٹے دنیا یا آدمی ہو دیکھنا چاہیے وہ پٹے ہوئے مظالم
لوگوں کو پھر نئے سر سے یاد آ گئے ہیں جو ہر دلعزیز نہ ہو رہا یہ بلا وجہ کیونکر گئی اور اب تک اسیطرح ہیں۔
آتھل کی خونریزی اور قتل عام کا چرچا چونکہ دور دور پھیلا ہوا تھا وہ یا اہل اٹلی نہایت خوف زدہ تھے
اور ہر دم انکو یہی ڈر لگا ہوا ہے کہ دیکھیے آتھل ملکہ سے اس جھوٹ کا کسطرح عوض لے۔ آتھل کے سفیر اور
ملکہ سے جو وقت گفتگو ہوئی تھی تو اسوقت ہمارا دوست جان اپنی علالت کی وجہ سے اس جلسے میں شریک
نہ تھا مگر اب اس نسبت کے آنیکی خبر اسکو بھی ہو گئی ہے لیکن جس وقت یہ وحشتناک خبر اسکے کان میں
پہونچی ایک سناٹا سا گذر گیا۔ دل پر چوٹ لگی۔ اور پھر اسکی وہی حالت ہو گئی جو ان بدنصیب
عاشق کی ہوتی ہے جنہوں نے اپنی عیش و آرام کو چھوڑ کر ساری عمر کسی ایسی حور وش کے فراق میں ناز
ہو کہ جو پری کے ساتھ لگاوٹ بھی جانتی ہو مگر خود اپنے اختیار میں نہ ہو اور پھر سب خدا خدا کر کے
ہزاروں دقتیں اور مصیبتیں اٹھانیکے بعد امید بندھی ہو تو بلائے ناگہانی کی طرح کوئی اور
بیچ میں ایسا کود پڑے کہ اس حرمان نصیب بیچارہ کی اسکے آگے کچھ بھی نہ چلے اور وہ قسمت پر رو رو کر
رہ جائے۔ اشتعال طبع سے جان کے مزاج میں افسردگی سی پھر بھی آ گئی۔ ہاں طبیعت ذکی [illegible]
مزاج معشوق کی بدمزگی اختیار کی جس سے زمانے کی ناسازگاری نے ہاتھ پاؤں [illegible]
دھینگامشتی کر کر کی حرارت کو کسیکی جبین ابرو کی طرح اب بالکل نکال دیا تھا قلب کی [illegible]
بڑھا اور دل کی حرارت نے زور پکڑا انہوں نے اپنا دامن جھاڑ جھاڑ کر کہا سمجھانا شروع کیا۔
جیسے دل قلب و دماغ سے اور شتر ہوئے بخارات غیرت کے مارے پانی ہو کر انکے آنسوؤں کی طرح
ٹپ ٹپ گرنے لگے نالے نے صور اسرافیل پھونکا اور حسرت کا سامان دیکھکر وہ مردہ تمنائیں جو
بالکل خاک میں مل گئی تھیں۔ نئے سرے سے پھر زندہ ہو کر اپنی شکایتوں کے دفتر ہاتھ میں لیے سر [illegible]
دوڑیں۔ آہ۔ مگر اب کیا تھا یاس تھی اور بالکل ناامیدی !!! اور ناامیدی بھی وہ جس کی
لفظی ترکیب میں بھی پوری [illegible] زبردست بادشاہ جو
کا طالب بنا تو اب [illegible] ہم

خر یہ کی [illegible] نے دن [illegible] بھی کر لیا - یا اصل یہ ہی کہ جب زمانے کی [illegible] کہ بخت ناساعد یا فلک کج رفتار کی طرح دشمن ہو کر کسی کے پیچھے پڑ جاتا ہی تو ہر طرف سی ہولناک ہی صورتیں سامنے آتی ہیں - جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھ لیتا ہی ادھر خرابی ہی خرابی نظر آتی ہی جسپر دل سے یقین لانے میں کسی کو کوئی شک نہیں کہ ہمارے [illegible] کی سوانح عمری بہت اچھی دلیل ہو سکتی ہی - اس بیچارے کو اپنی عمر میں ایک دن بھی کبھی ایسا نصیب نہیں ہوا کہ اپنی نازونکرے والی بیوی کو دل کھول کر اپنے پہلو میں لیکر خوش خوش بیٹھتا - ابھی مرض کی شکایتیں اچھی طرح [illegible] نہیں کہ یہ پیغام بد سنا - اسکا صدمہ کم نہیں ہوا تھا کہ جنابِ شیر انگیس [illegible] کا سفر تھا ابھی بعض احباب کے بیچ میں ڈالکر ملکہ بلیسیڈیا سے اپنی خطاؤں کی [illegible] اور اس امر کا [illegible] کردہ ہمارا قدیم عہد پر ممتاز کیا جائے -

ملکہ بلیسیڈیا [illegible] سے چونکہ گھبرائی ہوئی تھی اور اسکی فوج کشی کا اندیشہ لگا ہوا ہے اسلئے اسنے بھی [illegible] اسکی درخواست کو منظور کر لیا اور جھٹ سپہ سالاری پر مقرر کر دیا گیا انگیس اور [illegible] فیلس جیسے شخص اسکے زمانہ میں جاتا ہے اور اب جس طرح جان اور انگیس کی [illegible] کی امید ہو سکتی ہی [illegible] اندازہ کسی قدر ہر شخص ہی قیاس کر سکتا ہی -

ہم اسوقت [illegible] لکھتے ہیں مگر اسقدر بتا دیتے ہیں کہ جان اس اضطراب کے زمانہ [illegible] کی بھی گھڑیاں نہایت سختی کی حالت میں بسر کر رہا ہے اور بلیسیڈیا [illegible] اندیشہ میں مبتلا ہی کہ دیکھئے [illegible] کی طرف سے کیا صدا آتی ہی - وزرا اور اکمن دولت مشورہ کئے جاتے ہیں اور احتیاطاً فوجی قوت بڑھانے کی کوششیں ہو رہی ہیں -

چودھواں باب

بس اب تشریف لیجائیے

دریائے آلفت میں لے کیا جانے آگے کیا بلا

چین جسنے پار ہے جو موج ہے ساحل کے پاس

بحر [illegible] ایک [illegible] دریا ہی [illegible] خشکی کا کہیں پتہ نہیں اور جسطرف آنکھ اٹھا کر دیکھئے پانی ہی پانی نظر آتا ہے - [illegible] زور و شور میں بھری ہوئی اچھل اچھل کر اپنی تماشے دکھا رہی ہیں اور انکو چیرتی [illegible] جنوبی سمت سے ایک جہاز آ رہا ہی جو ساحل ریونا کیطرف

جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جہاز کی وضع تو وہی قدیمی ہے ہر جگہ سے شبد ہین نمایان ہو رہے ہیں مگر تاہم ظاہری سامان نے کسیقدر دیکھنے والونکی نظر مین اسکو اچھا کر دیا ہے اور یہ بھی واقع مین معمولی جہازون سے کسیقدر اچھا ہری ہری رنگ کا کوئی روغن اسپر پھیرا ہوا ہے جو اس دریافت مین قریب قریب اسی لطف کے ساتھ لطف دے رہا ہے جو کہین لب جو ہرا ہرا سبزہ آنکھونکو دیتا ہے اس جہاز کا رخ چونکہ اسوقت شمال و مغرب کیطرف ہے اسوجہ سے دہوپ کے مارے مغربی پہلو کی طرف کوئی آدمی نظر نہین آتا۔ ہان البتہ ہوا اور آفتاب کی کرنین اور انکا عکس تو تھرتھرا رہی ہے جو پانی سے اٹھ اٹھکر جہاز کے مغربی پہلو پر پڑتا ہے اور پھر دریا مین گر کر دہوپ کے ذریعہ سے اڑتا ہے اور جہاز کے اندر جھلملاتا ہوا اگر پڑتا ہے۔ مشرقی پہلو کی طرف بالکل سایہ ہے جہاز نے سطح آب پر بساط حائل ہو کر مغرب کیطرف سے آفتاب کی آنیوالی شعاعونکو بھی روک لیا اور دن بھی چونکہ اب آخر ہو رہا ہے اسوجہ سے سایہ بھی اپنی معمولی حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ جہاز کی تحتانی سطح سے دور تک سطح آب پر سایہ ہے جسپر لہرون کا تموج دیکھ کر دیکھنے والونکو اس امر کا دہوکا پڑتا ہے کہ سایہ خود ہی لہرین لیکر آگے بڑہتا چلا جاتا ہے۔ اس سایہ کے آگے دہوپ کا اجلا اور سفید فرش ہے جسکی شفاف سطح کے نیچے آفتابی کرنون نے نقرہ پر کی ایک چلکتی ہوئی ڈانک بچھا دی ہے جو دہوپ مین پہلو بدل بدلکے کچھ ایسی تڑپتی ہے کہ نظر لاکہہ دیکھنا چاہتی ہے مگر کسی طرح آنکھ سامنے نہین ہوتی اہل جہاز کی گردنیں سیر دیکھنے کے لئے جہاز سے باہر نکلی ہوئی ہین اور وہ قدرتی تماشا اپنی آنکھون سے دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین۔

یہ تو معلوم نہین کہ یہ کون لوگ ہین مگر ہان قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید فوجی لوگ ہین ایک سی وضع کی وردیان پہنے ہوئے ہین اور انکی ساز و سامان کی درستی اور انکی ہوشیاری سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس جہاز کو بہت حفاظت کے ساتھ لئے جاتے ہین۔ جو گردنین باہر نکلی ہوئی ہین گو وہ سیر تماشا کیلئے نکالی گئی ہین لیکن اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو خود انہین نکلی ہوئی گردنون نے ایک ایسا لطف خیز تماشا پیدا کر دیا ہے کہ جو کچھ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ نکلی ہوئی گردنیں ایک خوشنما سلسلے کے ساتھ جہاز کے مشرقی پہلو پر جو بالشمال آخر تک چلی گئی ہین اسکی قطار کچھ بیچ مین پہونچکر تھوڑی دور تک کے لئے ٹوٹ گئی ہے اور اسی طرح اسکا عکس بھی ایک عجیب سین پیدا کرتا ہوا دریا مین پڑا ہے جسقدر دور تک یہ سلسلہ شکست نظر آتا ہے گردنون پر بالعوض اسکے کہ یہی سی گردنین باہر نکلنے کیلئے کوئی جگہ پیدا ہو لوہے کے مضبوط شکنجے لگے ہوئے ہیں اور شکنجو تین اسکے اندر ایک طرف چپ مودّب بیٹھی ہین اور سب سے شگفتہ ایک جگہ سا ہزاری ہو رہا ہے نظر آتی ہے اسکا جھکا ہوا سر ہاتھ کے سہارے سے ٹکا ہوا ہے اور رک رک کر یہ شعر بیدردی لہجے مین ادا کیا جاتا ہے

٥ شکستہ کشتی دل اور بحر کا طوفان + ذرا بچائیو ناخدا خدا کیلئے - یہ شعر بیت آواز میں ہنوریا کے زبان سے نکلا ہے اور کسقدر بلند ہوکر پھر ایسی دھیمی آواز میں ختم ہو جاتا ہے کہ چلتی ہوئی ہوا بھی لطف سے اڑہا لیگئی اسکے متحرک اور نازک ہونٹھوں کا بوسہ ہی جا کرے آتی ہے مگر کچھ سنائی نہیں پڑتا۔

ہنوریا کا نام سنکر لوگوں کو اچنبھا ہوگیا ہوگا اور وہ حیرت میں ہونگے کہ یہاں ہنوریا کہاں! مگر آپ نہیں جانتے ہیں کہ اسکی مقدر نے کیا کیا رنگ دکھائے۔ قسطنطنیہ کے بادشاہ تھیوڈوسیس کو جانتے ہو تو آپ بخوبی واقف ہونگے کہ اب اسکو اسکی قسمت نے آتھل کا یا جگنڈار بنا دیا ہے۔ اسکو ہنوریا کی آتھل سے مدد چاہنے کی خبر۔ آتھل کی نیت کا واقعہ اور لیسیڈیا کی نامنظوری کا حال یہ سب باتیں معلوم ہوئیں اور کس بنا پر خیال ہوسکتا ہے کہ اٹلی بھیجدینا ہی مناسب سمجھا ہے چنانچہ وہ بھی جہاز میں اٹلی جاتی ہے اور یہ سب لوگ اسکی حفاظت کیلئے ساتھ جا رہے ہیں۔

ساحل یونان اب قریب آگیا ہے اور ہنوریا مدتوں کے چھوٹے ہوئے وطن کا سواد اور بلند عمارتیں دیکھتی جاتی ہے اور ہاتھ کے اشارے سے بتا بتا کر دلی کی رہی جاتی ہے۔ دیکھو وہ بڑے قلعے کے مینار نظر آتے ہیں اور وہ اسکی برج بھی دکھائی پڑے - افسوس مدتوں کے بعد یہ عمارتیں دیکھنا نصیب ہوئیں۔ انکے قریب ہی پچھواں کی طرف شاہی محلسرا ہے اور اسی سے ملا ہوا میری اہنز کا مکان ہے۔ نہیں معلوم اسکا کیا حال ہوگا بالکل خراب پڑا ہوگا میری بعد کسینے اسکی خبر بھی نہ لی ہوگی (اپنے دل میں) مگر چلتی ہوں دیکھئے کیا پیش آتی ہے آتھل کا معاملہ سنکر تو وہ سب میرا اور بھی دشمن ہوگئے ہونگے انکو بالکل یقین آگیا ہوگا کہ انکے سر پر یہ بلائیں میری ہی لائی ہوئی ہیں۔ خیر جیسی گذریگی گذر جائے گی جھیل لونگی پیاری جان کی زیارت ہو جانے کی تو امید ہے -

قسطنطنیہ میں جو خط انکا میرے پاس گیا تھا اس سے تو معلوم ہوتا تھا کہ نصیب دشمنان وہ بہت علیل ہوگئی۔ خدا کرے اب میں جا کر انہیں اچھا دیکھوں۔ اب تو خدا کے فضل سے وہ اپنے باپ کی جگہ مقرر ہوگئی ہیں یقیناً میرے لینے کیلئے ساحل پر خود آئینگے۔

بس دیکھنے کی لئے بیتاب ہی تو ہوگا۔ میرے آنے کی خوشی اگر ہوگی تو پیاری جان ہی کو ہوگی مگر آتھل کا پیام وغیرہ سنکر انکو بہت صدمہ ہوا ہوگا۔ نہایت ہی صدمہ کی بات ہے کہ میری محبوب بیٹی شرمندہ ہونگی کہ وہ کمبخت ایجنس کا واقعہ کیا کم تھا جسکا خمیازہ میں آجتک اٹھا رہی ہوں جو یہ اور آتھل کا تازیانہ ہوا۔ کس طرح جان کی سامنے میری آنکھیں ہونگی ہائے میں نے تو اپنے ماں باپ کی دغا کرنے اور انکی جور و مظالم کا عوض لینے کیلئے یہ تدبیریں کی تھیں اور یہ ہوگیا!

میں کیا جانتی تھی کہ اس موے کے سر پر اور بھی جن سوار ہو جائیگا اور وہ اسطرح وحشت میں آکر پیام بھی بھیجدیجیے گا ۔ "

یہ دل منتشر کر دینے والا ایک ایسا خیال کہ جسنے اسکے دل میں آتے ہی ایک قسم کی ایسی الجھن اور بیچینی پیدا کردی کہ اسنے بیچین ہو کر اشارہ سے دلی کو قریب بلایا اور جبکہ وہ آگئی کان میں کہنے لگی ۔ " یہ کیا دلی سچ مچ اس موے آتشی نے پیام بھیجا تھا تمہیں کسی طرح معلوم ہے ؟ "

دلی " جی ہاں حضور یہ ساری قسطنطنیہ میں مشہور ہے [illegible] بھی فرماتے ہے [illegible] ہے تو آپ بھی جانتی ہیں کہ میں قسطنطنیہ پر ظالم فوج کشی [illegible] بیٹھے ۔ "

صوفیا " بسم اللہ بڑا غضب ہوا اگر میں ایسا جانتی تو مر جاتی مگر اس موذی [illegible] دکھلاہٹ کیلئے میں ہرا [illegible] ہوگا ؟ [illegible] ۔ "

دلی " بیوی کیا بتاؤں کیا ہوگا ۔ بھلا وہ کسی کو [illegible] عجیب میں کہ جو جناب ملکہ صاحبہ اور آپکے ہاں ایک صاحب بھی [illegible] کرلیں ۔ [illegible] کرسکتا ہے ؟ "

صوفیا " [illegible] توبہ کہیں ایسا ہوا بھی ہے ۔ [illegible] منظور [illegible] کرلینے [illegible] کیا ۔ [illegible] واہ ۔ قربان [illegible] اپنی صورت تو دیکھو ۔ "

یہ ایک ایسا تذکرہ تھا [illegible] صوفیا کی طبیعت [illegible] کر دیا اور آپسے خاموش ہو گئی یا اس [illegible] جاکر وہاں بیٹھ جہاں بیٹھی تھی ۔

دلی اب علیحدہ ہٹی ہوئی ہے اور صوفیا [illegible] سکوت کے عالم میں [illegible] باتیں کر رہی ہے ہے خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو بڑا ہی [illegible] ہوا [illegible] جب چاہوں گی خنجر کا ایک ہاتھ لگا کر ان سب [illegible] سے چھوٹ جاؤنگی مگر غم [illegible] جان کا [illegible] سب ارمان دل ہی دل میں رہے ۔

خدا کرے [illegible] دل میں یہ خیال فاسد آجاتا [illegible] اس قسم کی [illegible] شادی کا پیام بھیجا ہے ۔ ہائے خدانخواستہ اگر [illegible] رہونگی پیاری جان [illegible]

ہیں جیسا ہی مگر اہ تقدیر نے تو بڑی بڑی دقتیں ڈالدیں کیا اسکی امید کرنا چاہیئے ۔ انہیں خیالات میں ہنوریا ڈوبی ہوئی چلی جاتی تھی کہ جہاز نے ساحل پر پہونچکر لنگر کیا ۔ چھوٹی چھوٹی کشتیاں آئیں اور جہاز والے اپنا اپنا اسباب لیکر خشکی پر اترنے لگے ۔ اس جہاز کے آنے کی خبر چونکہ اٹلی میں پہلے ہی پہونچ گئی تھی جسکے سبب ساحل پر خلقت کا ہجوم تھا ۔ تماشائیوں کے علاوہ اٹلی کے سب وضیع و شریف جمع تھے جنکا اجتماع اور انتظار زبان حال سے بتا رہا تھا کہ ہنوریا کسقدر ہر دلعزیز عورت ہے اور حقیقی دنیا میں کیسی چیز ہے [illegible] اسوقت ملکہ پلیسیڈیا بھی تھی اور نہ ویلنٹینی ان آیا تھا مگر اسکی طرف سے الیفیس دو جوان آدمیوں کے ساتھ اپنے گھوڑوں پر سوار دریا کے کنارے کھڑے ہیں ۔

ہنوریا نے جسوقت کشتی سے خشکی پر قدم رکھا سب طرف سے سلام کے لئے لوگوں کے ہاتھ اٹھے [illegible] جوش کے ساتھ اسطرح دعائیہ کلمے ادا کئے گئے کہ سارا میدان گونج اٹھا ۔ اسوقت [illegible] وقت ملتے ہیں شام ہو رہی ہے اور شام کی چھائی تاریکی ان دو مشتاق نگاہوں کو آپس میں لطف دیدار اٹھانے کا موقع نہیں دیتی تھی جو مدتوں سے ترسی ہوئی [illegible] متضاد نگاہیں کب مانتی ہیں ۔ سامنا ہو گیا ہے ۔ نظر لڑ گئی ہے ۔ دل کی [illegible] یاد [illegible] ہیں اور حجاب کے پردے حیا کے ساتھ گر رہے ہیں ۔

ہنوریا [illegible] نہایت [illegible] سامنا ہوا ہے ۔ الیفیس اور آتش کا وہ خیال جو قسم اسکو [illegible] جسکی یاد [illegible] میں دو برس رہا اسے قسطنطنیہ نکالی گئی اور یہ پھر قسطنطنیہ سے [illegible] جان [illegible] دیکھنے کا اشتیاق ظاہر ہوئی آنکھ انکو بیساختہ اوپر اٹھاتے [illegible] خیال دل میں آکر کوئی دیکھتا ہو آنکھوں کو زبردستی نیچے جھکا دیتا ہے اور [illegible] جدا [illegible] اسوقت [illegible] بالکل [illegible] اسوقت [illegible] دل چاہتا ہے کہ اگر کسیکو گلے سے لگا لے تو [illegible] دونو کا اشتیاق اسوقت اپنے انتہائی حد پر پہونچا ہوا ہے مگر اسکے ساتھ انکا بلا کا سکوت بھی آپس ادب کو اچھی طرح بتلا رہا ہے کہ دونوں استقلال مزاجی اور خودداری میں اپنا نظیر نہیں رکھتے آپس کے ملنے کا شوق [illegible] میں بھر کر ہوا [illegible] دونوں کے قدم آگے بڑھے [illegible] اور [illegible] کی طرح [illegible] تھیں اور [illegible] ایک حیا کے ساتھ دامن [illegible] پیچھے کھسکتا ۔ یہی ہے کہ ہنوریا کے دل شوق کا جوش بڑھا ۔ مگر جذب الحجاب [illegible] ج پیدا کیا [illegible] رک تمام [illegible] پیدا ہوا [illegible]

ڈگمگا گئے اور غش کھا کر زمین پر گری۔

جان اپنے اختیار میں اب کہاں اپنی محبوبہ دلنواز کی خود رفتگی کی یہ حالت دیکھکر قریب تھا کہ بیخودی عالم میں خود بھی گھوڑے سے زمین پر گرے مگر انیس سے دشمن کی موجودگی اپنی منصبی حالت کا لحاظ اپنی اور اپنی محبوبہ کی بدنامی کا خیال یہ وہ سب باتیں ہیں جنہوں نے نہایت استقلال کے ساتھ اس مجلت میں غور کیا اور اسنے نہ سنبھلنے والے دلکو ڈرا ڈرا کر سمجھا سمجھا کر سنبھالا۔ دہلی اور اودھ کی بیشیمی عورتوں نے جلدی جلدی ہنوریا کو اوٹھایا اور ہاتھوں ہاتھ اس بند گاڑی تک پہونچایا جو اسکی سواری کیلئے آئی تھی۔

انیس کا گھوڑا داہنی جانب تھا اور کسی کے دل بیچین کرنے یا ایک معنی کر کے دل مضطر کو تسکین دینے کو بائیں جانب۔ جان کا گھوڑا تھا اور سواری محلسرا کیطرف جا رہی تھی رات کی تاریکی اور گھوڑے کی سواری کی وجہ سے جان کو لو اب کسی طرح اس بات کا موقع حاصل تھا کہ ہنوریا کو دیکھ پاتا مگر ہاں ہنوریا بعض بعض اوقات جھانک کر دیکھ لیتی تھی جسکی وجہ سے جان کو بھی کسی وقت اسکی پیاری صورت کی کچھ یونہی سی جھلک سی دیکھنا نصیب ہو جاتی تھی آہ! کس غضب کا وقت تھا! دو حسرت نصیب دلوں میں شوق کا ایک امڈا ہوا دریا تھا جو تیزی کے ساتھ موجیں مے رہا تھا۔ ارمان و تمنائیں اپنی اپنی گردنیں نکالے ہوئے اسکو جھانک رہی ہیں اور رجا بجا خوف اندیشے اور بدخیالات کی خوفناک صورتیں نظر آ جاتی ہیں جنکو وہ دیکھکر سہم جاتی ہیں اور جھجھک جھجھک کر اپنے بالوں کی لٹوں کو دانتوں کے نیچے دبا لیتی ہیں جو نہانے میں پانی کی لہروں سے اولجھ اولجھ کر بل کھاتی ہوئی رخساروں سے لپٹ کر رہ گئی ہیں کلیجہ خوشی سے اوچھل پڑتا ہی اور کبھی دریائے فکر میں کچھ ایسا ڈوب جاتا ہی کہ پھر اوبھرنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ رات کی پھیلی ہوئی تاریکی انکے ساتھ اور بھی ستم کر رہی ہیں کہ شوق دوست دلسے تنگ آکر آنکھوں کی راہ نکلتا ہی لیکن کچھ نظر نہیں آتا۔ نظر دیکھنے کے لئے گاڑی کی طرف جاتی ہی مگر وہاں تک پہونچنی نہیں پاتی اور جو کہیں اتفاق سے پہونچ جاتی ہی وہ تو لوٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔

ہنوریا اب محلسرا میں داخل ہو گئی ہی سب خواجہ سرا مامائیں۔ امیلیں اور شاہی خاندان کی عورتیں ہمہ تن شوق ہو ہو کر دیکھنے کیلئے اسکے پاس آ گئی ہیں مگر ابھی تک اس بیچاری دل ماں کی مادری محبت نے نہیں جوش مارا ہی جسکی یہ بیٹی ہی اور نہ اس

بہائی کا دیکھنے کیلئے دل چاہتا ہے جسکی بیدایش مین نیچر سے صلح کل رفتار نے اسکے جون کو مبدا ِ حیات بناکر تبرک [illegible] ہے -

خیر رفتہ رفتہ ان دونو کے آنے کا گمان نہ آنیکا خیال سے مبدل ہوا اور گذرنے والے عرصہ نے اس خیال کی تصدیق کرکے اور بھی اس امر کا یقین دلایا کہ اب وہ نہ آئینگے -

بالاخر ... ہمسایہ ہنوریا کو مجبوری سے خود سلام کیلئے اس جگہ جانا پڑا جہان یہ دونو بیٹھے ہوئے تھے ... اسپر ہوا ایسی جھگڑن اور تیر نظر ... بلی گئی کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب کرے - نہ سلام کا ... جو ... مین طعنے تو ضرور دئے گئے اور غیظ و غضب الہت ... متعلق - اتنے بھی ... سنائی گئین کہ جسکو کوئی ادنے درجے کا مہذب آدمی بھی اپنی اولاد کے سامنے زبان سے نہیں نکال سکتا -

اس ... کی ... کیلئے ... مخصوص نہیں بلکہ یہ ہر وقت اوٹھتے بیٹھتے ہنوریا کو سنائی جاتی تہین اور مجبوری سے سب اسکو سنا پڑتی تہیں -

بلیسیڈیا کی اس سخت دلی کو جس چیز نے اب اور زیادہ کر دیا تہا وہ یہی بات تہی کہ ہنوریا ملک الطالبیم کے برباد و تباہ ہونے کی سبب قرار دیگئی تہی - اور یقین کر لیا گیا تہا کہ خدانخواستہ جو کچھ ہمارے سر پر بلا آئیگی وہ اسی کمبخت نامراد کی وجہ سے آئیگی مگر اس طرف کبھی بھولے سے بھی خیال نہیں جاتا تہا کہ ہمنے اسکے ساتھ کیا کیا اور جو کیا وہ کیسا تہا -

بلیسیڈیا نے گو ایک جھوٹا عذر کرکے آتل کا پیام ٹال دیا تہا مگر - کہٹکا ہردم لگا ہوا تہا کہ خدانخواستہ جس وقت میرا جہوٹ کہل گیا اسوقت آتل اپنے آئے ہوئے طیش کو کسی طرح روک نہین سکتا - اس خرابی کے دفعیہ کیلئے صدہا تدبیرین ابتک سوچی گئین مگر ان مین سے ایک بھی ایسی نہ تہی کہ جسپر کسی طرح کا اطمینان ہو سکتا - بالآخر اپنے جہوٹے عذر کو سچ کر دکہانے اور آتل کو غضب سے بچنے کیلئے بالاتفاق یہ رائے قرار پائی کہ ہنوریا کا عقد کسی ایسے دیندار شخص کے ساتھ جلدی کر دیا جائے تاکہ آتل کے غصہ روکنے کیلئے ایک شرعی حیلہ ہونا چاہئیے -

آہ ! اس بات کیلئے ہمارے دوست سے زیادہ اور کون مستحق تہا اور بلیسیڈیا نے بھی چاہا کہ اسکے پدر مرحوم کی آخری خواہش کے موافق اسی کا عقد ہنوریا کے ساتھ کر دیا جاے - مگر خدا سمجھے اس کمبخت اٹیلس کو کہ یہ ظالم اب بھی اپنے دشمن کے ... آ ... وہ وہ خرابیاں ... ہو ... وہیں ... ... کر

کو بھی اپنا خیال بدلنا پڑا۔ آہ! پیارے جانؔ تمہاری [illegible] تمہاری [illegible]
معتدین [illegible] گیا [illegible] اور جیلنا باقی ہیں۔ [illegible] نے خدا جانے تمہارا [illegible]
پہونچکر تمہارے دل کی کیا حالت کر دی ہوگی۔ آہ [illegible] طرح کا [illegible] ہی تھا [illegible] صبر کیا جاتا [illegible]
نئی مصیبتیں [illegible] کی طرح ان [illegible] نازل ہوا کرتی ہیں۔
آہ [illegible] کے [illegible] ظلم [illegible] بیچاری [illegible] لگا اور [illegible] کا
سازش میں [illegible] قرار [illegible] کہ اسکو [illegible] ہونے
مظلوم [illegible] دل [illegible]
کا خیال [illegible]
گیا کہ اسکی جان بچا [illegible] [illegible] کیا کہ [illegible] تھا
میں فقط [illegible] کیلئے [illegible] ہی
خبر مشہور کر کے بیچاری کو بطور حبس دوام [illegible] خانہ میں بھیجدیا۔

پندرھواں باب

لڑائی

ہوسے میں ظلم صفت [illegible] کے
امتحان میں ایک [illegible] کے

آنھل کو اپنے سوال کا وہ صاف [illegible] بلکہ [illegible] لئے اُسکے [illegible]
کھلا بھیجا تھا لیکن اس [illegible] وقت [illegible] گیا [illegible]
امر سے پہلے ہی اچھی طرح واقف ہو گیا تھا [illegible] اور [illegible] گیا
ہے وہ فقط [illegible] جاتے [illegible] لگا [illegible]
غصہ سے تمتما گیا [illegible] گیا [illegible] میں
[illegible] گیا اور اسوقت تک [illegible] کا اپنی [illegible] فوج لیکر اٹلی [illegible]
کر دیا۔ گو راستے میں اسکی [illegible] سلطنت میں ایک [illegible] اسکو اٹلی [illegible]
بہت جلد چلنا چاہا مگر راہ راست جانے میں کہ [illegible] لانا پڑا [illegible]
ناقابل راہ سمجھنے اٹلی کو شمال [illegible] اور شمال مشرق کی طرف سے گھیر [illegible]

ایسے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اور جسکی سفید اور اونچی چوٹیاں [illegible] کیطرح دور سے ایکو نظر
کوشش [illegible] کہ سطرف نہ آ نا اور پر راستہ [illegible] ہے۔ آتش اس جوش مین بھرا ہوا ہنگری سے شمالی فرانس
کیطرف سات آٹھ سو میل سفر طے کر کے اس مقام پر پہونچا جہان دریا رہین اور زیلنڈ ساشق و معشوق
کیطرح ملکر دونوں ایک ہو گئے ہین اور پھر ملکر دریا رہین اور ماسلی کو طے کرتا ہوا وسط فرانس
مین جا پہونچا۔ اگرچہ اس مقام پر [illegible] سین کے جا بیٹے اور [illegible] تیر لہرین اپنے زور دکھا کر
اسکی ساتھیونکو آگے [illegible] رو کنے لگیں مگر وہی اردن کا عکس دریا اور [illegible] اسکی آنکھون مین
پھرتے تیرتے اسکے جون میں جوش پیدا کرنے لگا۔ غصہ کی حرارت نے آتش کو ایسا [illegible] بالکل خشک
کر دیا اور پانی کی [illegible] ہوائی موجون پر اڑتی ہوئی خاک کا [illegible] ہو گیا [illegible]
زور و شور [illegible] اور [illegible] کیطرح دریا سین پر عبور کر کے آباد [illegible]
[illegible] تباہ کرتا ہوا آرلینس کی دیوار ون تک پہونچ گیا۔
آرلینس چونکہ ملک [illegible] حکومت [illegible] حفاظت کیلئے کسی قدر وہان
سرکاری فوج بھی رہتی تھی اسوجہ سے [illegible] شورش اور آمد آمد کی خبر سنکر پہلے ہی سے اپنے
[illegible] سامان جرب وغیرہ سے اچھی طرح محفوظ اور مضبوط بنا لیا تھا اور لوگ [illegible] سفر
طے کرنیکی وجہ سے تھک گئے تھے جسکی وجہ سے اسوقت آتش کا کچھ زور نہ چلا [illegible] اسکی [illegible] حوصلہ کو ذرا
روکنا پڑا [illegible] کچھ [illegible] مگر اسکا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ ہنگری [illegible] دن [illegible]
کی دیوار [illegible] آتش کو یقین کر لینا [illegible] جلد انکو زیر کر لینا
[illegible]
اسوقت آتش [illegible] اور اسکا دل بیکار [illegible]
رات کی تاریکی [illegible] خاطر [illegible]
[illegible] اسطرح
فتح [illegible] کیسا [illegible]
[illegible]
ایک قدرتی [illegible] نا جلد [illegible]
[illegible]

افسر ”ہان جلدی تو ضرور کرنا چاہیئے مگر جناب یہ شہر بہت محفوظ معلوم ہوتا ہے۔ اسکا فتح کرنا ذرا ہے مشکل ہے۔“

آتھل ۔ (طیش کے لہجے مین) ”مشکل کیا ہے؟ دنیا میں کوئی مشکل بات بھی ہوتی ہے؟ آسان سے آسان شے کو ذری ہمت و جرأت چاہیئے اگر اس ذرا سے شہر کا فتح کرنا مشکل ہو گیا تو اٹلی کا فتح کرنا محال ہوگا کیونکہ ہماری فوج کے ایک افسر کی زبان سے ایسا بزدلی کا کلمہ نکلنا بڑے شرم کی بات ہے۔ کیا اسطرف کی آب و ہوا کا تو یہ اثر نہین ہے۔ دیکھو تو کل صبح کسطرح فتح کرتا ہون۔ دم بھر مین کھڑے کھڑے اگر شہر فتح نہ کرلیا تو اتھل کا نام نہین۔“

آتھل کی اس غیرت دلانیوالی تقریر نے اُن خونخوار وحشیون کے دل مین ایک فوری جوش پیدا کر دیا جو اسوقت اسکے پاس جمع تھے اور سب دھاڑ کر اپنی سخت اور کریہہ آواز مین بڑے لاف و گذاف کے ساتھ کچھ اسطرح اپنے ارادون کو ظاہر کرنیلگے کہ اگر اتفاق سے اسوقت رات کی مجبوری درمیان مین حائل نہوتی تو خیال کیا جاتا تھا کہ شاید وہ اسیوقت اہل آرلینس کے ساتھ وہی معاملہ کرتے جو کسی روز حشر کا دن اکرا دنیا کے ساتھ کریگا آستینین چڑہنے لگیں لانبی لانبی مونچھون پر تاؤ دیکے ساتھ ہاتھ پھیرے گئے اور پھر یہ کہتے ہوے سب اپنے اپنے خیمون کی طرف چلے گئے ”اچھا صبح ہونے دیجیئے پھر ہم آپکے سامنے اہل آرلینس کو اپنی شجاعت اور مردانگی اچھی طرح دکھا دینگے۔“

آرلینس سے شمال کی جانب کچھ تھوڑے فاصلے پر میدان مین آتھل کا کیمپ ہے جنوب و مغرب کیجانب دریاے لوار ہے جو شمال کیطرف سے آکر آرلینس کی پشت پر زاویہ قائمہ بناتا ہوا مغرب کی سمت بہتا چلا گیا ہے مشرق و جنوب کی طرف آرلینس کی دیوارین ہیں اور اس مسافت کی مابین ہنگری کیمپ کے چرمی خیمے اسوقت کچھ اسی طرح نظر آتے ہین جسطرح پہاڑون کے ملے دور سے اندہیری رات مین کہین نظر آجاتے ہین ساری رات لشکر مین بہت اہتمام کے ساتھ لڑائی کی تیاریان کی گئین۔ رات بھر ہر خیمہ مین اس لڑائی کے تذکرے رہے آلات حرب خوب صاف کئے گئے اور بڑھاوے دے دے کر تقریر کے ذریعہ سے ایک نے دوسرے کے دل مین خوب جوش بڑہایا انکے ساز و سامان دیکھ دیکھ کر بالآخر وہ تارے بھی جھلملا جھلملا کر غائب ہونے لگے جو ہمہ تن چشم حیرت بنے ہوئے آسمان سے تاک رہے تھے اور گھبرا گھبرا کر وہ تاریکی بھی کافور ہونیلگی جو رات کی وجہ سے ساری دنیا مین پھیلی ہوئی تھی۔

پہلے سپیدۂ صبح آسکا ابدا اور پھر شاہ خاور اپنی فوج لیے ہوئے مشرق کیطرف سے نکلا اور اسی کے ساتھ آتھل اپنی فوج ظفر موج لئے آرلینس کی دیوارون کی طرف چلا سب گھوڑون پر سوار ہین۔

سب کا ایک ہی وصف اور ایک ہی قطع کا جوہری لباس ہے۔ تلواریں غلافوں کی جگہ میں ڈالے لٹک رہی ہیں [illegible]
ہاتھوں میں ہیں۔ ترکش تیروں سے بھرے ہیں۔ نیزے اور خنجر کمر سے لگے ہوئے ہیں۔ اہل بنگری کی یہ امداد دیکھ کر اہل آرلینس نے بھی
شہر پناہ کی پھاٹک کھول کر مقابلہ شروع کیا۔ مسلمانوں سے سخت لڑائی شروع ہوئی۔

پہلے تیروں نے بہت سے [illegible] اور [illegible] دیکھا تو تلواریں تڑپ تڑپ کر میانوں سے باہر نکل پڑیں۔
[illegible] سر [illegible] خاک پر تڑپ تڑپ کر دم توڑ گئیں اور وہ خون بڑی قدر سے
[illegible] جسے [illegible] نے بڑی احتیاط سے رگوں میں چھپا چھپا کر رکھا تھا۔
[illegible] خود کو [illegible] اور [illegible] ہیں۔ کم بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ کچھ بھی نہ تھی مگر پھر بھی اہل آرلینس نے
دو پہر [illegible] اور [illegible] ساتھ بنگری کی زبردست فوج کا مقابلہ کیا مگر کب تک ایک کی دوا دو
دو کا چار۔ آخر [illegible] اور کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے اور جب کسی طرح انہوں نے اپنی جان
[illegible] تو مجبور ہو کے سامنا ہوتی اسی طرح اپنے حوصلے کو تنگ کیا جس طرح اس وقت اپنے حصار جنگ
[illegible] تھا۔ مجبور ہو کے پیچھے ہٹے اور محصور ہو کے شہر پناہ کا پھاٹک بند کر لیا۔
اس وقت [illegible] کا [illegible] دیکھ کر قابل تھا۔ کیونکہ [illegible] معمولی کامیابی پر عیش کر رہی تھی جو ہلے
[illegible] ہو آئی [illegible] اور بڑھ کے بہتر اہل شہر کو درہم برہم کر رہی تھی۔ مگر یہ منہ میں مولے
[illegible] کا [illegible] ان میں تیس اور تیروں کا ایک تار تھا جو مسلسل انکی کمانوں سے
نکل رہا تھا۔

اب آفتاب خط نصف النہار پر ہو چکر سمت الراس پر آ گیا ہے۔ اہل قلعہ نے شہر پناہ کی دیوار میں
[illegible] جا بجا وہ [illegible] لگا دی ہیں جو اس زمانے میں دیواروں کے توڑنے اور مکانوں کے اڑانے
میں [illegible] تھیں۔ یکایک یہ آگ لگا دی گئی ہے۔ دھواں اٹھ رہا ہے۔ آگ کے
شعلے دیواروں تک بلند ہو رہے ہیں۔ دیواروں کے پھٹنے کی گرجنے والی آوازیں وسعت پا کر سارے میدان
میں گونج رہی ہیں۔ شہر پناہ گر رہی ہے۔ بارود کے پٹاخے ہوتے جاتے ہیں اور [illegible] فضائے
آسمانی [illegible] ہو رہی ہے۔ [illegible] اندر ایک محشر برپا ہے۔ مرگ ناگہانی کے سامان
ہو گئے ہیں اور ہر ایک کی روح قفس عنصری میں [illegible] گھبرا گھبرا کر پھڑپھڑا رہا ہے۔
اہل [illegible] شہر میں [illegible] ہوتے کو تھے اور آرلینس کے ساتھ اہل آرلینس کو [illegible] جنوب
مغرب کے کونے [illegible] کر دو [illegible] جو اس [illegible] ہو [illegible] پیدا کیا جو آگ کے شعلوں کے ساتھ
جا بجا [illegible] سے نکل رہا تھا سارے میدان میں ایک قسم کی تاریکی چھا گئی اور ہر چیز

دھند لی نظر آنے لگی تھوڑی دیر میں غبار بہت بڑھتے آتا [illegible] اور انہیں [illegible] جب
دکھائی دیتی چیز ردمی معرکہ بنا ہوا تھا اور وہ چلتی ہوئی [illegible] یہ دیکھو ہم کیسے [illegible]
میں بھرے چلے آتے ہیں۔

جب کچھ کچھ گرد و غبار چھٹا اور قریب آتے آتے [illegible] تو ایک ہو گیا اور نظر وہاں [illegible]
کرنے لگی تو انہیں کثیر التعداد فوج کی جماعت [illegible] بالکل [illegible]
کرنا تو خیر ایک بہت مشکل بات تھی [illegible] نظر سے دیکھ لینا بھی دقت سے خالی
اس آنیوالی فوج کو اہل شہر کی دیکھتے ہی متوحش ہو گئے [illegible] کے قدم زمین میں گڑ گئے اور
یہ سب اس امر میں فکر کرنے لگے کہ یہ کیسی فوج ہے اور یہاں دفعتہً کہاں سے آ گئی [illegible]
اور دریافت کر کے یہ خبر لائے کہ یہ اٹلی کی فوج ہے [illegible] نے اہل [illegible] کے
لئے بھیجا ہے۔ یہ خبر تار برقی کی خبر بنی ہوئی فوراً [illegible] پہنچی [illegible] اور
پوچھتے پوچھتے دونوں فوجوں کے دل کی ساتھ [illegible] اثر کر گئی۔ ان [illegible]
کے تو مردہ قالب میں پھر نئے سر سے جان آ گئی جو اپنی [illegible] کا یقین [illegible]
بیٹھے تھے اور ان وحشیوں کو سامنا آ گذر گیا [illegible]
اپنے بخس قدم رکھا چاہتے تھے۔

یہ آنے والی فوج جس شخص کے زیر فرمان تھی وہ وہی [illegible] تھا جسکی حکمت عملی کی چالیں [illegible]
خلائق تھیں اور اسی کے ساتھ شجاعت و مردانگی میں بھی [illegible] تھا۔ اتیس کے ساتھ وسگاتھ کا
بادشاہ تھیوڈورک بھی مع اپنی بہادر فوج کے ساتھ [illegible] بالکل مخالف تھا مگر [illegible]
اسکو اتیس نے اپنی پُر اثر تقریر کے ذریعہ سے اوبھارا [illegible] آمادہ کر دیا تھا کہ [illegible]
ہم باندھ کر اس تحفہ وحشی کے [illegible] آگے [illegible] کے جو خدائی [illegible] کے
ساتھ ساری دنیا کا بادشاہ بھی بننا چاہتا ہے۔

فوج کی کثرت دیکھتے اور تھیوڈورک اور اتیس کا نام سنتے ہی [illegible] بادشاہ نے فوراً [illegible] خیال
واپسی کا بگل بجایا کہ اسکی لشکر کا ہراول شہر کی غارتگری سے [illegible] اور فوج لوٹ [illegible]
مشغول نہ ہو جائے کہ دشمن سر پر [illegible] اور وہ غافل [illegible]

[illegible]

ان کو چونشیا کرتی ہوئی سانپ جست [illegible] گونج اٹھی اور وہ اس آواز کو سنتے ہی قسمت [illegible] پیش تیر [illegible] اور وحشت میں بہکی ہوئی اس جگہ پر آ کر کھڑے ہو گئے جہاں آتلا کا پھریرہ ہوا میں لہرا رہا تھا۔

آتلا کی فوج دریائے لوار [illegible] جنوبی ساحل کے قریب آ پہنچی ہوا اور آتلا ایک جگہ پر کھڑا ہوا اس امر پر غور کر رہا ہے کہ "اب میں کیا کروں!" — تھا

آتلا [illegible] اس [illegible] غور [illegible] وہ [illegible] کہ وہ اپنے دشمن کی کثرت فوج کو دیکھکر گھبرا گیا ہو بلکہ وجہ [illegible] یہاں [illegible] اسوقت [illegible] طرف سے پھنسا ہوا دیکھتا تھا وہ اگر ان حوصلوں [illegible] کے لیئے بہت [illegible] رکھتا تھا جو اسکے دل میں بھرے ہوئے تھے اور جس طرح سے وہ ہمیشہ لیسے میدان [illegible] کا عادی ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک اسنے ہر پہلو پر نظر ڈالی [illegible] یکبارگی [illegible] کر بہت طلیاں کے ساتھ اپنی فوج کو شرق و جنوب کی [illegible] چلا۔

آتلا گو [illegible] قوم کا بادشاہ تھا مگر لڑائیوں میں فقط ایک اپنی اور اپنی فوج کی شجاعت و مردانگی پر [illegible] نہیں کرتا تھا بلکہ ہر کام میں ہمیشہ وہ اس زبردست طاقت انسانی سے کام لیا کرتا تھا جس سے بڑھ کر انسان میں اور کوئی قوت نہیں [illegible] عقل کے نام سے عالم میں مشہور ہے۔ اسنے یہ خیال کیا کہ اگر اس تنگ میدان میں لڑائی ٹھہری تو ہمارے دور سے وہ چلنے والے حربے (تیر) بیکار ہو جائینگے جو بہت فاصلے سے [illegible] ارواح کا [illegible] دشمنوں کی جان نکال لیتے ہیں۔ اس بیدست و پائی کی حالت میں خدانخواستہ اگر معاملہ دگرگون ہو گیا تو [illegible] میں شکست کے نتیجے ہمارے حق میں اچھے نہ ہونگے اور پھر ہمکو اپنی دارالسلطنت تک [illegible] مشکل ہو جائیگا۔

یہ آتلا پیش بینی کا ایک ایسا [illegible] ارادوں پر غالب آتا تھا [illegible] خیال تھا کہ جبکہ [illegible] دیکھے اسنے دریائے سین کو پھر عبور کیا اور جاتے جاتے اس میدان [illegible] معرکہ [illegible] کیلیئے [illegible] کیا جو شالون کی شمالی جانب پر واقع ہے — یہ ایک ایسا وسیع میدان تھا کہ نظر بہت آزادی سے [illegible] چاروں طرف وہاں تک سیر کرتی ہوئی جاتی تھی — جہاں تک وہ اپنی طاقت سے جا سکتی تھی۔ اور [illegible] مسافت [illegible] کمزور نہیں کر لیتا تھا اور وہ ملتے ملتے فضا میں ہوا [illegible]

آتلا نے خوب دیکھ بھال کر مناسب [illegible] اپنے [illegible] کے لئے جگہ [illegible] گردہ گردہ [illegible] میں [illegible] ان کے [illegible] کو [illegible]

جتنی بل مارتیں اپنے جیلرادن کے ذریعہ سے بنا لیتے تھے -

ایتھیس اور تھیوڈرک بہ اہل آرلینس کی اچھی طرح دلدہی کر کے انکو پیچھے پر تیجے ہو گئے اور انھوں نے بھی کوس بھر کے فاصلے پر اسی میدان میں اپنا کیمپ بجویز کیا - لڑائی [illegible] شروع ہوجاتی مگر آفتاب اسوقت نیچا ہو کر بالکل زمیں سے ملا ہوا تھا - دھوپ کی [illegible] جان کر [illegible] تھی اور سب جانتے تھے کہ اب تھوڑی دیر میں شام کا وقت [illegible] اور اس [illegible] جسکو اب ہم شروع کرنا چاہتے ہیں [illegible] ایک ایسی قوی وجہ تھی کہ جسپر [illegible] دھار رکھی گئی اور یہ خیال کر لیا گیا کہ چاہے قیامت آنی ہو وہ کل ہی آئیگی - آرزو [illegible] کر کے اور اس [illegible] جاتی ہوئی ہوا کھا لیں -

فوجی لوگوں کو اپنے [illegible] کو [illegible] انتظام سے اچھی طرح [illegible] برقی [illegible] فرض کو انجام دیکر مغربی [illegible] میں چھپ گیا اور [illegible] اس ہی پہلے زمیں پر تو نہیں مگر [illegible] سفید سفید [illegible] نظر آتی تھی جو کہیں کہیں آسمان پر نظر آجاتے تھے تاریکی چھا گئی - [illegible] سامنے گویا غائب ہو گئیں جو اس میدان میں دیکھنے [illegible] کی نظر کیلئے آیات [illegible] تھیں -

اب نہ کہیں ہنگری کے وحشی نظر آتے ہیں اور نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ اٹلی کی فوج کی طرف ہے - ہاں اندھیرے میں جابجا الاؤ مثال کی طرح آگ تو روشن معلوم ہوتی ہے یا لشکریوں کی باہمی گفتگو کا شور اور گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز ہے جو کانوں میں آجاتی ہے اور جس سے اس امر کا سراغ چلتا ہے کہ یہاں کوئی فوج پڑی ہے - ماہتاب تو کہیں آسمان پر پتہ نہیں مگر ہاں کہیں کہیں ڈرتے ڈرتے دو چار تارے نکل آئے ہیں [illegible] روشنی میں آسمان کے اس ماتمی لباس کا نیلا نیلا رنگ نظر آتا ہے

[illegible] پہلے [illegible] جیسیں لیکر [illegible] کی عورتیں بچے ضعیف اور [illegible] لگا دیتے تھے اور جہاں [illegible] مکان تھے جس میں [illegible] جنگلوں اور میدانوں میں [illegible] میں لڑائی کے لئے قیام کر [illegible] کو چاروں طرف [illegible] قلعہ بنا لیتے تھے اور اس [illegible] حصار کے اندر سے [illegible] علیحدہ [illegible] میں [illegible] دشمن کی فوج کا مطلق اندیشہ نہیں رہتا [illegible] ۱۲ - تاریخ چین

جو اسنے صبح کو ہونیوالے سانحے کے غم میں پہلے ہی سے ہمیں لیا ہے اور جو اسوقت اس اندہیرے میں کچھ بیان حال معلوم ہوتا ہے کہ دونوں طرف فوج میں بلا کا تلاطم پڑا ہے اور جسقدر رات گذرتی جاتی ہے اسیقدر صبح کی ہونیوالی لڑائی کا خوف اور اندیشہ اکثر سپاہیوں کے دل پر غالب آتا جاتا ہے۔ ہر شخص انہیں خیالات میں ڈوبا ہوا ہے اور جہاں دیکھیے اسی قسم کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ کہیں جانبین کی فتح و شکست کی نسبت رائیں قائم ہو رہی ہیں۔ کہیں آلات حرب کی برش آزمائی کیجاتی ہے۔ کوئی خوف و اضطراب سے بستر پر پڑا کروٹیں بدل رہا ہے مگر نیند اسی طرح آنکھوں میں نہیں آتی جسطرح صبح کو زندگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کوئی بڈہا جنگ آزمودہ سپاہی لوگوں کو اپنی پرانی سرگذشتیں سنا سنا کر لوگوں کے حوصلے بڑھا رہا ہے اور کوئی بزدلی سے اپنی موت کا یقین کر کے اپنے ساتھیوں سے اپنا کہا سنا معاف کرا رہا ہے۔

ہاے موت کا اندیشہ حقیقت میں بہت برا ہوتا ہے۔ رات بھر کسی کو چین نہ تھا کبھی اضطراب اور شدت غم سے کسی کا کلیجہ منہ کو آتا تھا اور کبھی کوئی اپنی زیست سے بالکل مایوس ہو کر چپ سر جھکا کر بیٹھ رہتا تھا۔ چرخ کجرفتار کی سنگدلی سے سب نالاں ہیں مگر اسوقت ان لوگوں کے رنج و غم کی حالت دیکھکر شبنم کے پیرایہ میں وہ بھی آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہے یا اگر یہ غلط ہے تو انہیں لوگوں کے منہ سے نکلنے والے بخارات ہونگے جو فلک کی سرد مہری سے پانی ہو ہو کر گر رہے ہیں اور اگر یہ بھی نہیں صحیح ہے تو دلسوز یادرگیتی اور ام سفلی کے غم سے بھر بھر کے دل کے اٹھتے ہوئے بخارات ہیں جو نارسائی سے آسمان تک نہیں پہونچ سکتے اور راہ میں کُرہ زمہریر کی سردی پاکر اشک غم بنے ہوئے ٹپک رہے ہیں۔ مگر یہ کوئی ضرور بات ہے جسکے سبب سے ہر شے پر ایک قسم کی نمی پائی جاتی ہے فوجی لوگونکا بھی بد معمول سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے جسکو شجاعت کی تیز حرارت سے خوب گرم ہونا چاہیے تھا اور وہ دل بھی افسردہ معلوم ہوتے ہیں جنکو جوانمرد سپاہیوں کے پہلو میں شہید کر بہت پرجوش ہونا چاہیے۔

مشہور بات ہے کہ رنج و انتشار کی راتیں عموماً کسی طرح کاٹے نہیں کٹتیں مگر یہ بھی بہت سچ ہے کہ برے دنوں کی سیاہ اور اندہیری راتوں میں اپنا سایہ بھی اپنا ساتھ نہیں دیتا یہ رات انکے سامنے سے اسی طرح بھاگی چلی جاتی تھی جس طرح عمر دو روزہ کی عزیز گھڑیاں۔ اور اکثر صبح کی ہونیوالی لڑائی کے نام سے سہمے ہوئے ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا مانگ رہے تھے کہ خداوندا اس رات کی صبح نہ ہو تو اچھا ہے مگر آہ۔ یہ کسکے اختیار میں تھا! فلک کجرفتار اسوقت کسی آفت دوراں کی قیامت خیز چال چلا

نقشہ اڑاتے ہوئے تیزی کے ساتھ جا رہا تھا [illegible] کہ تھوڑے عرصے میں سر جلدی جلد [illegible] کی طرف
جا رہا ہو۔ رات کمبرلینڈ کے ساتھ ایسا وقت [illegible] تھی اور کہیں دور دور [illegible]
بد پیش کر رہا تھا۔ بیوں کہتے آسمان پر کچھ بری بری علامتیں دیکھ دیکھ کر چلا اٹھتے تھے [illegible]
[illegible] جو اس قدر آدمیوں کی کثرت اور چہل پہل میں ایک طرح دلی سی بن رہی تھی [illegible] رہ رہ کر
اسی خیال سے اپنی گردن اوٹھا کر آسمان کی طرف [illegible] کر لیتے تھے کہ کہیں صبح تو نہیں ہو گئی [illegible]
بڑی ساعت تھی جسمیں انہوں نے [illegible] جیسے کہ آدھی رات کو چاند مشرق کی طرف سے نکلتے ہوئے دکھا
اور اسی سے ہٹا ہوا کچھ جنوب مشرق کے [illegible] صبح کا تارا زمین سے بلند ہوتا ہوا نظر پڑا جسکو دیکھتے
ہی بہتوں کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا اور اسی طرح [illegible]
آسمان کی جھلملاتے [illegible] رات کا [illegible] وقت دیکھنا صبح [illegible]
ہی یکایک چلا اٹھے [illegible]
[illegible] وقت قریب [illegible]
جانتی ہیں کہ تھوڑی دیر میں [illegible] مرغ بسمل کی طرح ہم میدان میں [illegible]
ہونگی۔ اسی کے ساتھ ہوئی مہتاب کی روشنی نے [illegible] ہلکی ہلکی [illegible]
ظلمت کو مٹا دیا [illegible] سر زمین نظر کے سامنے آتی جاتی ہیں جو کل شام [illegible]
آئی ہیں۔ وہی لا انتہا وسیع اور ہموار میدان ہے جو کوسوں [illegible]
ہیں جو کثرت تعداد کی وجہ سے شمار میں نہیں آ سکتیں۔ مشرق کی جانب [illegible] اور مغرب کی [illegible]
چار پانچ میل کے فاصلے سے [illegible] کی فوجیں [illegible] ایک [illegible]
ہوئی ہے جو جوں [illegible] کی طرح آسمان کے سر پر سوار ہوتی ہوئی چاروں طرف پھیلتی جاتی۔
اسی کے ساتھ طبل جنگ [illegible] اور ہیبتناک آواز دونوں لشکروں سے بلند ہو کر [illegible]
گونج اوٹھی [illegible] دونوں طرف [illegible] لوگوں کی رگوں [illegible] خون جوش [illegible]

[illegible] تمام پیدا ہو گیا [illegible]
ہے جو [illegible] دنیا کی [illegible] حکومت [illegible] ایک [illegible]
[illegible] دونوں فوجیں [illegible] ۲۶ [illegible]
[illegible] گیا تھا۔

مارے لگا ہ اور وہ سب آلات حرب سے آراستہ پیراستہ ہو کر میدان کارزار تے ۔ یہ ہو گئے تیار ہو گئی تھیں
موت کو نام سی سب ڈرتے ہین اور کوئی بھی مرنیکے تئین خوشی سی کبھی پسند نہین کرتا مگر جب یقین ہوجاتا ہے
کہ اب ہم موت کے پنجہ سے کسی طرح نہین بچ سکتے تو پہر سارا ڈر اور کہٹکا آدمی کے دل سی نکل جاتا
ہے اور اس بیخوفی کی حالت مین کبھی کبھی اسکی شجاعت بہت آزادی کے ساتھ اپنے جوہر دکھاتی ہے ۔ فوجی لوگو
ہی اب اپنی زیست کی جو کہ کسی طرح امید باقی نہ رہی تہی مگر دل کا ہراس بہی بالکل نکل گیا تھا اور وہ
اپنے اپنے دل کے پہپہولے پہوڑنے کیلئے جانا چاہتے تھے اس وقت جرأت و دلیری کے آثار شجاعت و مردانگی کے
خون مین رنگے ہوئے سرخ سرخ انکے چہرون پر دوڑتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور اسکو وہ سرخی اکمل روشنی
ظاہر مین اور بہی ترقی دے رہی تہی جو مشرق افق سی نکل کر بعض وقت انکے چہرون پر پڑ جاتی تہی ۔
انکو مرنے پر تیار دیکھکر اب آفتاب عالمتاب بہی اپنا سر ننگا کئے زمین کے ساتون طبق پہاڑتا نکلا ہے
اور یہ نکلتی ہوئی سنہری کرنین اسطرح اسوقت کچہ پریشان معلوم ہوتی ہین جسطرح کسی حور وش
پری پیکر مین لیدی کے چہرے پہ [illegible] خود بخود انتشار کی حالت مین بکہرے گئے اور ادہر ادہر
پڑے ہون اور اسکی صورت پر [illegible] ۔
آفتاب نکل رہا ہے اور آتہل کی فوج آہستہ آہستہ بڑہ رہی ہے ساتہ جا رہی ہے بگل بجتا جاتا ہے جہنڈیون کے
پہریرے ہوا مین لہرا رہے ہین اور انکے گہوڑے اپنی ٹاپون سے اس میدان کو اس ہرے ہرے سبزے کو پامال
کرتے ہوئے آگے بڑہتے چلے جاتے ہین جسپر رات کی پڑی ہوئی شبنم کے ڈہلکے ہوئے قطرے ابہی کے نکلے ہوئے آفتاب کی
سنہری کرنون مین کچہ عجب آب و تاب کے ساتہ چمک رہے ہین ۔
آتہل کی فوج جاتے جاتے اب اس مقام کے قریب پہونچکر رک گئی ہے جہان اٹیلیس اپنا گہوڑا دوڑا دوڑا کر
جلدی جلدی صفون کی درستی کر رہا تہا ۔
اسنے اپنی کل فوج کو دسواسی صفون پر تقسیم کیا ہے جو یکے بعد دیگرے زمین کی مستوی سطح اور مستقیم خطوط
پر جمودنی ہوئی خاموش کہڑی ہین انکا طولانی سلسلہ شمالاً جنوباً ہزار ہزار جوانون ہو اپنی اپنی ایک
ایک قطار مین لئے ہوئے دور تک چلا گیا ہے ۔
آگے والی ایک سو ساٹہ صفین تو اٹلی کی فوج کی ہین جنمین کچہ تہوڑی جماعت بجائے اہل آرلینس
کی بہی ہے اور جہان سے پیدل فوج کے بعد سوارون کی پہر صف شروع ہوئی ہے وہان سے گاتہک فوج کا آغاز ہے
جو تہوڑی دیر کے ساتہ آئی اور جسکے باہمی امتیاز کیلئے گاتہ کے شاہی نشان کا پہریرا ہوا مین لہراتا ہوا دور سے
دیکھنے والے کو بتا رہا ہے کہ یہان سے دوسری فوج شروع ہوئی ۔

یہ فوج اس مصلحت سے علیحدہ کر دی گئی تھی کہ اسوقت اس سے کوئی کام لینا منظور نہ تھا بلکہ ساز و سامان سے درست ہو کر بیٹھا رہنا تھا یہ اسلئے رکھی گئی تھی کہ اگر خدانخواستہ میدان لڑائی میں کوئی نقارہ پیچھے یا کوئی فوجی مدد کی ضرورت ہو تو اسوقت اس تازہ دم فوج سے کام لیا جائے۔

یہ ڈہالی فوج کیل کانٹے سے درست ہو کر میدان کارزار کے اس سرے پر کھڑی ہوئی ایک حسرت کی نظر دیکھ رہی تھی چہرے سرخ ہو رہے تھے ہر شخص آبدار موتی کی طرح ہو رہا ہے ڈھلک ڈھلک کر زمین پر گرتے ہیں مگر تھوڑی دیر میں اسی پر سے ان لوگوں کا خون گر گر کر ریت پر بہتا ہوگا۔

گو یہ فوج آجکل کی فوج کی طرح قواعد سیکھے ہوئے تو نہ تھی مگر پھر بھی ہانی بیس مرحوم اور ایشیس کے طفیل سے اسکی حالت اس زمانہ کی فوجوں کے اعتبار سے بہت اچھی تھی اور اس امر کے قابل تھی کہ اسپر قواعد دان فوج کا اطلاق کریں۔

ایشیس ترتیب صفوف سے جب فارغ ہو چکا تو پھر اس امر کا خیال رکھنے کے لئے کہ کوئی بات ہونا باقی نہیں رہ گیا اس نے اپنی ساری فوج کے گرد ایک چکر لگایا اور جب صفوں کی درستی کا اسکو پورا پورا یقین آگیا تو پھر گھوڑے کو کاوا دیتا ہوا فوج کے درمیان گیا اور بیچ میں ٹھہر کر بلند آواز سے کہنے لگا اے لڑنے والو جو اس وقت میرا ساتھ دینے آئے ہو! اور اے میری فوج کے بہادرو! تم جانتے ہو کہ جو لوگ اسوقت تم کو مقابلہ کو اسوقت تمہارے سامنے کھڑے ہیں وہ کون ہیں؟ (خونخوار) جابر ہیں۔ بیرحم۔ ظالم۔ بالکل وحشی جنگلی جنمیں آدمیت کی خو کہیں نام کو بھی نہیں چھو گئی۔ اکثر ان میں اکثر درندوں سے بدتر ہیں۔ یہ ایسے سخت دل ہیں کہ اپنی سواری کے گھوڑے* انکا گوشت بھون کر کھا جاتے ہیں اور ملک و مال کے لالچ میں اپنے سگے باپ کے خون تک بھی پی جاتے ہیں۔** خدانخواستہ اگر کہیں یہ غلبہ پا گئے تو تم جیسے ہاتھ میں ان سے کیا امید کر سکتے ہو اسیطرح تمہارے آباد شہر نگر وہ پامال کرتے ہوئے تمہارے وطن تک پہنچ جائینگے جسطرح یہاں تک پہنچے ہیں۔ یہ تمہارے مکانوں میں آگ لگا دینگے تمہارے مکانوں کو کھود ڈالینگے۔ اور تمکو بال بچوں سمیت نہایت بیرحمی کے ساتھ قتل کر ڈالیں گے یا قید کر

---

* یہ لوگ ہمیشہ لڑائی میں اپنے ساتھ کئی گھوڑے رکھتے تھے اور جب ایک زخمی ہو جاتا تھا تو اسکا گوشت کھا لیتے تھے اور دوسرے گھوڑے کو سواری میں رکھتے تھے۔ تاریخ چین

** یہ اشارہ اس تاریخی واقعہ کی طرف ہے جو اتیلا کے ناپاک ہاتھ سے ظہور میں آیا۔ اسنے فقط ملک چھیننے کیلئے اپنے بھائی بلیڈا کو جو ایک بڑے حصہ قوم پر حکمران تھا بے رحمی سے مار ڈالا تھا۔

تم کو احمدن کھینچ رکھ چھوڑینگے کہ اپنی قوم کا کوئی سردار رہے اور وہ تمکو مار کے تمہارا خون اپنے شہر کین
اور تمہاری جاودانی اسیر قربانی چڑھائیں - یہ تمہاری ملکہ کی شاہزادیوں کو فقط چھیننے نہیں آئے ہیں
بلکہ یہ تمہاری پاک اور عصمت مآب عورتوں کو خراب کرنے آئے ہیں - یہ تمہاری بیبیوں کو اپنے تصرف
میں لائینگے - انکا کوئی دین نہیں - یہ اپنے باپ کی حرموں اور سوتیلی ماؤں کو اپنی خدمت میں لانا اپنا فخر
سمجھتے ہیں اور اپنے سگے بھائی کی بیوی کو اپنے لئے حلال سمجھتے ہیں - کیا تم ایسے ظالم اور بے دین بادشاہ
کی مظلوم رعایا بنکر زندہ رہنا چاہتے ہو؟ جس کے جواب میں ہر صف سے "نہیں نہیں" کی صدا بلند ہوئی
الیشیس "نہیں ابھی کچھ ایسی شرم کی زیادہ بات نہیں ہے - تم مجھے صاف کہدو اگر تم کو اپنی حیات
کی زندگی منظور ہے تو میں تمکو تمہاری کاررائی پر چھوڑ کر تمہارے ساتھ اپنی سپہ سالاری کو بھی خیرباد کہتا ہوا
تمہاری ملکہ کی قلمرو سے آمین باہر نکل جاؤں" جواب ملا "نہیں نہیں - ہرگز نہیں - ایسا کبھی
کبھی نہوگا ایسی ذلت کی زندگی سے لڑکر مرجانا ہزار درجے بہتر ہے"
الیشیس - (خوشی کے لہجے میں) "شاباش - شاباش - کیا کہنا - مرد میدان ایسے ہی ہوتے ہیں
روح القدس تمہارے حوصلے اور ہمتوں کو اس سے بھی اور زیادہ بڑھائے - میں خوب جانتا تھا کہ اس ننگ
عار کو تم کبھی گوارا نکرو گے - میں تمہارا دل لیتا تھا تمہارے بہادروں میں کسکو شک و شبہ ہو سکتا ہے - بہت سے
ملک تمہارے ہی دست و بازو کی زور سے فتح ہوئے ہیں - تمہاری شجاعت تمہاری جرأت کو کہ میں نے بارہا
لڑائیوں میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں ماشاءاللہ خوب لڑتے ہو - اور یقیناً آج بھی معرکہ کارزار
میں ہر قسم کی داد شجاعت دوگے گو تمہارے دشمنوں کی جماعت ڈیڑھ دو لاکھ کے قریب ہے مگر پھر بھی تمہاری
فوجی قوت سے کم ہی ہے ایسی حالت میں انکا مار لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے ابھی میدان میں انہیں
کاٹ چھانٹ کر ڈالدو - ان کو ذرا معلوم تو ہوجائے کہ کسی کے ملک پر فوج کشی کرنا ایسا ہوتا ہے"
الیشیس کی یہ تقریر ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اکثر فوج والے متفق اللسان ہوکر بہت جوش کے ساتھ
کہنے لگے "اچھا ہمکو لڑنے کی اجازت ہو - اب ہمارا وہ جوش رو کے نہیں رکتا جسکو آپ کی اس
پرجوش تقریر نے اور بھی تیز کردیا (گھوڑوں کو سنبھال کر) دیکھیے اب ہمارے گھوڑے تک بھی روکے
نہیں رکتے - جلدی اجازت دیجیے -
الیشیس - ٹھہرو ٹھہرو - ایسی جلدی اچھی نہیں - مجھکو اہل آرلینس سے بھی کچھ کہنا ہے کسطرن
ہیں؟ ہاں اے آرلینس والو تمسے تو مجھکو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - ان
جفاکاروں کے ظلم اور ستم تو تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو بلکہ خود تم پر کچھ گذر بھی چکے ہیں اگر میں

تھوڑی دیر [illegible] سمجھتا تھا کہ تو زمین سے ایک ہی زور [illegible] اٹھا لیتا۔ تو [illegible] کے مارے بیرحمی کے ساتھ قتل کر ڈالے گئے ہوتے اور ان ہاتھوں آرشیس کے گلے [illegible] کی طرح [illegible] تا۔ اسوں نے تم کو [illegible] تکلیف ہو جاتی ہے مگر آج وہ تمہارے اختیار میں ہیں۔ سر میدان [illegible] اچھی طرح سمجھ لو۔ [illegible]

حواری [illegible] کیا مجال۔ ابھی اس میدان [illegible] لوٹتے پھرتے۔ آپ حکم تو دیجئے

الشیس ہاں بیشک مجھکو ایسا ہی یقین [illegible] مگر وہ وقت بھی آگیا۔ اچھا اب میں اپنی جگہ پر جاتا ہوں۔ ہوشیار۔ اسقدر کہہ کر چلا گیا۔

اب سارے میدان میں ایک سناٹا ہے۔ دونوں طرف کی فوجیں صفیں باندھے جوش میں بھری کھڑی ہیں۔ حیرت سے ایکدوسرے کا منہ تاک رہی ہیں اور سب اس امر کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب نقارے پر چوب پڑے اور کب ہمکو اپنی اپنی بہادری دکھانیکا موقع ملے۔ بہگی کے وحشی حیرت سے اسطرف کا سکوت دیکھ رہے ہیں اور [illegible] ہیں جو جوش سے تنگ آ کر آگے بڑھنے کا قصد کرتے ہیں۔ مگر خدا جانے پھر کیا خیال آ جاتا ہے کہ رک جاتے ہیں۔ لیکن اب اور بہت کچھ عرصہ نہیں ہے فقط حکم ہی کی دیر معلوم ہوتی ہے۔ میمنہ پر الشیس ہے قلب لشکر میں دیجوئی کے خیال سے [illegible] کھڑا کیا گیا ہے اور میسرہ پر اسکا بڑا بیٹا [illegible] ہے جو اپنے باپ کے ہمراہ آیا تھا۔ سب لوگ انتظار ہی میں تھے کہ اسطرف [illegible] نشان کو حرکت ہوئی اور اسکو دیکھتے ہی لشکر میں طبل جنگی بجا اور قرنا کی آواز بلند ہوئی جو دونوں فوجوں کو ہوشیار کرتی ہوئی سارے میدان میں پھیل گئی۔ سوار گھوڑوں پر سنبھل بیٹھے۔ الشیس کا گھوڑا آگے بڑھا اور اسی کے ساتھ ہی اسکی فوج بھی چلی۔ ادہر آتھل کے لشکر سے بھی بگل بجا اور وحشی لوگ برق دش تیز گھوڑوں پر سوار شیر کیطرح غراتے ہوئے اسطرف کو بڑھے۔ اب آتے آتے دونوں فوجوں کے مابین میں ایک تیر کا فاصلہ رہ گیا ہے۔ الشیس کی فوج تو اسی طرح ابھی آگے بڑھی جاتی ہے۔ مگر اتھل کی فوج چلتے چلتے یکبارگی رک گئی اور اس سے زیادہ سکون نہیں ہوا ہے جسقدر کہ دو مختلف حرکتوں کے مابین میں ہونا چاہیے کہ پھر بگل بجا اور اسی کے ساتھ ان وحشیوں کی سخت سخت کمانوں کے گوشے کھینچتے ہوئے کانوں تک کھینچ گئے اور ہزاروں تیر ایک ہی ساتھ چلوں سے چھوٹے۔ الشیس کی فوج کچھ اچھی طرح ابھی سنبھلی بھی نہ تھی کہ ان آنے والے تیروں نے بہت کثیر لوگوں کے ساتھ تیر قضا کا کام کیا اور اکثر کو گھائل کر کے اسی طرح نیم بسمل کر دیا جسطرح کسی خورشید پردہ نشین عورت

کی وزدیدہ نگاہی کا تیر نظر آتا تھا گویا ملک میں کسی ہوئے تھا مرد مسلمان گنگو جوان کے دل میں ترازو ہو کر رہ گیا ہو اور وہ دل پکڑ لے پکڑ لے بیتابی کے ساتھ خاک پر پڑا تڑپ رہا ہو۔

اہلی حادون کو سیلاب کہاں تاب تھی غصہ سے بیتاب ہو گئے گو مسلسل آئندہ لیے تیروں کے ماری انکو آگے بڑھنے کی جرات تو نہیں پڑی مگر جھنجھلا کر انہوں نے اپنی تلواروں کو غلاف میں رکھا اور تیر و کمان لیکر وہ بھی دور سے وہی تیر داری [illegible] نے لگے جو چلتے ہوئے جادو کی طرح ادھر سے چل رہی تھی۔ تیروں کی فوج فوج لوگوں کو [illegible] ہوائی کی طرح شکار کرنے لگی۔ نشانے اڑنے لگے اور سوار زخمی ہو ہو کر گھوڑوں سے گرنے لگے۔ وہ میدان جو ابھی ایک سکوت کا مقام تھا اسمیں شور و محشر بپا ہے۔ ہنگامہ و غل ہے۔ دور کی کسی کی بات سنائی نہیں پڑتی۔ کھچی ہوئی کمانوں کے گوشے چرچرا چرچرا کر کبھی کبھی چلا اٹھتے ہیں۔ تیر ہر طرف سن سن کرتے ہوئے چل رہے ہیں زخمی گھوڑے بگڑ بگڑ کر شور مچاتے اور اپنے سواروں کی گردنوں پر پیاری سی تھپکیاں دیتے ہی دیتے تڑپ کر زمین پر آ رہتے ہیں۔ ہر طرف گیر و دار کا عمل ہے اور تمام بعض ارواح للکار للکار کر اپنی فوجوں کو یہ پیام حکم سنا رہے ہیں کہ "ہاں بہت مستعدی کے ساتھ جلدی جلدی اپنا منصبی فرض ادا کر دو"

آفتاب اس وقت اونچا ہو گیا ہے اور رعب کی تیزی جنگجو بہادروں کے خون میں جوش پیدا کر کے اور بھی ان چہروں کو سرخ کیے دیتی ہے جو غصہ سے تمتمائے ہوئے ہیں۔ ہاں اس وقت تو یہ دھوپ سی اذیت کچھ کم ہو جاتی ہے جب لینے والی کمانوں کے گوشوں سے ٹڈی دل کی طرح تیر نکل کر آفتاب کی گرنے والی تیز شعاعوں کو اپنے دامن پر لیتے ہیں اور ان لوگوں تک پہنچنے نہیں دیتے مگر ہاں اس وقت کو ہو جانے والے اندھیرے [illegible] اور اندھیر ہو جاتا ہے کہ ہزاروں سر بگڑ کے رہ جاتے ہیں اور ہزاروں میں تو صدہا کی بصارت اور بصارت کے ساتھ [illegible] تیروں کا نشانہ بنکر ہمیشہ کے لیے انکو اندھا کر جاتی ہیں۔

لڑائی کا یہ رنگ دیکھ کر اکثر [illegible] کو اپنی فوج کا [illegible] جاتا ہے اور رکھنے کو اگلی فوجی طاقت بھی ہنگری سے زیادہ ہے مگر جس ڈھنگ پر [illegible] لڑائی ہو رہی تھی اسکو اعتبار سے [illegible] خیال کیا جاتا ہے کہ اگر دیر تک گئے اور اسی طرح [illegible] کا رنگ رہا تو [illegible] بہت [illegible] ہو جائیگا جسکی [illegible] وجہ یہ تھی کہ [illegible] فوج میں جیسا کمال [illegible] کو تھا [illegible] میں کب [illegible] نکلا [illegible]

حسین کے تیر نظر کی طرح کبھی چوکتا ہی نہ تھا - عہد طفولیت سے انکو اس فن کی تعلیم دیجاتی تھی اور وہ بہت وقت تک کسی طرح کے جلسے میں شریک ہونیکے قابل نہیں سمجھے جاتے تھے اور نہ انکی شادی کیجاتی تھی جبتک کہ وہ یکہ و تنہا جنگل میں جا کر جنگلی درندے - شیر - ببر - چیتے وغیرہ کو اپنے تیر سے ہلاک نہ کرلیں - تیر اندازی اور گھوڑے کی سواری کے وہ عاشق تھے - یہی انکا علم تھا یہی انکا ہنر اور اسی کی وہ ہمیشہ مشق کیا کرتے تھے -

آہ! کیا اچھا ہوتا اگر وہ اسی قسم کے شرائط تحصیل علوم کے لئے مقرر کرتے - لیکن انہون نے ایسا نہین کیا تو خیر وہ وحشی تھے مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ تہذیب یافتہ ہو کر کیون نہین تحصیل علوم ترک رذائل اور کسب فضائل کیلئے ایسی ایسی سخت قیدین لگاتے ہین مگر نہین ہمکو کون منہ ہے کہ سکتا ہے - نئے نئے تہذیب یافتہ ہمکو بہائم وحشی کے لقب سے پکارتے ہین اور اگر سچ پوچھئے تو ہم ہوتے کے اُن وحشیون سے بھی زیادہ وحشی ہین ورنہ انہین کی طرح تحصیل علم کے لئے نہین اور ہی کسی بڑا مد کام کے حاصل کرنیکے لئے کوئی ایسی سخت قید لگاتے کہ جسکی وجہ سے اسکو حاصل کرنے پر مجبور ہوتے - اہل ہنگری اپنے آپکو چونکہ تیر اندازی مین فرد سمجھتے تھے اسی لئے انہون نے آرلنس کے محدود میدان کو چھوڑ کر لڑائی کے لئے اِس شالونس کے میدان کو پسند کیا اور یہان بھی چالاکی کر کے دور ہی سے لڑائی شروع کردی تاکہ نزدیک ہونیکی وجہ سے کہین ایسا نہو کہ تلوار چلنے لگے اور پھر کچھ نہ بنائے بنے اور فی الحقیقت اسی استادی کی وجہ سے اسقدر عرصے تک انکے قدم میدان کارزار مین جمے بھی رہے ورنہ ابتک کبھی کے بھاگ نکلے ہوتے اور اٹیلیس کی بیشمار فوج نے انکی شجاعت اور وحشت کو آتشے اور انکو میدان سے نکالدیا ہوتا - اٹیلیس کے فوج والے گو بڑی مستعدی سے اسوقت تیرونکا مینہ برسا رہے ہین اور ہر حملے مین اگر بیس پچاس وحشیونکو جان سے مار نہین لیتے تو کاٹنا - مار ڈالنا - ہزارون کو مجروح کر دیتے مگر ان تاتاری وحشیون کے دلدوز تیر لاے بے درمان نیے ہوئے آتے ہین اور جسکے سینے پر پڑتے ہین اسکو مرغ کی طرح ذبح کر کے اپنے ساتھ ہی لیکر باہر نکلتے ہین - جب اٹیلیس نے دیکھا کہ اب میری فوج بہت کام آتی جاتی ہے تو وہ خود زمین پر جو گرتا ہے وہ اپنے ساتھیون پر بزدلی کا ایک بہت بڑا اثر پیدا کرتا جاتا ہے - تو اسکی حمیت کے تقاضے نے اسکی ہمت بندھائی اور ہیاداری نے اُسے غیرت دلائی جو اسکو بڑے جوش کے ساتھ اتنی بڑی فوج کا حاکم بنا کر اٹلی سے یہان لے آیا تھا اور یہ اس سے کچھ ایسا متاثر ہو کر ہزار دن خوفناک خیالات اسکو ڈراتے ہی رہے مگر اسنے مطلق خیال نہ کیا - ایک مرتبہ بڑے جوش کے ساتھ اپنے گھوڑے کو حرکت دی اور کہا - اے میری فوج! اٹیلیس تو مرنیکے لئے آگے بڑھتا ہے اب جسکا دل چاہے ساتھ دے اور جسکا جی چاہے وہ یہین کھڑی کھڑی تماشہ

"دیکھئے" اتنا کہا اور تلوار میان سے نکالکر گھوڑے کو ایڑ دی جو ہوا کی طرح ڈراتے بھرتا ہوا دشمن کی طرف چلا۔

ایشیس کو موت کے منہ میں جاتے دیکھکر اب کون ایسا تھا کہ جو یونہی کھڑا رہتا۔ قلب لشکر سے تھیوڈرک نکلا میسرہ سے سا ماٹھ چلا اور دیکھا دیکھی سب لشکر والوں نے بھی ایک مرتبہ آنکھیں بند کرلیں اور تلوار گھسیٹ کر اسی طرف کو آندھی کی طرح دوڑے جسطرف سے یہ تیروں کی فوج سنسناتی ہوئی چلی آتی تھی۔

جنگی باجے بج رہے تھے۔ ہر ایک میں ایک نیا جوش پیدا تھا اور ہر شخص اسی امر میں کوشش کر رہا تھا کہ جسطرح ممکن ہو ہمارا ہی گھوڑا سب سے آگے ہو۔ گو فوج اعداء آیندہ اسلیے تیر اس جانے والے بیخوف فوج کو بہت روکتے تھے اور اس میں سو صدہا سپاہی ہر قدم پر تیر کھا کھا کر گھوڑوں کی پیٹھ سے گرتے جاتے تھے مگر کسی کو ذرا بھی خیال نہ تھا گویا اس جوش و خروش نے انکی باہمی ارتباط اور رشتہ محبت کو بالکل منقطع کردیا تھا جو وہ اپنے ساتھیوں کی نعشیں اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندتے کچلتے چلے جاتے تھے۔

آٹیل نے گو اپنی پوری کوشش اس امر میں صرف کردی کہ جسطرح ممکن ہو وہ ایشیس کے اس حملے کو روک دے مگر اسکی فوج کے دل بڑھے ہوئے اب بھلا کب مانتے تھے۔ تلواریں کھینچے ہوئے بلا کی طرح دشمن کے سر پر پہونچ گئے اور جاتے ہی جاتے اس دلیری اور جوش کو بہت اچھی طرح دکھانے لگے جس کے اظہار کا انکو اس حملے کی وجہ سے اب تک موقع نہیں ملا۔ ایشیس قضائے مبرم کی طرح میمنہ پر جا پڑا۔ مارسیا مانند سیہ پڑا اور تھیوڈرک بڑی بہادری سے دشمن کی صفوں کو درہم برہم کرنے لگا۔ مگر حق یہ ہے کہ ہنیا بھی غضب کے جری اور دلاور تھے جو انہوں نے اس بلا کے حملے کو نہایت استقلال سے اوٹھا لیا اور بڑی بہادری سے اپنی جگہ پر ٹھہرے رہے۔ انہوں نے اپنی کمانیں اپنی گردنوں میں پہن لیں اور تلواریں لے لے کر لڑنے لگے۔

سپاہی اپنی اپنی شجاعت کے اور تلواریں اپنی کاٹ کے جوہر دکھانے لگیں۔ موت کا بازار گرم ہوگیا ہزاروں کے وارے نیارے ہونے لگے اور لہو کے پیاسے سپاہیوں کی گرانمایہ جانوں کا سودا بڑی بیقدری کے ساتھ ٹکڑے سے آب تیغ پر قرار پا گیا جو خنجر سے حلق سے فرو نہیں ہونے پایا تھا کہ آخر ہو کر منہ سے نہیں بلکہ دہن زخم سے نکل پڑتا تھا دھوپ بہت سخت ہے اور فوجی لوگ پیاس کے مارے اپنے گھوڑوں کی طرح اپنی خشک زبانیں منہ سے باہر

نکالے ہوئے تھے۔ لڑائی ہو رہی ہے اور آہ اب ان دونوں جنگجو فوجوں کی خونریزی نے [illegible]
خون کے مارے زمین سرا دکھائی دیتا ہوا آسمان کی [illegible] حد پر پہنچ گیا ہے کہ [illegible] جگہ کے اعتبار سے
آسمان کی بلندی کا ایک انتہائی [illegible] کہا جاتی ہے۔

ایبیس نے [illegible] جسقدر اپنی بہادری دکھائی [illegible] ابتدا سے [illegible]
تیر تھی کہ گرد [illegible] سامنے [illegible] لیکن [illegible]
سے [illegible] خصوصاً [illegible]
[illegible] تو پھر وہ کیوں لڑ رہا تھا [illegible] جسقدر [illegible]
اور یہ یقین ہے [illegible] کے پیچھے [illegible] ہو گیا تھا
[illegible] کا [illegible] تھا [illegible]
[illegible] لگا ہوا [illegible]
[illegible] نظر آ رہا تھا [illegible] میں [illegible]
[illegible] ہوتے ہی پہلے [illegible]
[illegible] ہو [illegible]۔

[illegible] تک تو [illegible] کچھ [illegible] شجاعت [illegible]
مگر [illegible] ہوگا کہ ایک طرف سے [illegible]
[illegible] ہوئے دوسرے پہلو سے [illegible]
[illegible] کے کرتے ہی [illegible] کی فوج سے [illegible] اور [illegible]
ترقی پا گئے جنکو فوج کے ایک [illegible] سے [illegible]
بات [illegible] خبر سے ہی تاریں [illegible] ساری دنیا [illegible]
[illegible] مقرر کرکے اپنے کیمپ [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] ٹوٹ [illegible] جب ان کی صفیں
[illegible] کی وجہ سے زیر و زبر ہو رہی تھیں اور [illegible] طرف کی [illegible]
اور فوجی لوگ [illegible] کی وجہ سے [illegible] سکتی تھی [illegible]
[illegible]۔

[illegible] آتے [illegible] کے [illegible] فوج نے ایک [illegible]

قصاص میں ہلکڑی کے بوکے پیاسے ہزاروں وحشیوں کو جن چن کر تیغ بیدریغ کے گھاٹ اُتارا اور دل بھر کر دشمنوں کا خون بہالیا - عرصہ کارزار تھرا رہا تھا اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے وہاں خاک اُڑ رہی تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے آپ نے ہرا ہرا سبزہ لہلہاتا ہوا دیکھا تھا زمین فوجی لوگوں کے خون سے رنگی ہوئی تھی - جا بجا گڑھوں میں خون جمع تھا اور اُسپر خون میں نہائے ہوئے زخمیوں کا بیچینی سے کروٹیں بدل بدل کر لوٹنا بار بار دیکھنے والے کی گبھرائی ہوئی نظر کو دریائے خون سے اُٹھتی ہوئی موجوں کا دہوکا دیجاتا تھا - دو تین گھنٹے تک تو یہ ہنگامہ بڑی تیزی کے ساتھ برپا رہا مگر جب آتل نے دیکھا کہ میری فوج اب نصف سے زیادہ کام آگئی ہے اور جسقدر باقی رہگئی ہے اسکے دل بھی ٹوٹ گئے ہیں تو مجبوری کے ساتھ اسکی بڑہی ہوئی حوصلے میں کچھ ضعف آیا فوراً اسکے حکم سے بگل بجا جسنے ایک نئی قسم کی آواز سے اسکی فوج کو اُسکے خیال اور ارادے سے آگاہ کردیا اور سب لشکری جستی اپنی اپنی جان لیکر موت کے مُنہ سے نکل بھاگے -

جوش اور رسد پاکے تاک کو بھاگتے ہوئے دیکھکر ایشیس اور ٹارس کی فوج کے حوصلے اور زیادہ ترقی کرگئے اور انھوں نے بھاگتے ہوؤں کا پیچھا کیا - لیکن تھوڑی دور آگے بڑھکر انکو معلوم ہوگیا کہ جس امر عظیم کا ہم قصد کرتے ہیں وہ اب بھی ہمارے حوصلے اور ہمت سے کہیں باہر ہے اہل ہنگری کے سینچے ہوئے برق وش گھوڑوں کو بھلا یہ کب پا سکتے تھے چشم زدن میں [illegible] کہیں سے کہیں پہونچ گئے اور جب انھوں نے دیکھا کہ ٹلی والے کسی طرح نہیں مانتے پیچھا کئے چلے ہی آتے ہیں تو وہ سنبھلا کر تیر و کمان لئے گھوڑوں کی پیٹھ پر گھوم بیٹھے - انکے گھوڑے تو ہوا سے باتیں کرتے ہوئے اپنے کیمپ کیطرف چلے جاتے تھے اور یہ تیر اٹھائیں سے بیٹھے اپنے دشمنوں کیطرف منہ کئے تیر برساتے ہوئے چلے جاتے تھے -

آفتاب اِن خونریزیوں کا دن بھر تماشا دیکھتے دیکھتے اب مغربی پہاڑوں میں تھرتھراتا ہوا اُون دریاؤں میں ڈوبنے چلا ہے جو دنیا کے لفظوں [illegible] زمین تک رہے تھے - دن آخر ہو رہا ہے اور ڈوبتے ہوئے آفتاب [illegible] کی سرخی [illegible]

ع انکے گھوڑے ایک سرپٹ میں ساٹھ ستر میل نکل جاتے - جب جنگ لڑائی [illegible] کرکر خود بہرکرتے تو بیا اکثر گھوڑے پرکھڑے رہتے تھے اور دشمن جو تعاقب میں چلے جاتے تو [illegible] کی طرف منہ کرکے [illegible] چلے جاتے تو کہ ایک [illegible] جاتا تھا - تاریخ چین

عکس اپنے پانی میں ملتے ہوئے آسمان کے منزل گرتے دیتا جیکا کر غروب ہوتے ہوئی آفتاب
رہی سہی ہلکی ہلکی روشنی میں ساری دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنی زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ انگلینڈ
کہو لکی دیکھو فقط ایک عورت کی شادی نہونیکی وجہ سے کیا کیا ہوگیا اور بے فائدہ کتنے بندگان خدا کی
جانیں تلف ہو گئیں -

تھوڑی دیر میں شام کی ہلکی ہلکی تاریکی چہار طرف چھا گئی اور آتمل اسی طرح اپنے دشمنوں سے لڑتا
ہوا اپنے اسی حصار میں پہونچ گیا جسمیں کسی دشمن کا کچھ زور ہی نہیں چل سکتا - ان دشمنوں نے اسطرح
بے سروپا ہو کر بھاگنے سے لتھیس اور مارسیانڈ کو اسکی طرف سے جو حملے پہلے گو اس امر کا یقین
دلاتے تھے کہ آج ہماری فتح ہوگی مگر ان وحشیونکو حصار میں اور آفتاب کو خانہ مغرب میں پہونچا
دیکھ کر بڑے افسوس کے ساتھ انہیں اپنا خیال بدلنا پڑا اور اسی کے ساتھ وہ بھی مجبوری اپنے کیمپ
کی طرف پھرے -

گو اسکے بعد بھی دو چار روز تک دونوں فوجیں اپنی جگہ پر پڑی رہیں اور مارسیانڈ نے اس اثنا میں
میں انکو دو ایک مرتبہ اسی حصار میں پھیرا بھی مگر آتمل اپنی فوج کی جمعیت کم دیکھکر دم بخود ہو رہا
نہ تو وہ خود لڑا اور نہ اسی طرف کی فوج کو زیادہ جرأت ہوئی کہ اچھی طرح چھیڑ چھاڑ کرے
دونوں اسی سکوت ہی کی حالت کو مغتنم سمجھے اور بالاخر لتھیس آرلینس میں کچھ فوج کا بندوبست
کر کے اٹلی کی طرف چل دیا اور آتمل بھی فقط اسی ایک خیال سے دل خوش کرتا ہوا اپنی
دار السلطنت ہنگری کی طرف کوچ کر گیا کہ خیر بات تو رہ گئی اب پیٹ چلنا چاہیے پھر موقع محل سے
دیکھا جائیگا -

سولہوان باب

قید خانہ اور ملاقات

ہٹو روم کا مشہور اور معتبر مورخ گبن لکھتا ہے کہ یہ معرکہ دنیا کی تاریخ میں ایک بہت بڑا یادگار رہیگا ہر چند کہ اسمیں
دونو فوج کی جو لڑی تھی بہت تھا اور یہ واقعہ ضرور اس قابل ہے کہ عبرت کی نظر سے دیکھا جائے اس معرکہ میں ایک روایت سے
ڈیڑھ لاکھ اور دوسری روایت سے ایک لاکھ باسٹھ ہزار آدمی کام آسکے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں طرف
سے تین لاکھ آدمی مارے گئے - اور حقیقت میں رومی مورخ کے قول کی تائید کیلئے یہ بہت کافی دلیل ہے کہ بادشاہون کے جبر
ایک گھنٹہ کی لڑائی میں نسلیں کی نسلیں منقطع ہو سکتی ہیں - ۱۲

شادیانہ جو دیا نالہ و شیون نے دیا
جب ملاقات کو ناشاد کی ناشاد آیا

فراق کا تو نام ہی برا ہوتا ہے کسی طرح کا ہو عشاق کے حق میں کالی بلا سے کم نہیں ہوتا مگر سب سے زیادہ وہ غضب کی جدائی صدمہ دیجاتی ہے جو دوری کی سخت سخت مصیبتیں جھیلے ہوئے ان دو حرماں نصیب عاشق و معشوق کی قسمت میں آئی ہو جو مدتوں کے بعد کسی ایک بستی میں جمع ہوگئے ہوں نہیں بلکہ رہتے بھی سرِ خانہ ذرا سے پر بھی ہمیشہ ایک نظر دیکھ لینے کے لئے ترستے ہی رہتے ہوں۔

جان اور سہتوریا دونوں ریوناہی میں ہیں: مگر آہ اب بھی انکی قسمت انکے ساتھ وہی سلوک کر رہی ہے جو ابتک کالے کوسوں کی مسافت نے انکی منتظر آنکھوں اور مشتاق کانوں کے ساتھ کیا۔ سہتوریا جس دن ریوناہی میں پہونچی تھی اسوقت شام کی تاریکی میں البتہ ہمارے دوست جان کو کچھ لطف دید اٹھانے کا موقع مل گیا تھا مگر وہ دن ہے اور آج کی گھڑی کہ پھر بجز پیام سلام کے دوبارہ زیارت نصیب نہوئی۔ اختلاج جوں کی شکایت تھی بظاہر اب بخار سے بھی نہیں معلوم ہوتی مگر بلن اب بجائے اس عارضی سرخی کے جو اشتداد مرض کی حالت میں اسکے چہرے پر نمایاں تھی اس زردی کا غلبہ انتہائی درجے پر نظر آتا ہے جسکو سلطنت عشاق کے اس چہرے کیساتھ ایک قدرتی الفت ہے۔ گو حکومت کے اعتبار سے آج کل ہلکا زمانہ ہے۔ اینٹیس کے مہم آرلیس پر چلے جانیکی وجہ سے سلطنت اٹلی کے کل ملکی مالی کام اسی کی آنکھ کے اشارے پر چلتے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہر طرح کی عیش اور آرام کے اسباب مہیا ہیں۔ مکان اسوقت کے تکلفات سے سجا ہوا ہے، دوست احباب آس پاس بیٹھے ہوئے ہیں اور ادہر ادہر کی باتیں ہو رہی ہیں مگر یہ چپ بیٹھا ہوا ہے دل سے باتیں کر رہا ہے "نہیں معلوم اینٹیس اور آتھل کی لڑائی کا کیا واقعہ گذرا۔ مگر آتھل کا کوئی مقابلہ کرسکتا ہے۔ توبہ۔ اینٹیس بیچارا اُس سے کیا لڑے گا۔ وہ بڑا شجاع اور بہادر ہے عجب نہیں جو اسکی موت کھینچکر دلا لیگئی ہو اچھا ہے مارا جائے خس کم جہان پاک۔ اسی ظالم کے ہاتھوں خدا بخشے ابا جان کا خون ہوا اور اسیکی دراندازی کے مارے میری شادی نہ ہونے پائی ورنہ ضرور ہو جاتی ملکہ صاحبہ کی بھی رائے تھی۔ ہائے شادی ہو گئی ہوتی تو کیسے لطف اٹھتے! افسوس۔ خدا کرے موذی مارا جائے لیکن آتھل کی فتح ہوئی تو پھر؟ حق میں سم کی خاصیت رکھتی ہے کیا جب وہ فتح کرتا ہوا یہاں پہونچ جائیگا تو سہتوریا شاہزادی کو چھوڑ بھی دیگا۔ کبھی نہیں۔ آہ۔ ہر طرح پر مشکل ہی مشکل ہے

مگر ہمیں انکی یاد کسی کی کیا مجال جو میری شاہزادی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے - خدا کی قسم میں ہی
ہی ہوں وہ بیچے میری جان لے لے پھر اسکو میا سے جو چاہے کرے میری زندگی میں تو یہ کسی طرح
نہیں ہو سکتا اور شاید میرے بعد بھی ایسا نہ ہوگا - پہلے البتہ مجھ پر طبیعت انکی طرف سے بدگمان تھی مگر
اب مجھکو اچھی طرح لوگوں کی زبانی معلوم ہو گیا کہ انکو میرے ساتھ دلی تعلق ہے ورنہ بجز میرے اور کسی کی
صورت دیکھنا نہیں چاہتیں - لیکن ایک میرے اور انکی چاہنے سے کیا ہو سکتا ہے جب خدا کو ہی تو منظور ہو
آہ - ! جیا ہی تھا کہ اب وہاں سے یہاں آئی ہیں وہ سمجھیں ہم انکو ملینگے روز ملاقات کریں گے مگر قسمت سے
خبر نہ تھی کہ آئے دن نئی مصیبتوں سے سامنا ہوگا - میں تو ہوں مگر جو بیچاری پیاری شاہزادی
بیہوش ہیں اور ہو رہی ہیں ان کی تو کوئی انتہا ہی نہیں خدا [illegible] تو [illegible] سے [illegible]
بدنام [illegible] لاکر اس بیچاری [illegible] وہ [illegible] آہ [illegible] حقیقت کیا

عبرت : (ترنم [illegible])

یہ دل کو کیا [illegible] اور داس [illegible] اور [illegible]
اور وہ کچھ حیلہ بہانہ کر لے [illegible] رہتا [illegible]
بھائی اس قسم کے خیالات [illegible] رہتی
داہی طرح [illegible] کون [illegible] چکے - کچھ
ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لیکر سینے [illegible] گئے
اور کچھ [illegible] لیکر ستو رہا [illegible] جو ہر وقت انکے
ساتھ رہتا زیادہ ہو [illegible] مزاج
کیسا ہے ؟ لیٹ [illegible]

جان : [illegible] خدا [illegible]
موت کا [illegible]

ہیلسمس : [illegible]

[illegible]

اسکا رنج ہی کیا - ابتو جو کچھ اس امر مین مشکلین پڑ گئین انکا کہنا ہی کیا - فقط غم کرنے سے تو کوئی
نتیجہ نہین نکل سکتا آپ کو اگر اسکا ایسا ہی خیال ہے تو کوئی اور تدبیر کیجیے - اس سے کیا حاصل ؟"

جان :- کیا تدبیر کرون - میری سمجھ مین تو اب کچھ نہین آتا - آپ ہی کچھ بتایئے جسسے تو جو تدبیر کی
وہ الٹی ہی پڑی - خدا کی قسم بس اب یہی دل مین آتا ہے کہ کپڑے پھاڑ کر جنگل کی طرف نکل جاؤن۔
اور اب یہی ہونا ہی ہے "

میکسمس :- مین حضور ایسا غضب ہی نہ کیجیے گا - اس بات سے مقصود ہمکنار ہو سکیگی جس چیز سے
امید ہو سکتی ہے وہ آپکی ہی سپہ سالاری - یہی حکومت ہی آپکا ظاہری ساز و سامان ہے ورنہ اور سب
ذریعے تو تشریف لیگئے - اگر خدانخواستہ آپنے اسکو بھی اپنے ہاتھ سے دیدیا تو پھر اور کس امر پر بھروسا
کر سکتے ہین - آپکو صبر اور استقلال سے کام لینا چاہیئے - اضطراب اچھا نہین "

جان :- ہان بس انہین خیالات سے تو ابتک مین اپنے جوش جنون کو زبردستی روکے رہا
ورنہ ابتک اس سپہ سالاری کو سات سلام کر کے کبکا نکل گیا ہوتا - اچھا پھر کیا کرون
کچھ بتایئے - "

میکسمس - (تھوڑی دیر غور کر کے) کیا عرض کرون کچھ سمجھ مین نہین آتا (تھوڑی سکوت کے
بعد) آخر آپ کا قصد کیا ہے صاف صاف فرمایئے "

جان :- میرا قصد ؟ یہ نہ پوچھیئے بس میرا دل تو یہی چاہتا ہے کہ اگر موقع ملے تو اس کے تخت شاہی
کی دھجیان اڑا دون اور اسکی ان کو مار کے پیاری شہزادی کو اس قید سے چھڑا دون اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پھر کچھ
کھا کر سو رہون یا کہین اور نکل جاؤن "

میکسمس - (مسکرا کر) بجا - ہین ہی یہ سب باتین بہت سہل "

جان - (جھنجلا کر) پھر آپ ہی وہ بتایئے جو سہل ہو "

میکسمس :- کیا بتاؤن - بڑی مشکل کی تو یہ بات ہے کہ حفاظت کا انتظام وہان بہت
سخت ہے ورنہ اب مین انکی حالت دیکھ کر مجبوری آپکو یہی رائے دیتا کہ اگر کسی طریقہ سے وہ وہان
سے پوشیدہ طور پر نکل سکین تو وہان سے اور کہین ہٹا دی جائین مگر اسکے نتیجے بھی بہت برے ہین - اچھا
اور یہ تو بتایئے کہ شہزادی صاحبہ کا کیا ارادہ ہین - کچھ انکا عندیہ بھی آپکو معلوم ہوا ؟"

جان :- یہ تو آپ اچھی طرح جانتے ہین کہ وہان سخت پہرا رہتا ہے - بالمشافہ
باتین کرنے کی تو کبھی مجھے نوبت نہین آئی اور نہ مین خود آنکھون سے اس حال مین
دیکھا جاتا ہون جسمین وہ اب گرفتار ہین ورنہ ممکن تھا کہ مین جسطرح بنتے دوسرے جگہ

ملاحظہ کیلئے جاتا ہوں۔ ہان ہی چلا جاتا۔ مگر دلی اور باٹلک کی زبانی تو معلوم ہوا کہ وہ ہر طرح
بہ موجود ہیں۔ اچھا تو پھر کیا کیا جائے؟"

جان اور میکسمس میں یہی باتیں ہو رہی تہیں کہ باٹلک نے آکر سلام کیا۔ عشق و محبت کا عجیب خاصہ ہوتا ہے معشوق کی محبت عاشق کے [illegible] کرتے کرتے ان لوگون سے بہی اتحاد کا [illegible] کرتی ہے جو درمیان میں ایک [illegible] کی خبر لیجاتے کے [illegible] ہوتے ہین باٹلک کی صورت دیکھتے ہی جان ایسا خوش ہوگیا کہ چہرے [illegible] دل اگئی اور یہ خیال کہ تمہ کس طرح باتین کرینگا یہ کیون باٹلک کیسے آئے خیریت ہے؟"

باٹلک "ہان حضور بالکل [illegible] اقبال سے سب خیریت ہے آج شام کو دلی میرے پاس آئی تہی وہ کہتی تہی کہ جناب شاہزادی صاحبہ [illegible] آپ کا نام لیا کرتی ہیں" کیا اب وہ مجکو ایسا بہول گئے کہ جیسے ہی قید میں پڑے پڑے مجہ گذر گئے اور انسے یہ بہی نہوا کہ کبہی آکر مجکو ایک نظر دیکھ جاتے! آہ تقدیر کیا میری سارا زمانہ پہر گیا اور زمانے کے ساتہ وہ بہی اگر مجکو انکے پاس تک پہونچنا مشکل تہا تو وہ تو ہر وقت آسکتے تہے۔ مین یہ خوب سمجہتا ہون کہ میری صورت دیکہکر انکو بہت رنج ہوگا مگر خطرہ [illegible] انکو [illegible] مجکو اپنی صورت ضرور دکہا جانا [illegible] مین ایکبار اپنی اس زندگی مین انکو اور دیکہ لون [illegible] کہنا ہے کہ [illegible] کچہ نہین [illegible]

باٹلک کا یہ کہنا تہا اور جان کی حالت کا بگڑنا تہا۔ دل کی بیچینی کے ساتہ قلب کی حرارت بڑہ گئی تنفس بڑہا۔ جگر کہاتا ہوا اسنے دونون ہاتہ سے پکڑ لیا گیا اور ایسے سناٹے مین آگیا کہ شاید ہمنے اس سے پہلے کبہی اسکو اس حالت مین نہین دیکہا تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد آہستہ آہستہ کچہ زبان سے ہائے کی صدا آئی اور پہر ایک مرتبہ سر اٹہا کر کہا "آہ! اب نہین رہ سکتا۔ باٹلک مین ابہی جاتا ہین"

میکسمس (بات کاٹ کر) "تو سوقت رات مین، سب ذرا آٹہ بج گئے ہونگے بہلا یہ کوئی جانیکا وقت ہے؟"

جان "وقت ہو یا نہو مگر مین ضرور جاؤنگا اور وقت ہی کیون نہین مجلس وغیرہ کا ملاحظہ ہمیشہ دہوکا دیکر ایسے اوقات مین [illegible] چاہئے [illegible] وہان تمہ لوگون کو کسی اور طرح کا اندیشہ خیال بہی ہو تو [illegible] ہمیشہ ہوشیاری سے اپنے کام کا اہتمام دیتے رہین"

اٹہ کہڑا ہوا اور سواری کیلئے گہوڑا مانگا۔ وہ ایک آدمی ساتہ لیکر جسمین میکسمس بہی تہا اور سواری کا

انا خاص ہوشیار رہ کر اس بڑے جیلخانہ کو دیکھا جو پادشاہ کے مکان سے دکن کی جانب واقع تھا
اور جسمیں سلطنت اٹلی کے عام مجرم رکھے جاتے تھے یہاں کچھ لوگ تو ہوشیار تھے اور کچھ غافل
پہرے والے سے خیر عافیت پوچھکر سرسری نظر سے جیل کو دیکھا بھالا - وہاں کے افسر کو حفاظت کے
متعلق کچھ ہدایتیں کیں اور پھر جیل کے احاطے سے نکل کر مغرب و شمال کیطرف چلا - چاندنی
چھٹکی ہوئی تھی اور شروع جاڑے دن کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں جھوم جھوم کر چل رہی تھیں
رات کا سناٹا ہر طرف چھایا ہوا تھا اور جان ایک محویت کے عالم میں اپنے گھوڑے کو آہستہ
آہستہ اس پختہ سڑک پر لئے جا رہا تھا - جو شاہی کیمپ اونڈ سے ملی ہوئی بڑے قلعے کو داہنے
ہاتھ پر چھوڑتی ہوئی سکے مکان کی طرف چلی گئی ہے کہ بائیں ہاتھ کی طرف سے ایک عمارت
نظر آئی جو شاہی عمارات سے کچھ ہٹی ہوئی مشرق کی طرف بنی ہے اور یہ اسکی طرف مڑا -
اس راستے پر ابھی یہ دس پندرہ قدم بھی نہیں چلا تھا کہ اسی طرف سے آواز آئی "کون آتا ہے؟"
جسکا جواب اس طرف سے ان مختصر الفاظ میں دیا گیا "سپہسالار بہادر کی سواری ہے" اور
پھر وہی سکوت کا عالم ہو گیا جو اس سے پہلے یہاں تھا - چاقی جانے اب یہ سب لوگ
اس عمارت کے پھاٹک پر پہونچ گئے ہیں جہاں سے پہلے روک ٹوک کی آواز آئی تھی پھاٹک
پر ایک برقنداز کھڑا پہرہ دے رہا تھا جسنے فوجی قاعدے سے جان کی سلامی دی اور یہ سلام لیتا
ہوا پوچھتا ہوا آگے بڑھا اور سب پہرے والے کہاں ہیں؟!

برقنداز - حضور ابھی اتفاق سے سب سو گئے ہیں

جان - (خشمگین آواز سے) اُفوہ - یہاں بڑی غفلت ہوتی ہے - ایسا شاہی حرم اور یہ پہرا!
اچھا سب لوگ صبح دفتر کو جائیں انکا تدارک کیا جائیگا - اور اسکے اندر خیریت ہے؟ -

برقنداز - جی ہاں حضور کے اقبال سے سب طرح خیریت ہے

جان - (طنزیہ لہجے میں) اس حفاظت پر خیریت ہے - کوئی یہاں یقین لا سکتا ہے ہم حفاظت
آئے ہیں بس [illegible] دیکھیں [illegible] جان نے حکم سے
پھاٹک کھلا - وہ سب پہرے [illegible] آپکی خبر کر [illegible] جمع ہو گئے [illegible] کھڑکی
[illegible] اسی طرح [illegible] دی تھی - جان [illegible] آگے بڑھ کر اندر چلا
اسکے پیچھے پیچھے [illegible]
کھڑا ہو گیا اور اپنے [illegible]

ہیں - فقط ایک آدمی کو پہرے پر ساتھ آنا چاہیئے - میکبیتھ اور تم آؤ " یہ سنتے ہی سب لوگ ٹھٹک کر پھاٹک پر رہ گئے اور جان اور میکبیتھ اندر گئے -

یہ مکان شاہی جیل کے نام سے نامزد ہے اور اسمیں سلطنت کی طرف سے وہ مجرم نظر بند رکھے جاتے ہیں جنکا رشتہ شاہی خاندان سے ملا ہوا ہے - یہ ایک مربع حصار ہے جو بالکل سنسان پڑا ہے وسط میں ایک مختصر عمارت ہے جس میں بہت کم کوئی آدمی نظر آتا اور چاروں طرف کچھ ایسی وحشت برس رہی ہے کہ دیکھنے سے آدمی کا دل گھبراتا ہے سنگی عمارت ہے - چاروں طرف دروازے ہیں مگر سب بند رہتے ہیں صرف صدر دروازہ مشرق کی طرف ہے اور اسی کے سامنے کوئی شخص لیٹا ہوا ہے جو پھاٹک کھلنے اور جان و میکبیتھ کے آنے کی آہٹ پاکر آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا اور گھبراہٹ کے لہجے میں اپنی بھاری آواز سے اسوقت ٹوکا جب جان بالکل اسکے سر پر پہونچ گئے -

جان (تھوڑے سکوت کے بعد) "ہم ہیں اور کون - سو رہے تھے - شاہی مجرم کا پہرا اسی طرح دیا جاتا ہے کیوں؟ بہت اچھا - (بلند آواز میں) یہاں کوئی شخص تو نہیں آیا؟"

پہرے والا "حضور کوئی نہیں کسکی مجال - یہاں پرندا تو پر مار نہیں سکتا بغیر شاہی حکم سے دو وقت دلی تو البتہ آنے پاتی ہے اور کوئی نہیں"

جان "کوئی نہیں - سچ کہتے ہو؟"

پہرے والا "جی ہاں حضور سچ کہتا ہوں کوئی نہیں"

جان - "ہاں بہت ہوشیاری سے حفاظت رکھنا چاہیئے اور (اپنے دل میں) ہائے یہ میں اپنی زبان سے کسکے باب میں کہہ رہا ہوں! اُف - خدا سمجھے اس کمبخت مجبوری کو کیجئے کیا مصلحت وقت یہی ہے (پہرے والے سے مخاطب ہوکر) شاہزادی رہتی کس طرف ہیں؟"

پہرے والا "حضور کیا سامنے ہی کمرے میں تو ہیں"

اور جان یہ سنتے ہی اسطرف مڑ گیا - درجہ بہی مختصر اور دروازے کھلے ہوئے تھے - دیکھیں فرش ہے اور نہ کسی طرف کوئی آدمی معلوم ہوتا ہے - ہاں البتہ ایک طاق میں افسردہ تھی جو ابھی شام ہی سے مفلس کے چراغ کی طرح ٹمٹما رہی تھی - اسکے پرد بال پروانے تھے جو کسی رنج و غم میں بڑے افسوس کے ساتھ اپنا سر زمین پر دے دے مارتے تھے -

اس درجے میں ایک کٹہرے دار دروازہ لگا ہوا ہے جو خیر سے بند بھی ہے اور اس پر احتیاط کے خیال سے ایک مضبوط قفل بھی لگا ہوا ہے جس کے پاس جان کھڑا ہو کر جھانکنے لگا۔ روشنی کی جھلملاتی ہوئی شعاعیں گو اپنی لطافت کی وجہ سے کٹہرے کی روک سے رکتی نہیں مگر تاہم انکو وہاں سے باہر نکلنے میں کچھ ایسی قوت صرف کرنی پڑتی ہے کہ دو ہی چار قدم باہر نکلکر ضعف سے کچھ ایسی زار ہو گئی ہیں کہ جنکو وہاں سے اٹھکر پھر دیکھنے والے کی آنکھوں میں جانا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔ جان نے ہر طرف بغور دیکھا مگر جب اسکو کہیں نہ پایا جسکو اسکی نظر ڈھونڈھ رہی تھی تو گھبرا کر اس پہرے والے سے پوچھا "کہاں ہیں؟ یہاں تو کوئی نہیں معلوم ہوتا"

پہرے والا۔ "یہ تو حضور وہ کیا پڑی ہیں۔ وہ (اشارہ کرکے) سامنے"

جان پھر اسی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ اس درجے کے مشرقی و جنوبی کونے میں دیکھا کہ کوئی شخص چپ چاپ پڑا ہے جسنے موسمی سردی سے بچنے کیلئے پاؤں سمیٹ کر سینے سے ملا لئے ہیں۔ نیچے پھونس کا بستر اور پھٹا پرانا بچھونا ہے اور بجائے تکیہ کے اس نے اپنا ایک ہاتھ دوہرا کے سر کے نیچے رکھ لیا ہے۔ اس پاس کوئی نہیں ہے مگر ہاں کسی نے کچھ رحم کھا کر ایک پھٹا پرانا موٹی قسم کا کوئی اونی کپڑا اس پر ڈالدیا ہے جسکو وہ سردی کی اذیت سے بچنے کے لئے نصف بچھائے اور نصف اوڑھے ہوئے ہے۔ جان نے دیکھتے ہی پھر اپنی گھبرائی ہوئی آواز میں پہرے والے سے پوچھا "یہی شاہزادی ہیں؟"

پہرے والے۔ "جی ہاں حضور یہی شاہزادی ہیں"

جان۔ "بہت افسوس ناک نتیجہ ہے! ہاہا۔ سچ ہے بادشاہ وقت کے خلاف ہو کر چلنا انسان کو ایسی ہی مصیبتوں میں پھنسا دیتا ہے۔" (نرم آواز سے) "شاہزادی صاحب" مگر کچھ جواب نہ ملا

وہی پہرے والا کمبخت (سخت آواز میں) "شاہزادی صاحب۔ شاہزادی صاحب حضور بلا رہے ہیں آپ سنتی نہیں۔ اٹھکر بیٹھئے۔ جلدی جلدی"

تھرتھرائی ہوئی آواز میں جواب ملا "آہ۔ کون ہے۔ کیا ہے۔ ہائے سب میرے دشمن ہو گئے اتفاق سے اگر کسی وقت آنکھ جھپک جاتی ہے تو یہ کمبخت نہیں مانتے۔ جان عذاب میں پڑ گئی ہے۔ خداوندا میں نے تیری ایسی کیا خطا کی تھی"

پہرے والا۔ (جھڑک کر) "اچھا تو خدا سے شکایت پھر کر لینا۔ ذرا اٹھکر بیٹھو۔ گھنٹا بھر ہو گیا ہے" پہرے والا کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ جان نے ڈانٹ کر کہا "خاموش۔"

بندۂ خدا خدا کے غضب سے ڈرو تم جانتی نہیں یہ کون ہیں؟ یہ ہماری شاہزادی ہیں جنکے سامنے تم سب سر جھکاتے تھے اگر وہ گنہگار ہے تو ملک کی بیٹی ہیں جو تم ہمارے سامنے اسقدر گستاخی پیش آتا ہے۔ شرم نہیں آتی۔ خبردار پھر کبھی ایسی گستاخی نہ کرنا۔ اٹھ جا سامنے سے دور ہو

میکسیمس۔ (پہرہ والے سے آہستہ آہستہ) ذرا پرے ہو جاؤ۔ دیکھتے نہیں ہو اسوقت غصہ میں بھرے ہوئے ہیں۔ تم نے تو غضب ہی کر دیا"

پہرے والا اپنی گستاخی پر خود ہی نادم ہو کر وہاں سے ٹل گیا اور جان نے شاہزادی کی طرف رخ کرکے بہت آہستہ اور ملائم آواز میں کہا۔ شاہزادی صاحبہ"

جان کی طرفداری کرنے اور اسطرح نرم آواز میں پکارنے سے خدا جانے ہنوریا کے دل میں کیا خیال آیا اپنی آواز پہچان کر اس نے جلدی سے اپنا چھپا ہوا منہ کھول دیا اور بہت غور سے جان کی طرف دیکھنے لگی۔ دیکھتے ہی اسنے پہلی نظر میں پہچان لیا اور جھمکا سے اٹھکر بیٹھ گئی۔ وہ گورا گورا پیارا چہرہ جسکے سامنے چودھویں رات کا چاند بھی کبھی داغی معلوم ہوتا تھا۔ آہ زمانے کا انقلاب ہے اب کچھ ایسا اترا ہوا ہے کہ مرجھایا سا معلوم ہوتا ہے وہ آنکھیں کہ حسن اور ملاحت سے کبھی رشک گل خار بنا تھا بار بار کے مخالف کے آسیب سے بالکل اسطرح زرد ہو گیا ہے جسطرح درختوں کے ہرے بھرے پتے باد خزاں کے طمانچے کھا کر زرد پڑ جاتے ہیں۔ بال پریشان سے جو کبھی طبیعت کیطرح پیچدار سیاہ کالے یا سنبل کی طرح ... تھے ... دبال دوش بنے ہوئے ادھر ادھر پڑے ہیں جنکو اسنے جلدی سے چہرے سے ہٹایا۔ ... دیکھیں ملین اور یہ دیکھکر جلدی سے کھڑے ہو کر کہا اگرچہ ... بھی ... باقی نہ ضعف طبیعت کچھ ایسی ستاتی کہ آہ کر کے بیٹھ گئی۔

جان ایک سناٹے کے عالم میں کھڑا ہنوریا کی یہ کیفیت دیکھ رہا ہے۔ رنج افسوس طیش غصہ یہ سب کیفیتیں اسی کے ساتھ تھیں ... جوش و خروش کے ساتھ اسکے ایک بیچارے دل پر نشتر لگائے ہوئے ہیں اور مصلحت وقت۔ ادب تعظیم زبان کو ... کیطرح منہ کے اندر قید کئے ہوئے ہیں ... اسکو ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ کچھ کہے۔ مگر پھر بھی جان سے نہ رہا گیا اور بے اختیارانہ اسکے منہ سے یہ فقرہ زبان سے نکل ہی گیا شاہزادی صاحب آپ نے مجھکو پہچانا؟" جسکے جواب میں ہنوریا نے ایک مرتبہ جان کے منہ کیطرف دیکھا اور پھر سر اٹھاکر آسمان کی طرف دیکھا اور دیکھکر ایک آہ سرد بھر کر پھر سر جھکا لیا۔

جان کو سمجھہ گیا تھا کہ ہنوریا نے مجکو پہچان لیا مگر پھر بھی اپنی طرف متوجہ کرنیکے لیے کہا۔ "آپنے کچھ جواب نہین دیا؟" اور ہنوریا نے انکھہ اوٹھا کر ایک محبت بھری مگر افسوسناک نظر سے اسکی طرف دیکھا جان نے پہلے ہاتھ جوڑے اور پھر اشارے سے بمنت اپنی طرف بلایا۔ ہنوریا کا دل تو خود ہی چاہتا تھا مگر خدا جانے کیا وہمی تھا جو ابتک وہ اسی جگہ پر خاموش بیٹھی تھی۔ اشارا پاتے ہی وہان سے اوٹھی اور جان کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ میکسیمس نے جھک کر بہت ادب سے سلام کیا اور جان نے فرط شوق سے کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھا کر ہنوریا کا ہاتھ ہاتھ مین لے لیا۔ جان اپنی رکتی ہوئی آواز مین ابھی اسیقدر کہنے پایا تھا "آہ! پیاری شاہزادی تمہاری یہ کیا حالت ہو گئی؟" کہ جوش گریہ کو ضبط نکر سکا اور نہ ہنوریا بجز اسکے اور کچھ جواب دینے پائی کہ وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھکر اشارے سے اپنی تقدیر کی خوبی کا گلہ کرے کہ دونو بے اختیار ہو کر رو دیے۔

آہ۔ عجیب وقت تھا۔ ۔ دو مصیبت نصیب آفت کے چھوٹے ہوئے سامنے کھڑے تھے دلمین مدتون کے بھرے ہوئے شکوے شکایت پڑے ہوئے دریائے شوق کیطرح جوش مار رہے تھے مگر آہ اس حال پر بھی شرم کا گہرا دیوار آہن کی طرح ان دونون کے درمیان مین حائل تھا اور بیخودی سے سکوت کی مہر زبان پر لگی ہوئی تھی دونون کے سر جھکے ہوئے تھے اور انکے دل کی موجودہ حالت انکو کسی طرح اس امر کی اجازت نہین دیتی تھی کہ زبان سے کچھ بھی کہین دونون کی آنکھون سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہین اور اسپر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لیجاتی ہین مشتاق آنکھین۔ تیا۔ رنج اور افسوس کی وجہ سے بیمار ناتوان کی طرح جھکی جاتی ہین۔ اور شوق نظارہ ہے کہ زبردست ہاتھون سے رہ رہکر انکو اوٹھائے دیتا ہے۔

میکسیمس نے جب دیکھا کہ اب عرصہ ہوتا جاتا ہے اور انکی بیخودی رقیب بنی ہوئی انکو حال دل کہنے کا موقع نہیں دیتی تو اسنے ہاتھ جوڑکر کہا "حضور یہ کیا غضب ہے کہ آپ اس مغتنم وقت کی قدر نہین کرتے۔ جو کچھ کہنا ہے کہہ لیجئے اور چلیئے۔ یہان زیادہ ٹھہرنا اور لوگون کے دل مین شک پیدا کریگا۔"

جان "آہ۔ میکسمس مین کیا کہون تم انکی حالت دیکھتے ہو۔ اسی لئے تو مین کبھی آتا نہ تھا بھلا انکو ایسی حالت مین اپنی آنکھون سے دیکھہ سکتا ہون؟ افسوس صد افسوس (ہنوریا کی طرف مخاطب ہو کر) پیاری شاہزادی تمنے بہت مصیبتین اٹھائین۔ ہا۔ تم اور یہ جیلخانہ۔ یہ نازک جسم اور یہ لباس۔ خدا سمجھے ان ظالمون کو۔ ہاے زور نہین چلتا ورنہ اچھی طرح

اس جرا دیکھا دیا - مگر ہیں اب کچھ ہو - میں کوئی نہ کوئی تدبیر کرتا ہوں. بلا سے جان با اپنے

ہنوریا دھیمی آواز میں) نہیں خدا کے لئے تم کسی ایسے خوفناک امر کا ارادہ بھی قصد نہ کرنا - خدا نخواستہ - خدا نخواستہ تمہارے دشمنوں کی جان کو اگر کسی طرح کا ... ہو گیا تو پھر ہنوریا کمبخت کی میت پر کوئی چار آنسو گرانے والا بھی نہ رہے گا۔"

جان "آپ کیسی باتیں کرتی ہیں - خدا مجکو اس دن کیلئے رکھے بھی نہیں (آہ بھر کر) خیر جو کچھ ہو گا دیکھا جائیگا - مگر آپ مجکو اسقدر بتا دیں کہ آخر آپ کو منظور کیا ہے ؟"

ہنوریا جان کے منہ کیطرف دیکھکر کیا کہا ؟ افسوس! پیارے جان تمنے مجھسے یہ ایک ایسا سوال کیا کہ جسکی مجکو تم سے کبھی امید نہ تھی - خیر سے آپکو ابھی تک اسی امر میں شک ہے کہ مجکو کیا منظور ہے! - آہ مجکو تو وہی منظور رہا اور ہے جو تمکو منظور ہے مگر کیا کروں -

افسوس ہے - خدا کو یہی منظور تھا - ایک دیکھو پھر کہے دیتی ہوں جو تمہیں میری قسم میرے لئے تم کسی ایسے خوفناک امر کی جرأت نہ کر بیٹھنا - میں تمہاری سچی محبت کا کہاں تک شکریہ ادا کروں - مگر پیارے جان تقدیر کا لکھا مٹ نہیں سکتا - تم مجکو اب خدا پر چھوڑ دو - اس عذاب سے اگر مجکو کوئی چیز چھٹا سکتی ہے تو وہ موت ہی ہے - ورنہ اب مجکو اپنی رہائی کی کوئی امید باقی نہیں رہی اور نہ میں نے تمکو اس لئے بلایا تھا میں نے تمکو فقط اسلیئے تکلیف دی تھی کہ اپنی زیست میں تمہاری صورت ایکمرتبہ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں - آہ - کیا کیا تمنائیں تھیں اور کیسی خاک میں مل گئیں ! - واہ رے مقدر !! پیارے جان میری وجہ سے تمکو بہت بہت مصیبتیں اٹھانا پڑیں - (ہاتھ جوڑ کر) خدا کے لئے معاف کرنا (بھرائی ہوئی آواز میں) پیارے جان خوب کان لگا کر یہ باتیں سن لینا - تمہاری ہنوریا کی یہ وقت چلتے ہوئی زبان کی شاید یہ آخری باتیں ہیں جسکو تمہارے کان اس وقت کے بعد بہت ڈھونڈھیں گے مگر یہ آواز پھر کہیں نہیں ملیگی - پیارے جان تم میرے چھوٹنے کا (زبان دبا کر) بہت رنج نہ کرنا ورنہ میری روح کو سخت صدمہ ہوگا - آہ - پیارے جان و ... ''

یہ آخری جملے ہنوریا نے اپنی درد آمیز ہنس رک رک کر ادا کئے - شاید ادر بھی کہنا چاہتی تھی کہ ایکبار اسکے ہاتھ پاؤں تھرتھرائے آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں سر نیچے

کی طرف بیتاب ہو کر جھکا۔ سارے بدن میں ایک بے قاعدہ لرزش ہوئی۔ جان نے ہاتھ بڑھا کر بہت سنبھالنا چاہا مگر کٹہرے کے حائل ہونے کی وجہ سے اسکا کچھ زور نہ چلا۔ جان اور میکیمس ارے ارے رے کرتے ہی رہے اور ہنوریا غش کھا کر زمین پر گر پڑی۔ تڑاق سے گرنے کی آواز سنکر پہرے والے دوڑے اور جان نے خود ان لوگوں کو بلا کر کہا۔ دیکھو شاہزادی کو کیا ہو گیا۔ اٹھے پڑے ایکبار اوٹھیں اور پھر گر پڑیں جان کی اسوقت عجیب حالت تھی وہ بہت غمگین دل اسکے سینے کے اندر دھڑک رہا تھا۔ جبکہ ہنوریا کی بے درد تقریر نے بے طرح ہلا دیا تھا۔ آنسو آنکھوں میں ڈبڈبا کے ہوئے تھے اور اضطراب و بیقراری سے سارا بدن کانپ رہا تھا۔ گو اپنے دل کے ہاتھ سے قریب ہی تھا کہ یہ بھی گرے مگر خوف رسوائی سے اسنے بہت استقلال کے ساتھ اپنے نہ سنبھلنے والے دل کو اسطرح سنبھالا کہ کسی کو کچھ ثابت نہوا۔

جان کے حکم سے جلدی جلدی کٹہرے کا قفل کھولا گیا پانی کے چھینٹے منہ پر دئے گئے پنکھا جھلا گیا ہاتھ پاؤں سہلائے گئے جنکے ذریعہ سے خدا خدا کر کے تھوڑی دیر میں ہنوریا کو کچھ ہوش آیا آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ میرا چاہنے والا چپ غمگین میرے سامنے کھڑا ہے۔

آہ پھر دل کا صدمہ ترقی کر گیا اور بے زار زار رونے لگی سنگی فرش پر اسکے گرنے سے پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ بہت چوٹ آئی ہوگی مگر نہیں خدا کے فضل سے خیریت گذری سر اور کہنیوں میں کچھ یوں ہی سی خفیف چوٹ آئی تھی جسکی کچھ تدبیریں بھی ہونے لگیں۔

اس چوٹ کی طرف سے گو اب جان کو کچھ اطمینان ہو گیا ہے مگر اسوقت روشنی میں اسکے ضعف اور نحافت کو دیکھکر اسکا دل کچھ ایسا بھر آیا کہ یہ اپنے دل کو لاکھ لاکھ سنبھالتا ہے مگر نہیں سنبھلتا آخر بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکلتے چلے آتے ہیں جب اسنے دیکھا کہ میرا راز فاش ہوا جاتا ہے تو وہ بغیر اسکے کہ ہنوریا سے کچھ کہے سنے صرف اسنے یہ کہتا ہوا باہر نکل آیا کہ دیکھو پہرے والو ہم اب جاتے ہیں تم لوگ یہاں سے بہت ہوشیار رہنا خبردار اور گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے مکان کی طرف چلدیا۔

سترھواں باب

اور شادی نہ کیجئے

جا کے گلزار سے مینائے زہر آلودہ اٹھا
کیا نصیبے ہے ترا بلبل شیدا تو نہ آ

بہار کا موسم ہے جاڑے نکل گئے ہیں اور آفتاب کی اعتدال کے ساتھ بڑھنے والی حرارت نے جاڑوں کی بڑھی ہوئی سردی کو ایک قاعدے کے ساتھ گھٹانا شروع کیا ہے گلابی گلابی سردی رہ گئی ہے اور نسیم بہار کی ٹھنڈی ٹھنڈی جوش آئند ہوائیں معشوقانہ ناز و ادا کے ساتھ دنیا میں ایک جوش پیدا کرتی ہوئی چل رہی ہیں۔ پہاڑوں سے جمی ہوئی برف گھل گھل کر چشمے اور دریاؤں کے پانی کو بڑھا رہی ہے اور نباتات میں قوت نامیہ کا وہ مادہ جو اس سے پہلے خزاں کے ڈر سے رگوں کی تہ میں چھپا ہوا بیٹھا تھا اب بے برگ و بار درختوں کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور ہر شاخ سے کونپل نکل نکل رہی ہے جا بجا پودوں کی کلیاں بھی نکل چلی ہیں اور موسم کی رت بدلی دیکھ کر اپنے بڑھے ہوئے شوق سے عنادل بھی اور چمن میں جا کر دیکھ لو کہ آتے ہیں جو پہلے باد خزاں کے جھونکوں سے بالکل اجڑے ہوئے پڑے تھے انسان کی حیات کا وہ مادہ گو آجکل اپنی معمولی مقدار سے کچھ بڑھا ہوا نہیں ہے جو غذا کے طور پر سینہ کے اندر ہمیشہ پہونچایا جاتا ہے اور جو قدرتی طور پر جگر کی حرارت اور رگوں میں گردش پانے کی گرمی سے ہر روز جسم میں تقسیم ہوتا ہے مگر اس موسم کی لطیف حرارت تنفس کے ذریعہ سے اندر جاتی ہوئی ہوا میں کچھ ایسا حیات کا مادہ ملا دیتی ہوا ہے کہ سب کے چہروں پر کچھ اور ہی رونق آ جاتی ہے جو شاید اس سے پہلے کسی کی نظر میں نہ آئی ہوگی۔ پھولوں کے سرخ سرخ رنگ ہیں تو اور شوخی آئی ہی جاتی ہے اور ان سے زیادہ گلرخوں کی رنگت میں۔ لیکن اس فصل میں تو ان حسرت نصیب مشتاق کے زرد چہروں کی سرگرمی جو دے سکتی ہے جو خون لہو پیتا ہو اور وہی ہے جنہوں نے ساری عمر فراق میں خون جگر پی پی کر ایک قطرہ بھی اپنے نحیف و زار جسم میں نہیں چھوڑا تھا۔ حیرت ہے کہ عاشقوں کا قدیم زمانہ ہی ہوتا ہے انکے سینے کو اس موسم کی ہوا چلتی ہے دردھا۔ غم کا ایک تختہ گل کھلا ملتا ہے۔ جنون ہرے ہو جاتے ہیں اور دشت نوردی اور بادیہ پیمائی کا سودا سر میں سما جاتا ہے۔

یہ ہے کہ اس فصل کی ابتدائی حرارت سے ہر شخص کے جسم میں وہ خون جو رقیق ہو کر رگون کے اندر اچھی طرح دوڑنے لگتا ہے جو پہلے سردی کے مارے جما ہوا سے قلب سے باہر نکلنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا اور اسی کے ساتھ وہ حوصلے اور ولولے بھی دل میں پیدا ہو جاتے ہیں جو شاید اور موسمون مین جوش خروش کے ساتھ ہوتے ہونگے۔

ہنگری کے بادشاہ آتھل پر بھی اس موسم نے اپنا پورا اثر کیا ہے اور اسکے دل میں پھر دوبارہ وہ خواہشین پیدا ہو گئین ہیں، جنکی نسبت خیال کیا جاتا تھا کہ ایک بار ہو کر پھر نہونگی سال گزشتہ تو وہ شالون کے میدان سے ہمت ہار کر چل دیا تھا مگر امسال موسم بہار کی روح افزا کہاتے ہی پھر کچھ اسکا حوصلہ بڑھ رہا۔ ہنوریا کے جہیز پانے کی پھر دل میں خواہش ہوئی۔ پھر شادی کا پیام اٹلی بھیجا اور پھر وہی سے جیلے حوالون کے ساتھ وہی نامنظوری کا خشک جواب ملا جو پہلے ملا تھا جسنے آتھل کے طیش کو پھر جوش دلایا اور وہ بیشمار فوج لیکر کوہ آلپس کو طے کرتا ہوا اکولیا تک پہونچا۔

اکولیا بحری قوت کے شہرون مین ساحل ایڈریاٹک پر ایک بہت زرخیز آباد اور محفوظ مقام تہا اور پیر آتھل کے تاخت و تاراج کرتے ہوئے آنیکی خبر سکر اہل اکولیا نے آلات حرب وغیرہ سے اسکو مستحکم کر لیا تھا کہ آتھل کو آگے بڑہنے کا کسی طرح موقع نہین ملا۔ مجبوری سے شہر پناہ کے آس پاس خیمے ڈیرے پڑ گئے اور اٹلی والے بڑی مستعدی اور جوانمردی کے ساتھ اپنے شہر کی حفاظت کرنے لگے۔

اس محاصرہ کو اب تین مہینے گذر گئے ہین ہنگری کی فوج پڑی ہے اور شہر پناہ کا پھاٹک اسی طرح بند ہے جس طرح کہ تہا لیکن ہان اب اتنا تو ہوا ہے کہ گرم موسم گزر پر آجانے اور گرم ملک کی سخت گرمی نے اہل ہنگری کی ساری شجاعت اور دلیری کو پسینے کی راہ نکالکر اب بالکل پست ہمت کر دیا ہے اور اسپر آجتک کی اپنی کل کوشش بیکار دیکھکر اب اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ اکالیا کا ہمارے ہاتھون فتح ہونا بہت مشکل ہے اور اسی پست ہمتی کے خیال نے ان کو اس امر پر آمادہ کر دیا ہے کہ اب یہان سے ٹل چلین تو اچھا ہے آتھل اکثر انکو سمجہاتا لیا اور اسوقت بھی اپنی پرجوش تقریرون سے انکے حوصلے بڑھا رہا ہے مگر آج وہ سب کچھ ایسی ہمت ہار بیٹھے ہین کہ ایکی نہین سنتے اور اپنے وطن واپس جانیکی تیاریان کر رہے ہین۔ آتھل بسبب کر کیا چیت ہے

انکا منہ دیکھ رہا ہے اور کچھ اسکی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کرے - نہ تو اچھا بیدل فوج کا روکنا ہی اس کے اختیار میں ہے اور نہ اسکا دل یہ ننگ و عار کو قبول کرتا ہے کہ وہ اپنا سا منہ لئے ہوئے اپنی سلطنت کو پلٹ جائے -

آتل اپنے خیالات میں ڈوبا ہوا تھا کہ اتفاق سے اسکی نظر ایک لکڑ بگڑ پر جا پڑی جو شہر کو چھوڑ کر اپنے بچو نکو لئے ہوئے جنگل کی طرف دوڑا چلا جاتا ہے جسکو دیکھتے ہی اسنے فوراً ایک فقرہ اپنے دل سے گڑھا اور اپنی فوج سے مخاطب ہو کر بلند آواز سے کہا "یارو کیوں ہمت ہارے دیتے ہو دیکھو لکڑ بگڑ شہر کی تباہی دیکھ کر جنگل کو چل دیا ورنہ ممکن نہ تھا کہ ایسا جانور جسکو انسان سے انس ہو خود بخود انکی صحبت کو ترک کرے اور جنگل کا راستہ لے - معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں اب کھانے پینے کا سرآ مطلق نہیں رہا اور ایسی حالت میں انہوں نے شہر کا چین لینا مشکل کیا ہے - ذری کمر ہمت باندھو ابھی تو فتح ہوا جاتا ہے - ہاں میری فوج کے بہادرو! ذرا آزما اپنی شجاعت اُلّی والوں کو دکھا دو! بس ایک ہی حملے میں فتح ہے"

خدا جانے یہ کس غضب کے جوش دلانیوالے فقرے تھے جو کہتے ہوئے بہادر دیا انکی آنکھوں کے اشاروں کی طرح فوراً اچھل گئے - سب فوج والوں کی مردہ تمنائیں از سر نو زندہ ہو گئیں - تازہ جوش بڑھا اور وہ سب اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر لڑنیکے لئے چلے جو واپس جانیکے لئے تیار کئے گئے تھے گو انکو لیا دو کیل کانٹے سے درست تھے - شہر پناہ کے پھاٹک پر پورا انتظام تھا مگر وحشیوں کا یہ حملہ کوئی معمولی حملہ نہ تھا بلکہ وہ ایسی قومی خیال کا جوش دلایا ہوا زبردست حملہ تھا جسنے اہل روما کی وقعت کو انکے دل سے بالکل کھو دیا تھا اور وہ اس خیال کی بنا پر انکی نظروں میں بالکل ضعیف تھے - انہیں سے تھوڑی فوج تو ان لوگوں سے گرم پیکار ہو گئی جو پھاٹک کی حفاظت کر رہے تھے اور باقی فوج دھاوا مارتی ہوئی فصیل پر پہنچ گئی جو ان سے لٹ لٹ کر پرواز کرتے دیکھتا تھا - انکی آگ بجھاتے رہے ذرہ بکتر پھینک پھینک کر روکتے ہی رہے مگر ان وحشیوں نے آسمان اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کہ کون بلا آ گیا ہے اور کیا کر رہا ہے -

شہر والے اپنے تو خوب لڑے اور جیسے ... گو آخر کار

پہاٹک توڑ ڈالا گیا۔ شہر پناہ کھدنے لگی اندر شہر والے بڑی بیرحمی کے ساتھ قتل ہونے لگے۔ الامان الحفیظ کا شور برپا تھا۔ بڑی بڑی عالیشان عمارتین جو اپنی بلندی کو دیکھ کر آسمان سے بھی لاف ہمسری مارتی تہین تہوڑی ہی دیر مین مٹی کا ڈہیر بنی ہوئی زمین پر پڑی ہوئی تہین۔ جا بجا اہل شہر کی نعشون کے انبار لگے ہوئے تہے جنکے مردے کو زمین بہی خوف کے مارے نہین قبول کرتی تہی اور انکی گوشت کو وہ ناخوانده مہمان (گدھ) بہی نہین پوچہتے تہے جو ایسے کشت و خون کے مقام پر آسمان سے خود بخود ٹوٹ پڑتے ہین۔

روح اپنے اپنے قالب کو چہوڑ چہوڑ کر اس سلسلے کو توڑ رہی تہی جو حکیم مطلق نے بڑی بڑی حکمتون سے جسم و جان کے مابین مین قایم کیا تہا اور انکا خون انکی نعشون کو ڈبوتا ہوا ان سڑکون پر مارا مارا پہرتا تہا جنپر خود اہل اکولیا بہی آتے جاتے تہے۔

بالاخر اہل آہنگری نے شہر پر قبضہ پاکر شہر اور اہل شہر کا جو حال کیا وہ رومی مورخ کے اس فقرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ "دوسری پشت کے لوگون کو اکولیا کی خرابی کے آثار تک نہین ملے"

اس کشت و خون پر بہی آتل کا دل میلا نہین ہوا بلکہ اس فتح عظیم نے اسکی امید کو اور بہی اسکے حوصلہ کو اور بہی بڑہا دیا اور وہ اسی طرح بستیون کو ویرانہ بناتا اٹلی کی دار السلطنت کی طرف چلا۔

یہ اخبار روما مین برابر پہونچ رہے ہین اور اہل اٹلی یہ سن سنکر پریشان ہوتے جاتے ہین سارے ملک مین ایک تہلکہ پڑا ہوا ہے اور ہر شخص اسی اندیشہ مین ہے کہ دیکہئے اب کیا ہوتا ہے۔ ویلن ٹینی ان تو ڈر کے مارے تخت و تاج کو چہوڑ کر جلا وطنی اختیار کرنے کو تہا مگر اسکی مان اور ارکین دولت نے اسکو اطمینان دلا دلا کر ابہی تک روک رکہا ہے لیکن ہین سب پریشان۔ دیکہئے نا دیوان عام مین وہ تو ملکہ پلیسیڈیا چپ سر جہکائے تخت پر بیٹہی ہے اور اسکی داہنی طرف ویلن ٹینی ان بیٹہا ہے جسکے چہرے پر سب سے زیادہ ہوائیان اڑ رہی ہین اور دیکہئے بائین طرف دین عیسوی کا پیشوا پادری لیو بہی بیٹہا ہوا ہے وہ جسکے نورانی چہرہ پر عظمت و جلال کے ساتہ تقدس بہی برس رہا ہے اور جسکے گلے مین لٹکتی ہوئی مقدس صلیب برقی تعویذ کی طرح سینے پر پڑی ہوئی اپنا مبارک اثر قلب تک پہونچا رہی ہے اسکے بعد ہمارے دوست جان کی کرسی ہے

پھر ایلیشیس کی اور اسکے بعد اراکین دولت کی لیکن سب پر سکوت طاری ہے اور کوئی دم نہیں مارتا
تھوڑی دیر مین ملکہ نے اپنا جھکا ہوا سر اوٹھایا اور ایلیشیس سے مخاطب ہو کر ایک مایوسی کے لہجے مین
کہا "کیون ایلیشیس! پھر اب کیا کیا جائے"
ایلیشیس - (دبی زبان سے) "حضور کیا عرض کرون فوج کی قلت سے مجبوری ہے ورنہ
مین ان وحشیونکو اُنکے مظالم کا اچھی طرح مزا چکھا دیتا"
ملکہ - یہ تو ہم ہی جانتے ہین - مگر اسکی کوئی تدبیر! آخر آپ کی اس تقریر کا ماحاصل؟ کیا
تخت و تاج سے اب دست بردار ہونا چاہیے - کیون؟" جسکے جواب مین بجاے
اسکے کہ زبان سے کچھ کہا جائے ایلیشیس نے گردن جھکالی اور ملکہ اسکا یہ مجبوری کا سکوت
دیکھ کر خود ہی کہنے لگی "ہان پھر اب کیا ہو سکتا ہے - افسوس! اس سلطنت کی قسمت اور
میری سرنوشت مین یہی لکھا تھا!"
جان چپ بیٹھا یہ گفتگو سن رہا تھا ادھر بہت بھاری ہوئی اہل سلطنت کی مایوسی کرنیوالی
باتین - ادہر آتھل کا فتح و نصرت کے ساتھ برابر بڑھتے چلے آنا ایک طرف سے دل خون
شدہ کا بڑھا ہوا شوق - ایک طرف سے امید و بیم کا انقطاع کلی یہ سب امور اسکے
دل کی کچھ عجیب حالت - سنتے ہوئے ہین کہ اسکے کان مین وہی پرحسرت جملہ ہونچا
جو ملکہ نے ابھی ایلیشیس کے سکوت پر کہا تھا - گو اسوقت اپنے دل کی حالت کے اعتبار سے
اس قابل نہ تھا کہ کچھ کہتا مگر پھر بھی اسنے زبردستی اپنے ہوش و حواس جمع کیئے اور اسطرح کہنا
شروع کیا "حضور والا! خدا ناخواستہ اسقدر کیون ڈرتے اور پریشان ہوتے ہین؟
جبتک ہم جان نثارون کے تن مین جان ہے ہوقت تک کسی کی مجال کیا ہے
جو ریوناہین قدم بھی رکھ سکے - آتھل آئے تو بھلا - دیکھین کیونکر آتا ہے"
ملکہ - کسیقدر خوشی کے لہجے مین "شاباش - شاباش - کیون نہو آخر کسکے بیٹے ہو -
ایسی ہی ہمت و جرأت چاہیئے مگر جان تم یہ تو سمجھو کہ آخر تم کروگے کیا! فوج تو
سب شاہزن کے میدان مین کٹ گئی - کچھ آرلینس کی نذر ہوگئی - پھر ادہر طرہ کہ آجکل
کسی طرف سے مدد بھی نہین مل سکتی - ایک قسطنطنیہ پر بھروسا تھا مگر وہ سلطنت
خود اُسکی بہ جگدار ہے - رہا مارس ماونٹ گو وہ بظاہر ملا ہوا ہے اور اگر اوس سے
مدد طلب کیجائے تو وہ شاید خوشی سے چلا بھی آئیگا مگر اسکی خفیہ سازشون سے

دل کھٹکتا ہے - وہ بہی آدمی چالاک - پہر ایسی حالت مین تم کیا کر سکتے ہو یا اور کوئی کیا کر سکتا ہے "

جان "حضور عالی کا فرمانا بہت بجا ہے لیکن یہ بہی تو نہین ہوسکتا کہ آتش سا شخص سر پر چڑہتا چلا آئے اور ہم یونہین بیٹھے دیکہا کرین - حضور - اگر فوج سب قتل ہو گئی ہے تو کیا ہماری ذاتی شجاعت بہی اسکے ساتہہ مر گئی ہے - ہرگز نہین - ایسا کبہی نہین ہوسکتا ہے - مجکو حکم ہو مین ابہی تو جا کر روکتا ہون - دیکہین تو کس طرح چلا آتا ہے مین جسقدر فوج باقی ہے اوسی سے لڑون گا - خداوند یسوع میری مدد کرنیوالا ہے"

پادری لیو - (جان سے مخاطب ہوکر) "اسمین شک نہین کہ آپ بڑے شجاع اور بہادر ہین لیکن یہ تو فرمائیے کہ جب فوج ہی مقابلہ کے قابل نہین تو آپ اکیلے کرینگے کیا؟ بیفائدہ اپنی جان معرض ہلاکت مین ڈالنا اس سے حاصل ؟ "

جان (بہت پرجوش لہجہ مین) "کچہہ ہرج کی بات نہین ہے - یہ جان ہے - کسدن کیلئے اگر اپنے خداوند کی نعمت کے کام آجائے تو اس سے زیادہ اسکے لئے اور کون فخر کی بات ہوسکتی ہے "

پادری صاحب "نہین نہین - اسکا نام جان نثاری نہین ہے - ایسی حالت مین لڑنا اپنے آپ کو دانستہ ہلاک کرنا ہے - میرے نزدیک جسطرح ممکن ہو صلح کی فکر کرنی چاہیئے ایسی بے سر و سامانی کی حالت مین میرے نزدیک اس سے بہتر اور کوئی چیز نہین "

ملکہ "ہان ہے تو بہتر - مگر شاید اب وہ کسی طرح اسبات پر راضی نہین ہوگا تاہم اسکی کوشش کی جائے اگر یہ ہوجائے تو اس سے بہتر اور کوئی چیز نہین "

ویلین ٹنی ان (ایک مرتبہ گہبراکر) "اور ما نجان اگر وہ منظور یا نیکر ہی راضی ہو جائے تو آپ اسکو دیڈالیئے "

ملکہ "ہان یہ بہی ہہی - وہ کمبخت کسی طرح راضی تو ہوجائے "

جان - (اپنے دل مین) "لعنت خدا کی ان بیحیاؤن پر - اور اس ویلین ٹنی ان کو تو دیکہو کس بے حیائی سے کہہ رہا ہے کمبخت کو شرم بہی نہین آتی - (غصہ کو روک کر کسیقدر بلند آواز مین) حضور کا ارشاد بجا ہے لیکن اگر جان بخشی کیجائے تو مین بہت

ادب کے ساتھ اسقدر عرض کرنا چاہتا ہون - کہ کیا کوئی سلطنت علی الخصوص اٹلی کے معزز گورنمنٹ جسکی گردن اجتک کسی کے سامنے نہین جھکی ہے وہ اس ننگ و عار کو اپنی طرف منسوب کرنا جائز رکھتی ہے کہ وہ اسطرح خدانخواستہ اپنی شاہزادی دیکر اپنی سلطنت کو بچائے اگر ضرورت اور مجبوری اسکی بھی اجازت دیدے تاہم یہ معاملہ اب طے ہوچکا یعنی معلوم ہوتا ہے سب جانتے ہونگے کہ آپکو مکر و فریب سے جیسی رغبت ہے اور کسی چیز سے نہین - خود آپکی یہی درخواست جب پہلے یہ حیلہ کرکے نامنظور کی گئی کہ شاہزادی صاحب کی شادی ہوگئی ہے تو اب یہ نہین جانا گیا کہ پھر اس امر سے اپنی برات کیجائیگی کہ پہلے ایک صریح جھوٹ سے (جسکا اقبال اب خود ہی کیا جاتا ہے) اسکو فریب نہین دیا گیا - اس امر کی درخواست کرنا تو درکنار ایسی حالت مین اسکی درخواست کا منظور کرنا بھی میرے ذہن ناقص مین ایک ایسا بدنما فعل ہے کہ جسکا مین اپنے خداوند ولی نعمت کی طرف منسوب ہونا بھی پسند نہین کرتا"

جان کی یہ مخالفانہ تقریر جسکے لفظ لفظ سے گستاخی اور بے ادبی مترشح ہو رہی تھی کہ ہرگز اس قابل نہ تھی کہ ادن کانون سے سُنی جاتی جو ایسی باتین بُرا اور درست سُننے کے عادی ہوتے ہین مگر جس چیز نے انکو یہ سب باتین سنوادین وہ وہی مجبوری تھی جس نے انکو اس امر کے کر دینے پر راضی کر دیا تھا جس سے وہ ہمیشہ انکار کرتے تھے - بہر حال ملیمن ٹینی ان اور ملکہ دونون خوب جانتے تھے کہ ایسے نازک وقت مین ہمیں ایک شخص کا بھی خلاف ہو جانا ہمکو سخت نقصان پہونچا دیگا - دونون چپ بیٹھے جان کی تقریر سُنکر اور دم نہین مارا - لیکن تھوڑی دیر کے بعد جس شخص نے زبان کھولی وہ وہی ایڈورڈ تھا جو ایک مذہبی پیشوا ہونے کے ساتھ ملکی امور اور عقل و دانش مین بھی بڑے بڑے عقلا اسکو اپنا پیشوا سمجھتے تھے اسنے کہا - ہان آپ بہت سچ فرماتے ہین اسمین کوئی شک نہین

پھوروم کا ایک باشندہ تھا جو اپنے زمانہ کا بہت بڑا لائق شخص شمار کیا جاتا تھا پہلے ڈیکن تھا پوپ سکسٹس سوم کی وفات کے بعد ۱۹ ستمبر سنہ [illegible] مین یہ پوپ کیا گیا اور [illegible] تک پوپ رہا - اسنے اپنی عقل کے زور سے ایسے ایسے کار ہائے نمایان کیے کہ آجتک وہ لیو دی گریٹ (اعظم) کے نام سے یورپ مین مشہور ہے اسنے اپنی فصاحت - بلاغت اور مواعظ کے وجہ سے متقدمین مین بہت نام پیدا کیا - بقیہ صفحہ [illegible]

کہان خرابیون کے بڑھ جانے کی وجہ سے اب صلح کا ہونا ہی مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن پھر بھی اہل اطالیہ کے جان بچنے کی اگر کوئی امید ہے تو اسی صلح کے ہو جانے سے ہو سکتی ہے ورنہ یاد رکھیے گا کہ پھر ایسی مشکل پڑ جائیگی کہ اسکا آسان ہونا کسی صورت سے ممکن نہوگا -

ملکہ اور ولین سُنی ان - ہان ہان - بس صلح کی فکر کرنی چاہیے اور کچھ نہین "

جسکی ان سب نے تائید کی جو وہان حاضر تھے - اصل بات یہی تھی کہ اٹلی کے ہر فرد بشر کو دلیر آتھلا کا خوف چھایا ہوا تھا اور ہر ایک شخص یہی یقین کرتا تھا کہ آتھل کا گذر جس مقام پر ہوگا اسکا وہی حال ہوگا جو اکولیا کا ہوا - اسی وجہ سے سب اسی امر کو دل سے چاہتے تھے کہ اگر صلح کی ٹھہر جائے تو بہت اچھا ہے - گو اس رائے سے ہمارے دوست نے بہت اختلاف کیا لیکن بیچارے کی ایک نہ چلی اور بالآخر اس کام کو سرانجام دینے کیلئے جو شخص منتخب کرکے آتھل کی طرف روانہ کیا گیا وہ وہی لائق شخص تھا جسنے اس رائے کو پیش کیا تھا -

خیر یہان تو یہ سب تدبیرین ہو رہی ہین اور ادہر آتھل شہرون کو برباد و تباہ کرتا فتح اور نصرت کے ڈنکے بجاتا ہوا برابر بڑہتا چلا آتا ہے آج اسکا کیمپ اس مقام کے قریب ہے جہان کہ دریائے منشیس اور دریائے پو باہم مل گئے ہین - کیمپ کے سامنے ہرا ہرا سبز اسا میدان سین اگا ہوا ہے جسکی آبیاری کیلئے وہ قدرتی آبہر جاری ہین جو دیکھنے والون کی نظر بچائے ہوئے زمین کے اندر ہی اندر دریا کا پانی لئے ہوتے آئے ہین اسکی شرقی حدبندی جس چیز نے کی ہے وہ ایک ریگستانی فرش ہے جسمین دریا کی طغیانون نے زمانہ کی طرح نشیب و فراز پیدا کر دئے ہین اور آفتاب کی تیز شعاعون نے انکی رطوبات کو فنا کرکے انکے ہر جزو اور ذرے ذرے مین وہ چمکدار مادہ دیدیا ہے کہ جو اسوقت دہوپ مین بیحد اس طرح جگمگا رہی ہین کہ نظر خیرہ ہوئی جاتی ہے اسکے بعد آپکی مشرق کیطرف جانے والی نظر کو وہ مقام ملیگا جہان پر دریائے منشیس کا پانی گہوم کر سیدہا بستی کے سامنے جیل آئس مین داخل ہوتا ہے یہان کفدار موجین پانی سے اٹھ اٹھ کر گر رہی

اور اسکے ساتھ ملکی معاملات مین اسکی عقل رائی صائب تھی کہ بینڈکٹ چیارم نے ڈاکٹر انگلینڈ پادری و ڈاکٹر پادریان کا سلطان بنایا - یہی قسمیات کا بہت بڑا ذخیرہ چھوڑ کر ۱۱ - اپریل سنہ ۴۶۱ع کو دنیا سے ملکہ عدم جدا ہوئے صرف نام روشن لوگون مین اب تک ایک تواریخ مین ہے -

ہیں ہوا اور پانی کے اختلاط سے حباب بن بن کر اسی طرح ٹوٹ رہے ہیں جسطرح عشق کے پرخار وادی میں خار مغیلان کی چبھن سے کسی برہنہ پا کے آبلے قدم قدم پر ٹوٹ جاتے ہوں تھوڑا دن چڑھ آیا ہے اور آتھل خواب راحت سے بیدار ہوکر اپنے چرمی خیمے میں ٹہلتا ہے۔ ابھی فتح سرینکی تدبیروں میں اسکا ذہن لڑا ہوا تھا کہ دربان نے آکر عرض کیا " حضور عالی روما سے ایک شخص آیا ہے اور حضور میں باریاب ہونا چاہتا ہے "

آتھل - کیوں - کس لئے - کیا نام ہے - ؟ "

وہی دربان " حضور - یہ تو مجکو معلوم نہیں مگر لوگ کہتے ہیں وہ کوئی بڑا معزز شخص ہے اٹلی کے سب لوگ اسکی قدر کرتے ہیں شاید وہ نصرانیوں کا پیشوا ہے "

آتھل " اچھا آنے دو "

دربان یہ حکم پاکر باہر چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد جو شخص اندر داخل ہوا وہ پادری لیو تھا - آتھل گو ایک وحشی فرقے سے تھا - نہ اسکا کوئی دین حامیان تھا اور نہ اسکی نظروں میں دین عیسوی کی کچھ وقعت تھی مگر پھر بھی اسنے فقط اس خیال سے کہ یہ ایک مذہب کا پیشوا ہے اسکو بہت تعظیم اور تکریم کے ساتھ لیا - کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی اور پھر اسطرح گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا -

آتھل " آپ کا نام کیا ہے "

لیو " جناب عالی مجکو پادری لیو کہتے ہیں "

آتھل " اہا آپ عیسی ناصری کے جانشین ہیں - آپنے کیوں تکلیف کی - کیا بطور سفارت کے آپکا آنا ہوا ؟ "

لیو " نہیں جناب - میں سفیر نہیں ہوں - لیکن آیا میں ضرور شاہ اٹلی کے دربار سے ہوں اور انہیں کے اصرار سے - لیکن سب سے زیادہ مجکو جس چیز نے اسوقت آکر حضور میں حاضر ہونیکی عزت بخشی ہے وہ ایکقسم کی ہمدردی ہے جو مجکو بندگان خدا کیساتھ ابتدا سے ہے "

آتھل " وہ کیا ؟ - فرمائیے "

لیو " ہاں میں عرض کرتا ہوں لیکن قبل اسکے کہ میں کچھ کہوں مجکو چاہیے کہ میں اپنے ساتھ اپنی جان کی امان بھی حضور سے مانگ لوں سو مجھے کہ جو بات کہنے کے خلاف مزاج کہی جاوے

وہ مجھکو یک ... ہو سمجھاتی ہے جسکو ہماری غریب آدمی تو سنکر چپ ہو رہتے ہیں مگر بادشاہوں کے دربار میں تو وہ کسی بہی نہیں معاف اور کہنے والے کی زبان قطع کرا دیجاتی ہے"

اٹھل - "نہیں نہیں - آپ جیسا پڑھا ہونکی حیثیت سے ہر شخص کے واجب التعظیم ہیں آپ شوق سے کہیئے"

لیو - "حضور کی قدردانی - آپکی بندہ نوازی - مجھکو یہ عرض کرنا ہے کہ خداوند والا نے جو یہ لمبا جنگ بچہا رکہی ہے اور ایک طرف سے قتل عام ہوتا چلا آتا ہے آخر اسکی کوئی حد بہی ہے"

اٹھل - "اسکی کوئی حد نہیں - اسکی انتہائی بس اسوقت تک ہوگی جبتک اٹلی کا ایک متنفس بہی زندہ رہیگا -"

لیو - "درست! مگر گستاخی معاف اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ رعایا تو ہوگی نہیں پہر بادشاہ بنکر آپ اٹلی کے تخت پر [illegible] ؟"

اٹھل - "سچ ہے - [illegible] لیکن آپ یہ سمجھئیگا کہ اٹلی والے تو کیا ہیں دوچار [illegible] اٹلی کا نشان بہی صفحۂ روزگار پر ہوگا"

لیو - "آپ درست فرماتے ہیں - لیکن اسکی کوئی وجہ بہی تو ہونی چاہیئے"

اٹھل - (تعجب کے لہجے میں) "آپکو نہیں معلوم ہے؟ آپ اپنے بادشاہ سے پوچھیئے کہ میں نے ایک مرتبہ نہیں دو بار کس سہولیت سے ہونوریا کی خواہش کی تہی اور وہ کس طرح پیش آیا اگر اس خونریزی کا کوئی باعث ہوا ہے تو وہی ہوئے ہیں - میں نہیں ہوں"

لیو - "تو انہیں سے اسکی بازپرس بہی ہونی چاہیئے - ہماری رعایا نے کیا بگاڑا ہے جو پانی کی طرح انکا خون بہایا جائے یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ لڑائی جہگڑا ہو بادشاہوں میں اور عذاب بیچاری رعایا کے سر - آخر ان بیچاروں کا قصور؟"

اٹھل - (اپنے برابر کے لہجے میں) "آہستہ - قصور رعایا کا نہو لیکن انکو بادشاہ کے ہاتہ سے کوئی بچا نہیں سکتا"

لیو - (تہوڑے سکوت کے بعد) "اچہا خداوند والا اگر خواہش پوری ہوجائے تو کیا آپ ہم سے صلح کر لینگے؟"

اٹھل - "تب صلح کیا! کیا آپکو [illegible] کی خواہش کے پورے ہونے میں اب بہی کچہ شک ہے؟ - اب تو شاہزادی کے ساتھ اٹلی کا تخت و تاج بہی جہیز میں ملیگا -"

یہ جواب سنکر تقریر کا سلسلہ کہینچ گیا - اٹل گو کسی طرح صلح پر راضی نہیں ہوتا تہا مگر پادری لیو نے ہار نہیں

تعریف [illegible] اسکا نشانہ [illegible] ہر حال ابھی [illegible] ہے -

گو یہ [illegible] اور ایک نور جس طرح [illegible] دیکھا [illegible]

[illegible] ہوتے [illegible] مسائل اور علمی مشکلات [illegible] اسکا [illegible]

عقل [illegible] کیا [illegible] دنیا کے کاروبار [illegible] اور [illegible]

نہیں ہوتا [illegible] ان کی [illegible] اور [illegible] کو سمجھا سکتے ہیں [illegible]

شخص [illegible] جو اسوقت کی [illegible] اور کونسلوں میں شریک [illegible] تھا اور اسکی

[illegible] اسکی سحر بیانی نے [illegible] دکھائے [illegible]

[illegible] گیا [illegible] پادریوں کا [illegible] لیئے [illegible] گفتگو [illegible]

[illegible] کی نگاہ [illegible] اسکا [illegible] قائم کر دیا [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] بیان کی مدد [illegible] کو [illegible]

[illegible] قول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور اسکو دار سے عیش و عشرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ [illegible] ہیا کر دیئے گئے ہیں
جو ایک جلیل القدر شاہزادہ کے واسطے پہنچا سکیں [illegible] [illegible] عشق و لطف کے سب سامان اور
شکار بھی بادشاہ یہ بھی دیکھ لے کی طرف [illegible] ہے کہ [illegible] بعد بیٹھکے اندر شاہزادہ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نکردیگی تو تمہیں کبھی [illegible] آپکو مشکل نہیں ہے مگر یہ اب
یقین [illegible] ہے کہ پیرا[illegible] کی خیر ہوگی -

اٹھارھواں باب

اور مزے اوڑائیے
خدا کے بیٹو جنکو عیش آنکھوں میں ہوئے ہیں
جہاں پہنچتے ہیں نقارے یاں تم بھی ہوتے ہیں

برسات کا موسم ہے [illegible] دن کے بعد بینہ برسکر [illegible] کھلا تھا مغرب کی طرف جھکے ہوئے آفتاب کی
تیز شعاعوں [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ پھر ایک طرف سے کالی کالی گھٹا
اٹھی [illegible] تاریکی چھا گئی اور ان گھٹاؤں سے حد نظر تک [illegible] رنگ چھانے لگا جو ہر طرف ایک سرد ی
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] معلوم ہوتا تھا بادل کی گرج [illegible] [illegible] [illegible] ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوائیں مستانہ ناز و ادا کے ساتھ جھوم جھوم کر چلنے والی [illegible] شرابی کی لغزش پا
کیطرح قدم قدم پر [illegible] [illegible] [illegible] کہاں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے
[illegible] [illegible] ہو [illegible] ہیں - پانی چھم چھم برس رہا ہے بجلی کوند رہی ہے اور آتش
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطنت [illegible] دریا
[illegible] [illegible] ہے - عیش و نشاط کی صحبت گرم ہے [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] اور شراب کا دور چل رہا ہے -

[illegible] [illegible] یہاں آئے ہوئے ابھی دو چار روز گذرے ہیں - [illegible] [illegible] اور [illegible]
مدارات سے دنیا کی کوئی خوشی اور کامرانی ایسی نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] آئی ہو - دولت اور مال کا یہ عام قاعدہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] پاس ہوتی جاتی اسی طرح عیش و عشرت کی فرصت [illegible]
اور [illegible] [illegible] کی رمادی کی طرح [illegible] [illegible] [illegible]

موجود تھے مگر پھر بھی اسکی ہمیشہ قوت بازوں کیلیے دو حرص نے اسکو ایک ارادہ کرنے پر آمادہ کر دیا۔ اسنے چاہا کہ وہ انتظار کا زمانہ جو شاہزادی بہوریا کے آنے کے ساتھ متعلق ہے اگر اس دلچسپی سے بسر ہو جائے تو اچھا۔ مگر وہ نہیں جانتا کہ قدرتی [illegible] اور آخر مباشرت کے نتیجے کیسے بُرے ہوتے ہیں۔ مباشرت اگر ایک عالی درجہ کیسی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ [illegible] صحت کی بڑی ذریعہ ہو جاتی ہے مگر جب مزے میں آکر رات دن اسی کام پر ہمت [illegible] بیوقت اس بھی حرکت [illegible] کیا تھا تو پھر [illegible] سے کیسے ایسے ہولناک امراض دفعتہً پیدا ہوتے ہیں کہ انسان [illegible] آتھں کی کیفیت سبکے ساتھ قربانی وہ ایک حسینہ جمیلہ [illegible] جسکا نام الدیکو تھا جس [illegible] وہ اسکی کثیر التعداد [illegible] کے زمرے میں شریک [illegible] آج کا دن ہے اور [illegible] رنگ کی [illegible] اس وقت [illegible] عیش و نشاط کا سامان [illegible] رہا ہے۔ مکان کی سجاوٹ [illegible] تکلفات کئے گئے ہیں [illegible] ہر شے سے نمایاں ہو رہا ہے جسکی [illegible] تاریک [illegible] عقل [illegible] گئے تک تو کچھ کباب اور [illegible] شراب کے خوب دور [illegible] ہوتی رہیں مگر جب [illegible] اور سر [illegible] ترقی کرتے کرتے [illegible] حال کر دیا تو آتش [illegible] ہوا اٹھا اور [illegible] نئی بی بی [illegible] شب عروسی [illegible] وہ تو پردہ کی بات تھی ہمکو کیا غرض۔ مگر اس شب کی صبح تو حقیقت میں بہت عبرت خیز اور افسوس ناک تھی جسکو حسرت کی نظر سے دیکھنے کے لئے آفتاب [illegible] بھی مشرق کے گوشے سے سر نکالا ہے۔

سب خواب و شیشہ سے بیدار ہو کر دنیا کے [illegible] مشغول ہیں [illegible] چہرہ [illegible] پھیل رہی ہے مگر نہیں معلوم کیا وجہ ہے [illegible] سب [illegible] دربار حاضر ہیں اور [illegible] کی تشریف آوری کا انتظار [illegible] دن چڑھتا جاتا ہے اور [illegible] لوگوں کا [illegible]

[illegible] محسرا سے کوئی [illegible] آئی - ایک عمارت علیحدہ [illegible] دولت میں ہے وہ [illegible]
چار آدمی [illegible] بادشاہ کے حضور میں بالکل بے تکلفی کا مرتبہ حاصل ہے بیٹھے ہوئے آپس میں
ہنسی ہنسی [illegible] جیت کر [illegible] دیکھی آج وہ کروٹ نہ لینگے - رات
[illegible] گئی گذری ہوگی اب بڑے سو [illegible] ہونگی [illegible] تو پوری ہو لی چاہیئے" کوئی کہتا
تھا میں صاحب اب ایسا ہی سونا کیا [illegible] بہت کے مارے جو ڈرنے کو دل
سچا ہوتا ہوگا [illegible] کس طرح [illegible] ایسی محبت ہوگی
کہ دم بھر کیلئے باہر نہیں آسکتے! ایسا نہیں ہوسکتا [illegible] وہ رات چڑھا گئے ہیں بہت
[illegible] میں ڈوبے پڑے ہونگے

یہ لوگ اسی طرح ہنسی کی باتیں میں اس [illegible] کاٹ رہے تھے آفتاب نصف دوڑ
تمام [illegible] محل کے برآمدہ [illegible] میں آئی [illegible] دیکھا کہ اب وہ
آئیگا [illegible] نہیں لیتے تو وہ [illegible] کہ آپ [illegible] دیکھکر حیرت میں آج [illegible]
کیا [illegible]

شاہی محسرا بیان سے بالکل قریب ہی تھی - ان کو [illegible] پوچھا کہ دوسرن لوگوں سے
دریافت کیا جو بیان ہوئی [illegible] جس میں [illegible]
تو [illegible] انتہا [illegible] پردگی کی رسم [illegible] جرأت دلا کر
حاصل [illegible] آرام [illegible] سے پہلے
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] شور [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] دروازہ [illegible] کر [illegible]

کے تھیٹر میں ایک بہت موثر سین ہوتا

[illegible] کمرے میں ایک پر تکلف پلنگ [illegible]
[illegible] بدن سرد [illegible]
[illegible] بیٹھی ہے [illegible]
[illegible] لوگوں کو [illegible]

ہوگیا ہے [illegible] کی صدا [illegible] ہر طرف سے بلند ہوئی۔ [illegible] کی سطر میں [illegible]
[illegible] ہوگیا۔ [illegible] غم سے آنکھیں [illegible] ہے خونفشاں [illegible] شعرا [illegible]
[illegible] اس کی رنگینی [illegible] کہنے کے لئے [illegible] آجاتی ہے
[illegible] صرف [illegible] لطف آتی ہو [illegible] غسال [illegible]
[illegible]

[illegible] ماتم [illegible] اپنے [illegible] کو چھوڑ [illegible] ایا [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہوتے ہیں [illegible]
[illegible] کیلئے وہ چادر [illegible] دیکھ [illegible]
[illegible] جاتا ہے۔ آخر [illegible] اس کی [illegible]
[illegible] گیا لیکن [illegible] رہا وہ [illegible] دوسری
[illegible] تھا۔

[illegible] جاتا [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] طرح اور [illegible] ہوا [illegible] کی [illegible]
[illegible] منصور ہے۔

خطائی علما [illegible] مسئلہ [illegible] تھے [illegible] ان [illegible]
[illegible] کا [illegible] مثال [illegible]
ہے [illegible] حقیقت [illegible] کیا [illegible] ہو [illegible]
[illegible] ہو [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible]

[illegible] ہوا [illegible]
[illegible] تھا [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے [illegible]

سے معلوم ہوا کہ یہ سب پیٹ تک پہنچے تو نکو تھے اور منہ کی طرف سے نکلنے کی راہ ڈھونڈ رہی تھی۔ خون نے شدت تھرتھری کی بھیڑیے دوڑتے گئے آگر میرا درجہ بھی سو دم خفا ہو کر اسکے سینے سے نکل گیا۔

حکیم: یہ بیان نہایت تعجب سے سنا گیا اور حقیقت میں یہ عجیب مسائل وہ حبشی کس طرح سمجھ سکتے تھے۔ یہ سب چپ چاپ سنا کئے اور کسی نے کچھ نہ کہا۔ مگر پھر ایک خفا سا ہو گیا یہ سچ ہے کہ [illegible] کھانا کھا کر صحبت کر بیٹھے ایسا صدمہ ہو سکتا ہے کہ رگیں ٹوٹ جاتی ہیں اور آدمی مر جاتا ہے۔"

خطائی حکیم: "نہیں۔ فقط ایک معمولی غذا کی سے اسقدر صدمہ تو فوراً نہیں پہنچ سکتا کہ رگیں ٹوٹ جائیں۔ تاہم جب کھانا کھانے کے بعد یا کچھ دیر بعد حرکت کا ارتکاب کیا جاتا ہے تو وہ غذا بھی ہضم نہیں ہونے پاتی۔ اسوقت ایک انقلاب عظیم پیدا ہوتا ہے کہ خون کی رگوں [illegible] کھنچ جاتا ہے جسکے سبب سے اکثر باریک رگوں کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور انسان طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ جن سے بعض اوقات جاں بری مشکل ہو جاتی ہے لیکن جس واقعہ کا سب سے زیادہ [illegible] سبب آتش رنگ کا زیادہ ہو جانا ہے یعنی تیز حرارت سے خون [illegible] کو انتہا درجہ تیز کر دیا جو رگوں کے اندر آتش کی طرح دوڑ رہا ہے۔"

دوسرا شخص: "تو کیا شراب پیکر جماع کرنا منع ہے؟"

خطائی حکیم: "بیشک! زیادہ پیکر مجامعت کرنا ممنوع ہے۔ حرام ہے۔ دل تو خود شراب کی [illegible] اکتا رہا ہے۔ [illegible] وغیرہ باقی امراض میں مبتلا کر کے انسان کا کام تمام کر دیتا ہے۔ پھر اسپر مجامعت کرنا! کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ بغیر شراب پیئے مباشرت سے انسان کی سانس تیزی پر ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں کیسے جلنے لگتے ہیں۔ قلب کی گرمی کم کرنے کیلئے سانس بھی جلد جلد لیجاتی ہے۔ ہر طرف سے پسینہ کیسا نکل آتا ہے۔ رگوں کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ اسپر شراب کی گرمی! بھلا کون برداشت کر سکتا ہے!! آپ صاحب یہ منع ہی نہیں کیا گیا؟ افسوس!!! [illegible] رگیں [illegible] تو تعجب نہیں [illegible] ایک [illegible] پیدا ہوگا [illegible]"

دوسرا شخص: (تعجب کرتے ہوئے) "تو کیا خون جسم کے اندر دورہ کیا کرتا ہے جسکے [illegible] جانے سے رگ ٹوٹ گئی؟"

خطائی حکیم: "ہاں رگوں کے اندر خون اسی طرح

داخل کرتا ہے پھیپھڑے میں جا کر صاف ہوتا ہے۔ وہ یہ ہوا لطیف غذا جس میں ہوا … کی … بھی
شامل ہے جب سیر کرتا ہے تب … دل میں قلب … ہے بدن میں ہر رگوں کے ذریعے سے
پھیپھڑوں میں پہونچتا ہے پھیپھڑے کی حرکت اور تنفس کے ساتھ اندر جانے والی ہوا کے ذریعے سے
صاف ہو کر … کے داہنے کان میں پہونچتا ہے اور دہان آگے … قدرتی انقباض سے آگے
… ایک … رگ کے ذریعے اعضا کی پرورش کیلئے ان … تقسیم ہوتا ہے
جو سارے جسم میں جال کی طرح پھیلی ہوئی ہیں یہ باریک رگیں اس خون میں سے ہر ایک عضو کا حصہ دیتی
ہوئی جس قدر تلچھٹ کی طرح … سیاہی مائل خون رہجاتا ہے اس کو ایک دوسری قسم کی رگوں (اوردہ) میں
دیتی ہیں جو سابق کی طرح قلب کے … پہونچتی ہیں پھر پھیپھڑوں میں پہونچ کر صاف
ہونے کیلئے … اور صاف ہو کر … طرح … جیسے پہلے … ہوا تھا"

وہی شخص … درست … دنیا … پھر … کرتے ہیں اور کہتا ہے کہ اگر
مگر ہرگز … نہیں جاتا۔ نہ کوئی بیماری ہوجاتی ہے … ایسا … کچھ …
ہوتا۔

خطائی حکیم وہ بیان … کرتے … اور … جب … کسی کو …
سیر … جو … یا … کی قدر … جو امر غلط ہے … کہ …
… بادشاہ ایسا کبھی کرتے ہونگے؟ بارہا اتفاق پڑا ہوگا اور نقصان جانی
نہیں ہوا لیکن جس اندیشہ سے ممانعت کیجاتی ہے وہ یہی تھا جو آج پیش آیا۔
ان وحشیوں کی جہالت سے تو کبھی اس امر کی امید نہیں ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی جاہلانہ تحریر
کے سامنے کسی بات کو جیسے … خطائی حکما دو بہ ثبوت … میں جو نکہ بہت مشہور

*** تعجب ہے ناواقف معترض جب … پر اعتراض کرتے ہیں کہ … نہیں … خون
دورے کی خبر … لکھا گیا لیکن … کہ وہ … کار … صاحب کی تاریخ ممالک چین …
خون کے دورہ کا حال پہلے خطائی اطبا دریافت کر لیا تھا انکے … دنوں کے بعد انگلستان میں
ڈاکٹر ہاروی صاحب نے ہزار کوشش … کیا کہ خون جسم کے اندر دورہ کرتا ہے۔
* تعصب کی راہ سے اس … پر شاید … ڈاکٹر کہینگے کہ خطائی حکما علم تشریح سے اچھی
طرح واقفیت نہیں رکھتے تو کسی … کو … وجہ … کس طرح بتا سکتے ہیں؟ … ۱۶۱

تھے اور ان کی لیاقت کو مانتے تھے [illegible] زیادہ قتل و قتال کا موقع نہیں ملا اور بالآخر انکو یہ یقین کرلینا پڑا کہ دونوں آدمیوں کی موت اس طرح پر واقع ہوئی جسطرح کہ ان خطائی لوگوں نے [illegible] تحقیق سے ثابت ہوا - اس بنا پر انکو [illegible] آدمی رہا کر دئے گئے جو ناکردہ گناہ اسکی غوغا میں پکڑے گئے تھے [illegible] تحقیقات کیجاتی تھی [illegible] دن بہر ٹہرتی تہی [illegible] ایک تہا میانہ کی اندر کہی رہی اور زمانہ [illegible] جسکو آپ [illegible] اسکے گرد پہر پہر کر اسکے [illegible] کو مرثیے کی طور پر پڑہتے رہے [illegible] سب کو فراغت ہوئی تو رات کے وقت اسکی نعش سونیکی صندوق مین بند کی - وہ [illegible] صندوق مین رکہا گیا اور پہر دونوں کے صندوق مین بند کر کے اسی زمین کی گود مین دیدیا گیا جسکو اسکے گھوڑون کی ٹاپون سے ہر وقت زلزلہ رہتا تہا -

انیسوان باب

بڑی بات ! بڑی بات !!

ہزار شکر بہائی کہ تمہین خدا لایا

مراد آئی دعا اپنی مستجاب ہوئی

گردش زمانہ نے پلٹا کہایا ہے - دن پہرتے ہین [illegible] پہرتے پہرتے عوام الناس کے خیالات کے طالع

لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ وہ موت تاتاریں سلطنت [illegible] ایک پہر ویسا نہ کبھی کسی کو ہوا [illegible] انگریزی [illegible] اکثر مرد کا چہرہ [illegible] گرد [illegible] ایک [illegible] باقی رہی ہین تو پہر کوئی [illegible] چلتی لیکن [illegible] اگر کسی کو کہو [illegible] دفن کر دیا اور عرصے کے بعد وہ خون [illegible] کھیل [illegible] خونریز ہو کر [illegible] آدم لاتا [illegible] شہر [illegible] ایک [illegible] کہ [illegible] سرایت کرتے ہین [illegible] ہوتے یہان تک کہ کوئی [illegible]

خدا خدا کرکے اب آرام کرنے کو گئی جانب مغرب کی طرف جھکا ہوا جو دھوپ کی تیزی سے لطیف ہو گئی
زمانے کی ناسازگاریاں اپنے دامن میں لئے بڑی تیزی کے ساتھ چل رہا تھا اب شام کا وقت دیکھکر
کچھ سست ہو گئی ہے۔ مزاج ملال آمیز ہو کر مرجھایا ہوا سبزہ جو کہ پہلے کسی نوجوان عاشق کی طرح جھوم
رہا تھا [illegible] جھکا ہوا پڑا تھا اب گردن اٹھا [illegible] درد [illegible] کہتا جاتا ہے
ہائے ہائے بری بات ہے آفتاب قیامت کا نمونہ دکھا رہا ہے [illegible] چہرے پر ایک قسم کی زردی آتی جاتی ہے اور [illegible]
اپنا اصلی رنگ دکھانے کیلئے [illegible] گو شوخ کرتی جاتی ہے جسکو آفتاب کی گرمی نے [illegible]
بہ کچھ پسینہ باقی رکھا تھا - زرد زرد دھوپ جوش مسرت سے ہر چیز پر سنہرا پانی پھیر رہی ہے اور آفتاب کے
اس گرد آلود چہرہ پر فرط طرب سے سرخی آتی جاتی ہے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے زمانے کے صدمے اٹھاتے اٹھاتے
عشاق کے چہرہ کی طرح بالکل زرد پڑ گیا تھا - دونو وقت ملنے کو قریب ہیں دلشاد [illegible]
اپنے اسی قدیمی مکان میں ایک پر تکلف پلنگ پر لیٹی ہوئی ہے جس پر پہلے کبھی [illegible] اور [illegible]
سامان تکلفات سے آراستہ ہے [illegible] - مامائیں خدمت کیلئے دست بستہ حاضر ہیں [illegible]
رہتی ہیں اور ظاہری ہمیشہ آرام کیوجہ سے بہ نسبت پہلے کے آنکی حالت [illegible] مگر تاہم زرد
چہرے پر اداسی اسی طرح چھائی ہوئی ہے جس طرح کہ [illegible] وقت [illegible] کو تیار
ہے کہ اسکا دل [illegible] اب پہلے سے [illegible]
آہ بالکل [illegible] ہو گئی ہیں [illegible] ہوں گی [illegible]
اور آپ ہی آپ [illegible] باتیں [illegible] گذر گئی [illegible]
خوشدل ہو کر بیٹھتی - قید سے رہائی ملی تو کیا ملی - وہ صدمہ تو کم ہوا [illegible] زندگی [illegible]
آہ وہ منحوس گھڑی بلا کی طرح چلی آتی ہے جسکے لئے مجکو موت کا سامان کرنے جاتے ہیں [illegible]
میرے سسرال کی جان کیلئے جو میعاد لگائی گئی تھی وہ بھی ختم ہو گئی - اب اس مصیبت [illegible] کل [illegible]
میرے لیجانے کا تقاضا کیا چاہتے ہیں (جھجھک کر) ہائے کیا سچ مچ مجکو جانا پڑیگا خداوندا [illegible] کیا کروں گی
مجھ میں سب طرح کی طاقت ہے جو چاہے کرے - تو مالک ہے - مگر [illegible]
ہر ارمان دل عزت پر ترحم کے قابل تھا [illegible] کچھ ایسی الجھن پیدا کرنے والے [illegible]
اسکی طبیعت اسوقت کچھ ایسی بگڑی ہوئی تھی کہ بیٹھی متوں کو کمرے [illegible] دیکھکر کہنے لگی [illegible]
سب کیوں میری جان پر چڑھی آتی ہو کوئی کام ہو تو حضرت ہی [illegible] پکار [illegible] رکھو [illegible]
کچھ تماشا تو نہیں بنالیا ہے - اتنا سنیں جب [illegible] کہ قسمت نے مجھے [illegible]

یہ چیقلش دیکھکر میرا جی گھبراتا ہوگا۔ کسی اور طرح سے کہدیا گیا ہے مگر کمبختیں ایک نہیں سنتیں۔ جاؤ سب چلی جاؤ۔ جب مجھکو ضرورت ہوگی بلا لونگی فقط ایک حاضر رہے۔ دیلی تم یہاں ٹھہرو۔ تم میری مزاج سے کسقدر واقف ہی ہو اور سب جائیں"۔ شاہزادی کا یہ پُر غضب حکم پاتے ہی سب نے سرگرمیوں اور خیالات کے وسعت دینے کیلئے سا ایکدم اسکے واسطے خالی کردیا۔ ہنوریا تھوڑی دیر تک تو اپنے دل ہی سے کچھ باتیں کرتی رہی مگر پھر دیلی کو اشارے سے قریب بلاکر اسطرح آہستہ آہستہ پوچھنے لگی "کیوں دیلی اب کیا ہوگا کسی طرح سے میرا جانا موقوف رہ سکتا ہے؟"

دیلی "بھلا ہوی اب کس طرح کوئی آپکو روک سکتا ہے پہلے ہی آپکا رہنا مشکل تھا مگر وہ تو کہئے ملکہ صاحبہ کے بڑے اصرار سے اتنے دنوں تک آپکا یہاں رہنا ہو بھی گیا ورنہ امید ہی کیا تھی"

ہنوریا۔ (مایوسی کیساتھ) "ہائے تو کیا اب یہاں کی رہنا میری رتک ختم ہوئی! آہ اب میرا یہاں رہنا نہیں ہوسکتا۔ ہائے میں کس طرح جاؤنگی اس وحشی کمبخت کی منحوس صورت کس طرح مجھسے دیکھی جائیگی۔ آہ! مقدر نے میرے ساتھ بہت دغا کی (اپنے دل میں) اے کمبخت ہنوریا اب تو پیارے جانسے چھوٹتی ہے۔ بالکل چھوٹتی ہے۔ آہ کچھ دنوں کیلئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔ افسوس میری محبت کا اور اسی کے ساتھ میرا بھی کیسا خاتمہ ہوتا ہے۔ آہ میں کیا جانتی تھی کہ میری یہ بیزارگی مجھکو اسطرح خراب کریگی ورنہ میں جان کی خواہشوں کا اسوقت کبھی خون نکرتی جبکہ میرا با اختیار ہونا مجھکو ہر عمل کا موقع دئے ہوئے تھا۔ مگر اب افسوس کرنے سے کیا ہوسکتا ہے۔ وقت نکل گیا۔ اب ایسے موقع کہاں مل سکتے ہیں (دیلی سے مخاطب ہوکر) دیلی! مگر تم خوب یاد رکھنا کہ یہ سبب نا ایک ہی نہیں ہے ہنوریا جیسے لئی تھی جب آٹل کو نہ ملی تو پھر اب کسکو مل سکتی ہے۔ ایک آٹل نہیں ہزار آٹل چاہیں تو کیا ہوسکتا ہے۔ ایک چھری میں۔ (خاموش ہوکر) ایں یہ شور و غل کی آواز کیسی آتی ہے!

(غور سے سنکر) اف وہ بہت شور ہو رہا ہے اور یہیں کہیں قریب کی آواز معلوم ہوتی ہے (ذرا رک کر) ایں! اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہیں محل میں شور ہو رہا ہے۔ دیلی! ذرا کسی سے پوچھنا تو سہی یہ کیا معاملہ ہے"

آدمی تو دریافت حال کیلئے دوڑتا گیا اور شور و غوغا ہے کہ ہنوریا کی انتشار کیطرح لحظہ بلحظہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ ابھی تو تفصیلی حالات دریافت کر کے اسکے پاس ایسی ہی نہیں آیا تھا کہ شاہی محل میں یہ خبر پھیل گئی کہ "آٹل مر گیا"

آٹل کی وجہ سے سلطنت اٹلی کو ابتک جو نقصانات پہونچے اور آئندہ جو اندیشہ لگی ہوئی تھی انکے اعتبار سے گو رومن اٹلی اور نیز سلاطین سلطنت کے حق میں آٹل کی یہ خبر مرگ ایک ایسی مژدۂ جانفزا تھی کہ جسکو سنتے ہی تمام لوگوں کے چہرے پر مسرت کے آثار ظاہر ہوگئے مگر شاہی خاندان کچھ بھی تعلق تھا اور جو وقت یہاں موجود تھے

یہ سے اتنا بھی [illegible] خوشی جب کہ صدا لے [illegible] آتا ہے [illegible] اندر گر آئی۔ بیچ [illegible] نسل میں
لیو نخا اٹھی آہ خوشی ہی ہو تب کو [illegible] ان تھا یہا ہے کہ سنگ دیوانہ سا بھی نہیں [illegible] آمیز کلمون
کی تکرار کرتا [illegible] اپنی حالی کی [illegible] بیٹھی [illegible] ہو رہا تھا جو جب بیٹھی ہوئی حیرت
سے سبکی [illegible] تھی۔ آکر اسی [illegible] متعدد لوگوں نے تفصیل کے
ساتھ اس خبر کو ہمکو صاف بیان نہیں [illegible] کی کہ یہ خبر سست معتبر بھی ہے
ابھی آئی ہے [illegible] قتل [illegible] ناگہانی مرگ کا [illegible] اور [illegible] جلد بھیجے و فوراً [illegible]
اس خون کا بیجا حرکت کرتے ہوئے [illegible] اور اسکے دل کی افسردگی دیکھکر
ایک ماتمی کے ساتھ کہیں کہیں رنگوں کے [illegible] ہو گیا بجا خون کی جھلکیاں
نمودار ہوئیں اور یہ خوش ہو کہ اسطرح [illegible] چلا تھا شادی کرنے [illegible]
مرگیا۔ اچھا ہوا خس کم جہان پاک۔ [illegible] قسم عجب یہ خبر ہی [illegible] کہ مجکو [illegible] میری جوانی
بچا رہے۔ پھر [illegible] کے [illegible] تو [illegible] ل سے نکلا۔ مگر دیکھئے اب ہوتا
کیا ہے [illegible] بھائی اتنا ک [illegible] خوف سے [illegible] دوست
[illegible] کسطرح [illegible] دشمن [illegible]
ہو جاتے ہیں۔ [illegible] اب جو کچھ مجھ پر ستم [illegible] ہیں۔ افسوس امیری جانکو [illegible]
چین نہیں۔
اس مصیبت سے [illegible] باقی ہوں [illegible] کردو)۔ خداوند کہان
جاؤں۔ کوئی میرا [illegible] نہیں آ [illegible] نہیں ہوسکتا (خود بھی) لیکن نہیں
تمہارا شکایت [illegible] انصاف [illegible] بات [illegible] کا [illegible] ہیں کسی کا [illegible] نہیں
مل سکتا۔ آہ۔ اب میری جان کی کسی صورت سے خیر نہیں۔ (جھنجھلا کر) اچھا تو مجکو پروا بھی نہیں۔
اسکا تو مجکو پہلے ہی سے یقین تھا [illegible] دھوکے ہوئے بیٹھی ہوں۔ [illegible] آئی
ہو مجکو آجائے [illegible] باتیں کر رہی تھی کہ [illegible] سامنے آکر ادب سے سلام کیا اور ادھر ادھر دیکھکر جان
کا ایک خط اسکے سامنے پیش کیا جسکو [illegible] جلدی لیکر بہت [illegible] شوق کے ساتھ پڑھنے لگی۔
خدا جانے اسمیں کیا لکھا تھا کہ رقعہ دیکھتے ہی [illegible] غصے سے کچھ ابرو پر بل [illegible] پھر کچھ مسکرائی اور
یک بیک وہ کچھ ایسے سوچ میں آگئی [illegible] کسی [illegible] راہ میں غور کر رہی ہو تھوڑی دیر

بعد اسکے اپنی جھکی ہوئی گردن اٹھا اور اس زبان کو حرکت دی جو ایک خموشی کے عالم مین گنگ ہو رہی کے اور بیٹھی ہوئی تھی ایسے پالٹاک سے پوچھا اور کہا - تُنے کچھ زبانی بھی کہا ہے - کیون؟"

بالٹک "نہیں حضور مجھسے تو کچھ نہیں کہا بس یہی فرماتے تھے کہ جسطرح ممکن ہو تو تشریف لائیں"

ہنوریا "یون خیر تو ہے - اور کبھی اسطرح انھون نے مجھے نہیں بلایا تھا - آج یہ کیا!"

بالٹاس "حضور اسکی تو مجھکو خبر نہیں - مجھسے بس اسی قدر کہا تھا - ہان یہ بھی کہتے تھے کہ جلد آئیں اور کسی کو کانون کان خبر نہو"

ہنوریا - چلنے مین مجھکو کیا عذر ہے مین ابھی تیار ہون مگر بڑی مشکل کی یہ بات ہے کہ مین تنہا نکل کیسطرح سکتی ہون - اگر علانیہ طور پر جاتی ہون تو جانے کی اجازت کیون ملنے لگی - لوگ کھٹکے ہوئے تو بیٹھے ہین اور اگر بالفرض اجازت بھی مل گئی تو اور تو سب کنارا اماجان اور بھائی جان کیا کیا شک کرینگے اور پھر وہ کہتے ہین کہ چھپ کر آؤ - اگر چھپ کر جاتی ہون تو یہان سے ڈیوڑھی کے پھاٹک تک ہزارون آدمیون کی کہان تک نظر بچاؤن گی کوئی نہ کوئی کسی کی آنکھون مین خاک ڈالیگا - کیون بالٹک آخر تم سمجھو تو - سچ کہتی ہون کہ نہین"

بالٹک "ہان حضور آپ بجا فرماتی ہین مگر چلنا بھی ضرور ہے چاہئے کوئی بات تو ایسی ہے کہ جو آج خلاف معمول اسطرح حضور کو تکلیف دیتے ہین"

ہنوریا "اچھا تم جا کر دیکھ تو آؤ - اماجان اور بھائی جان کہان ہین اور وہ کیا کرتے ہین کسی طرف نکل چلنے کا موقع ہے بھی کہ نہیں"

بالٹک تو یہ خبر سنکر دریافت حال کیلئے چلا ہے اور دیلی اور ہنوریا مین اسی قسم کی باتین ہو رہی ہین جو اسوقت کے مقتضی ہین شام کو ہوئے اب دو تین گھڑی کا عرصہ ہو گیا ہے مگر آتش کی نگی خوشی مین جو روشنی آج کیگئی ہے وہ اس تاریکی پر غالب آگئی ہے جو اندھیری راتون مین ہونی چاہئے محلسرا مین ادہر ادہر مامائین اصیلین اور خواجہ سرا دوڑ دوڑ کر اپنا کام کر رہے ہین - دیوان خاص مین اس کثرت سے روشنی ہے کہ دیکھنے والے کو بار بار یہی خیال گذرتا ہے کہ یہان آگ لگی ہوئی ہے شمعہای مومی اور کافوری کی صاف روشنی فانوس اور مردنگ وغیرہ سے نکل نکل کر بہت نزاکت کے ساتھ ان بڑے بڑے قد آدم آئینون پر گر کر ایک عجب لطف کی ساتھ سارے ایوان مین تڑپ رہی ہے جو بہت قرینے سے چارون طرف ایوان مین لگائے گئے ہین عیش و عشرت

کی صحبت گرم ہے۔ تمام [illegible] بیٹھا ہوا ہے۔ یا دوروئیہ ٹٹی ان روشوں [illegible] ہیں اور ادہر ادہر دو رویہ
[illegible] دالان ہیں جن میں وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جنکو تقرب بہت اعزاز حاصل ہے۔ [illegible] زرین کمر صف
باندھے ہوئے ایکطرف کھڑے ہیں باجا بج رہا ہے رنگ ہو رہا ہے۔ کشتی کا سامان سامنے [illegible] [illegible] قہقہوں
کا دور چل رہا ہے ہنسی ہو رہی ہے۔ قہقہے اڑ رہے ہیں۔ اور سب سے [illegible] دم بدم گرتے پڑتے
گئے جاتے ہیں جسکی بے انتہا خوشی نے آنکھی رت کو [illegible] نکی حق [illegible] قدرتاً [illegible]
ادہر اُدہر پھر اکر اس پہر ہنوریا کے قریب آ گیا ہے اور کچھ نکلا ہوا ہاں اسکو بتایا کہ یہ کیا ہو رہا ہے
حضور اسوقت تو کسی طرح ممکن نہیں معلوم ہوتا یا نسے بہا گنے تک۔ سب آدمی ہی آدمی
بھرے ہوئے ہیں بہلا کس طرف کو کوئی جاسکے۔

ہنوریا ۔ پہر کیا کیا جائے؟ جانا تو مجھکو ضرور ہے۔ دیلی بہت مخاطب ہو کر کیا تم نے کوئی کیا کرنا
تمنے تو دنیا دیکھی ہے بہت سی حکمتیں معلوم ہونگی۔

دیلی ۔ حضور کیا عرض کروں! اصل تو یہ ہے کہ اسوقت آپکا جانا ہر طرح سے جسطرف نظر دوڑاتی
ہوں مشکل ہی مشکل نظر آتی ہے۔

ہنوریا ۔ (اپنے دل میں) کیسی [illegible] خیر اگر میری دنیا ادہر ہو جائے مگر جاؤنگی ضرور۔ بقول بالمک
کوئی تو ایسی بات ہے جو مجھکو اسطرح بلاتے ہیں۔ ورنہ کیا وہ خود نہیں جانتے ہیں کہ یہاں دم بھر کیلئے
[illegible] اسکا دشوار ہے۔ (بالمک سے مخاطب ہو کر) میرے بالمک پہر کچھ تمہیں بتاؤ کہ میں کیونکر جاؤں۔

بالمک ۔ حضور اسقدر پریشان کیوں ہوتی ہیں مجھکو تو خود ہی فکر ہے۔ (تھوڑی دیر غور کر کے) آپ
تھوڑی دیر ٹھہر جائیے ذرا رات اور ڈھل جانے دیجئے۔ یہ ہنگامہ موقوف ہو جائے پہر چلنے کی کوئی تدبیر کیجئے۔

ہنوریا ۔ (کسیقدر خوشی کے لہجے میں) ہاں ہاں سچ کہتے ہو۔ یہ تو نشہ کے مارے سب بیہوش ہو
جائینگے آج بہت۔ خدا نے چاہا تو تھوڑی دیر میں سب کو سانپ سا سونگھ جائیگا۔ سب
بیہوش پڑے ہونگے بس اسوقت چل دینا پہونچیگے۔

دیلی (بہت آہستہ سے) [illegible] پہر [illegible] [illegible] باغ جو [illegible] بیٹھے [illegible] رہی [illegible] چاہئے۔

ہنوریا (بہت [illegible]) [illegible] [illegible] ای قسم کیا بات سمجھ [illegible] ہی نہیں
گیا تھا۔ توبہ کہ [illegible] کیا [illegible] ہوتی ہے۔ یا میں بات نہیں جانتی [illegible] تو پہر میرے
کمرے [illegible] [illegible] [illegible] ایک کام کرو۔ [illegible] [illegible] کا [illegible]
آ [illegible] [illegible] [illegible] کیونکہ [illegible] صلاح کی؟

دیلی اور باماک نے مالا ندا قاسم کے ہر ایک کو پسند کیا اور دیلی نے ایم بیلے کپڑے لاکر حاضر کیے۔
[illegible] کیا اس [illegible] ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی جنہوں نے محلسرا کے
اکثر دروازے بند کر دیا ہے ہوا بھی تھوڑی دیر پہلے کھلے ہوئے تھے ایوان شاہی میں دلہن تھی ان
شراب پیتے پیتے بیہوش ہو کر گر پڑا ہے۔ ہاں ملکہ بلیسید یا کسی قدر ہوشیار ہے اور تکیے سے سہارا دیے
اس پیرانہ سالی میں اپنی خمار آنکھوں سے اس مستی کو دکھا رہی ہے جو کوئی نشہ شراب بدست حسین اپنی
بڑی بڑی نشیلی آنکھوں میں جوانی کی سرخ سرخ ڈورے دکھا کر چشم زدن میں دیکھنے والوں کے مرغ دل کو
تیر نظر سے شکار کر رہا ہو۔ وہ لوگ جو ان میں اپنے اپنے خدمات انجام دیتی ہوئی ادھر سے ادھر آجا رہے تھے
وہ بھی اب کہیں کہیں خال خال نظر آتے تھے ورنہ کسی کو سردی نے اور کسی کو نشہ شراب نے بیقابو ہو کر
اپنی اپنی جگہ پر بٹھا دیا ہے اور شاہزادی ہنوریا نے موقع پا کے اپنے کمرے کی مغربی اور جنوبی
دروازے کے پاس کھڑی ہو جس میں پردہ پڑا ہوا ہے باڈک سے آہستہ آہستہ یہ کہہ رہی ہے "
"اچھا باڈک تم اب جلد جا کر [illegible] اور دیلی آتی ہوں"
باڈک "بہت اچھا" کہکر جلد باہر [illegible] دروازہ کا پردہ اٹھا کے جھانک جھانک کر دیکھنے لگا ہے
کہ کوئی ہے تو نہیں۔ پردہ اوٹھتا ہے اور اس کے اوٹھتے ہی لیمپ کی وہ روشنی جو ابھی پردے کے اندر
منہ چھپائے بیٹھی تھی موقع پا کر کسی شوخ حسن کی طرح اپنے حسن عالمسوز کی جھلکیاں دکھاتی
باہر نکل پڑی ہے اور ہنوریا اسکو بے تحاشا باہر جاتے دیکھ کر اس خیال سے کہ کوئی مجکو دیکھ نہ لے
جھجک کر آہستہ آہستہ یہ کہتی ہوئی پردہ چھوڑ دیتی ہے "ارے [illegible] دیکھا وہ کیا ایک [illegible]
والا تو ہل رہا ہے! واہ باڈک تم کہتے تھے اب کوئی نہیں۔ توبہ۔ پھر کیا کیا جائے؟"
دیلی "ارے [illegible] ایک آدمی کا [illegible] کیا۔ دیکھیے اسکو تو میں باتوں میں لگاتی ہوں
آپ نظر بچا کے [illegible] اشارہ [illegible] نکل چلیے پیچھے میں بھی آتی ہوں"
دیلی یہ کہکر [illegible] اسوقت دیلی کا رخ جنوب
کی طرف ہے اور [illegible] الیکا خان کی طرف [illegible] باتیں ہو رہی تھیں کہ ہنوریا
موقع دیکھ کر [illegible] آہستہ [illegible] جلد تر سے
باغ میں داخل ہو گئی۔
[illegible] شاہزادی کیطرف [illegible]
[illegible] شاہزادی [illegible]

ہین - ذرا ہوشیار رہنا - مین ابھی آتی ہون یہ اسقدر کہا اور رخصت ہو گئی - ایجنس تو سب بھول گئی ہوگی اور اب وہ ہی بھی نہین - مدتین ہوئین کہ قید کی سخت سخت تکلیفون نے اسکا اور سوریا کا کام قید خانہ جیل مین تمام کر دیا - مگر اسوقت ہم باغ کی [illegible] دفعتہً جسکا نام پھر یاد دلا دیا لیکن ہم اس بیہودہ قصے کو یہان پھر دہرانا نہین چاہتے جو اتفاق سے ہو گیا - ہان اتنا تو بتا دیتے ہین کہ سوریا اور ولی اسوقت جس باغ کی روشون پر قدم بڑہا رہے ہین یہ وہی باغ ہے جسمین سے ایک مرتبہ ایجنس بھاگا تھا -

سوریا اور ولی دونواب بارہ دری والے پھاٹک پر پہونچ گئے ہین - آہستہ سے دروازہ کھولا ہے اور باہر نکل کر باٹلک کے ساتھ ساتھ جان کے مکان کی طرف چلی ہین -

خیر سوریا تو لوگون کی نظر بچائے ہوئے ذرا پھیر کھا کر جا رہی ہے - آئیے تب تک ہم تو چلکر دیکھین یار ہے کس فکر مین -

جان اسوقت اپنے مکان مین ایک کرسی پر خموش بیٹھا ہوا ہے ٹوپی سر پر اتری ہوئی دوسری کرسی کرسی پر سامنے رکھی ہے اور حیرت اور پریشانی کی حالت مین اپنے گردن کہاتے ہوئے سر کو ایک ہاتھ سے سنبھالے ہوئے ہے -

اسکی حرمان اور ناکامی نے تو اسکو اپنی محبوبہ دلنواز کے ملنے سے پہلے ہی نا امید کر دیا تھا لیکن جسدن سے تو اسکی موہوم امید کا بالکل خاتمہ ہی ہو گیا تھا جس روز سے آنجہانی البانیہ [illegible] شاہزادی سوریا کا دیدیا منظور کر لیا گیا - یہ ایک ایسا [illegible] واقعہ تھا کہ جسنے جان کا سارا حال کر دیا - یہ تھا اور رنج تھا اور اسکا دل - [illegible] سوچی جاتی تھین مگر سب بے سود کسی سے بھی کچھ نہین نکلتا تھا - وہ ہمین [illegible] نہ آج آتش کو رقیبی خبر نسبی عشاق تو سلف سے اپنے رقیبو نکو بد خواہ سمجھتے چلے آئے ہین [illegible] نے تو جان کی تمناؤن کا سارا خون ہی کر دیا اس اعتبار سے اسکی مرتبے کی خوشی [illegible] کو سنو تو وہ تھوڑی سی اس خبر نے مژدہ جانفزا بنکر اسکے افسردہ دل کو ساتھ [illegible] ایا جو موسم بہار کی آمد مین اسکے پہلے جھونکے کی روح افزا سنسناہٹ جوانان چمن کے [illegible] فرط مسرت سے اسکا غنچۂ دل کچھ اسی طرح [illegible] غنچے دن بھر کجھہ شام کو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا [illegible] سے موافق [illegible] ہوا سے کھلتے پھٹتے

بے اختیاری کیسا تھا ایک مرتبہ کھلکھلا کر ایسے جامے سے باہر نکل پڑتے ہیں بہت خوش ہوا اور یہ سمجھا
کہ اب وہ کانٹا تو نکل گیا جو آنکھ میں کھٹکتا تھا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد اسکا ادہر ادہر دوڑنے والا خیال
اسکو ایک ایسے مقام پر لیگیا جہاں یاس وحرمان کی بہت ہیبتناک شکلیں دانت نکالے ہوئے نظر آئیں جنکو
دیکھتے ہی اسکی آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا گیا - سر پھرنے لگا اور یہ پریشان ہو کر اسطرح اپنے دل سے کہنے لگا
"اُف یہ تو بڑی خرابی ہوئی - ان کے ان بھائی تو انکے پہلے ہی سے دشمن جان ہو رہے، تھے انکو کھٹکا کسکا
رہا - ابتو بیچاری شاہزادی کی جان کی خیر مانگنی پڑی - خداوندا کیا کروں !" یہ کچھ ایسی حواس باختہ پریشانی
کرنیوالی باتیں تھیں کہ خیال ہی دل میں - دل سے زبان تک بڑی مشکل سے سو سو ٹکڑے ہو کر پہنچیں
اور تھوڑی دیر کیلئے اسکو بالکل خاموش کر گئیں - رنج وغم ترقی کر گیا اور اسی انتشار میں رقعہ لکھا جو
بالٹک ابھی شاہزادی ہنوریا کے پاس لیکر گیا تھا -
اب اسوقت اسکی عجیب حالت ہے طبیعت کو انتشار ہے کہ اسکے ہوش کو پریشان کر رہا ہے اور رنج وغم نے
اسکے دل کو دونوں ہاتھوں سے مسل رہا ہے کسیکا انتظار ہے - کان آہٹ پر لگے ہیں در دروازے پر
لگی ہوئی ہیں اور مشتاق نظر آنکھوں سے نکل نکل کر کسی کو ڈھونڈھ آتی ہیں -
جان اپنے انہیں خیالات میں ڈوبا ہوا تھا کہ میکسمس نے آکر کہا "لیجئے جناب وہ آگئیں"
ابھی یہ جملہ تمام بھی نہیں ہوا تھا کہ ہنوریا اسکے قریب پہونچ گئی - آگے آگے بالٹک تھا پیچھے پیچھے ویلی تھی
اور بیچ میں شاہزادی جو شرم سے اپنے منہ کو چھپائے ہوئے تھی - جان اشتیاق کے عالم میں اٹھا اور
اٹھکر استقبال کیلئے چلا - ہنوریا کی بدلی ہوئی وضع دیکھکر پہلے تو اسکو کچھ دھوکا ہوا اور یہ ٹھٹھک کر رکا
مگر جب بالٹک نے آنکھ سے اشارہ ہی اشارہ میں اسکو کچھ بتا دیا تو اسنے ایک عجیب ذوق شوق کے
عالم میں شاہزادی ہنوریا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور وہاں لاکر بٹھایا جہاں یہ خود بیٹھا تھا -
بالٹک ویلی میکسمس سب چپ چاپ کھڑی تھی اور جان ! نی حیرت کی نظر سے رہ رہ کر اس کثیف لباس
کیطرف دیکھ لیتا ہے جسکو ہنوریا اسوقت پہنے ہوئے تھی آخر اس سے نہ رہا گیا اور اسکے بڑھے ہوئے شوق نے اس حیرت
کو گفتگو کا ذریعہ بنا کر اسطرح اسکی ہچکیاں زبان کو گویا کیا " اللہ رے جامہ زیبی تمہاری جامہ زیبان + پہنا جو تمنے رنگ ہی
رنگ کھل گیا - ہائے یہ گورا بدن اور یہ لباس ! مگر خدا کی قسم یہ بھی کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے، مگر ہمیں اب خدا کیلئے یہ کپڑے
اتار ڈالئے اسنے مجکو بہت دھوکا دیا (اپنے منہ پر تھپڑ لگا کر) توبہ - توبہ معاف کیجئے گا پہلے دور سے مجکو بھی شبہ
گذرا کہ کوئی ماما - لونڈی چلی آتی ہے "
ہنوریا - (سر جھکائے ہوئے) تو اسمیں معافی مانگنے کی کونسی بات ہے ؟ آپکی محبت نے اگر مجکو لونڈی بھی بنا دیا تو

کوئی ہرج کی بات نہیں۔ کیا بس تھی نہیں۔

جان "آہ پیاری شاہزادی۔ تمہاری یہ باتیں سنا خدا جانے مجھے کیسا لگا کیا۔ ملوک [illegible]۔

خدا تم کو سلامت رکھے۔ پیاری شاہزادی اب تم مجھکو اجازت دو کہ میں [illegible] ہاتھ سے

اوتار ڈالوں جو تمنے [illegible] پہن لیا ہے اور یہ کرسی سے اوٹھو۔

شاہزادی (مسکراکر) "تو اب آپ تکلیف نہ کریں میں آپ [illegible] اوٹھتی ہوں۔ ایک [illegible]

دیلی یہاں آؤ"

دیلی حکم پاتے ہی فوراً حاضر ہوئی اور اسنے اُن کپڑوں کو اوتارا۔ یہ تبدیل [illegible] بعد [illegible] اس

ہنوریا اپنے خاص ڈریس میں ہو کو آگے [illegible] کرسی [illegible] اور [illegible] رنج و غم نے کہلا کہلا کر اسکو

بالکل نحیف [illegible] کر دیا ہے۔ وہ [illegible] رنگ ہوا [illegible] چہرے کی نضارت باقی

مگر پھر بھی تھوڑے دنوں کی آرام آسایش نے جو اُن کے خوف کی بات [illegible] بیٹھ گئی ہے [illegible]

پہلی سقیم حالت سے کسیقدر [illegible] ہے [illegible] کسیقدر خون نے پیدا ہو کر اسکی [illegible]

نیچے گلابی سُرخی کی ایک [illegible]

پہلے اسکے دل [illegible] سخت [illegible] اسوقت [illegible] حرکت اسکے پہلو میں

بیٹھنے والے [illegible] آہستہ [illegible]

آپکی قسم کہائی تھی۔ ذوق شوق [illegible] رگوں [illegible]

کار کی راہ [illegible] پاسی کے ساتھ [illegible] رگوں [illegible]

چہرے کا رنگ [illegible] کا کچہ اور ہی رنگ ہو گیا ہے۔ سُرخی میں [illegible] آگئی ہے۔ [illegible]

لطافت۔ گردن جھکی ہوئی ہے اور اس [illegible] چہرے پر [illegible] روشنی [illegible]

کر تڑپ رہی ہیں جنپر شوق اور شرم کو [illegible] جا بجا [illegible] سینے میں [illegible]

جو ابھی پیدل آنیکی وجہ سے چہرے پر نکل آیا تھا۔

جان بیخودی کے عالم میں چپ بیٹھا اپنی للچائی ہوئی نظریں اسکے چہرے [illegible] تھا [illegible]

[illegible] اسکی بیخودی پر [illegible] گیا اور یہ [illegible] کہنے لگا "[illegible]

شاہزادی تمتو بالکل پسینے ہو گئی [illegible]

ہنوریا "ہیں کچہ [illegible]

سخت مصیبتیں جھیل [illegible] اور اگر [illegible] ایسا ہی [illegible] تو آپ مجھکو [illegible]۔

تو تڑپ رہے ہو یا [illegible] کسی طرح چین آتے"

جان ۔ (تعجب سے) "کیا؟ مجکو خیال نہیں ۔ آہ جب آپ ہی کی تکلیف کا مجکو خیال نہیں ہوا تو میں [illegible] کیا کر سکتا ہے ۔ یہ تو غضب کی بات ہے کہ چاہے کوئی اپنی جان تم پر صدقہ کر دے مگر تمہارے نزدیک کچھ ہی نہیں"

ہنوریا (جان کی طرف دیکھکر) "کون؟ میں نے سمجھی ذرا صاف صاف فرمائیے [illegible] اپنے [illegible] ؟"

جان "بجا ۔ پیاری [illegible] کا کیا فائدہ تھا؟ مگر وہ تو کہیے دل میں"

ہنوریا (کیا کہا ۔ دل میں کہا ۔ زبان دبا لیں کہہ ڈالیں (ذرا بگڑ کر) میں یہ باتیں خوب سمجھتی ہوں میکسمس [illegible] تو سہی" اور سب سے وہی رقعہ نکالکر میکسمس کو دیا جو جان ابھی اسکو نام لکھ رہا تھا میکسمس اپنی دل میں ہنکو ٹہر ٹہر مسکرا رہا ہے ۔ جان رقعہ چھینے کیلئے اوٹھا ہے اور ہنوریا چیں بجبیں ہوکر کہہ رہی ہے "دیکھو خدا کی قسم یہ بات اچھی نہیں ہے میرا آپکے برا [illegible] ٹھہر جائیگی (میکسمس سے مخاطب ہوکر) بیٹھئے میرا [illegible] وہ دیکھیں جو انکو رقعہ دے" اب جان مجبور ہوکر بیٹھ گیا ہے ۔ اور ہنوریا میکسمس سے کہہ رہی ہے "ہاں تم آواز سے پڑھو"

میکسمس "حضور اسمیں یہ لکھا ہے ۔ پیاری شاہزادی ۔ آپکا اصل مرگیا ۔ آپکو صدمہ تو بہت ہوا ہوگا ۔ مگر خیر صبر کیجئے ۔ آج مجکو آپ سے ملنا بہت ضروری ہے مگر کسی طرح وہاں آ نہیں سکتا ۔ آپ سے جسطرح ممکن ہو تشریف لائیے ۔ آپکا منتظر جان بنجان"

ہنوریا ۔ (میکسمس سے مخاطب ہوکر) آپنے ملاحظہ کیا کیسی کیسی باتیں مجہپر ماری گئی ہیں ۔ پوچھیے مجکو کیوں رنج ہونیگا ۔ وہ تھا مرا اون سے جسطرح مجکو طعنہ دیا گیا ۔ مجکو ایسی باتیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں"

جان "تو کیا خفا ہی ہوگئیں (قریب آکر) کیوں کیا سچ خفا ہوگئیں شاہزادی صاحبہ؟" مگر شاہزادی صاحبہ کب سنتی ہیں کلاواکی [illegible] منہ پھیر لیا ہے ۔ اور ایک نہیں سنتیں"

جان "پیاری شاہزادی کیا بالکل خفا ہوگئیں اسطرح بلا وجہ پر اپنی جان سے میں نے تو مذاق کیا تھا [illegible] نے اچھا مذاق نکالا ہے میں ایسی مذاق سے درگذری ۔ باتیں خوب بنانا آتی ہیں نہیں کہتے [illegible] قلم سے نکل گیا بدگمانی کا خدا بھلا کرے وہ تو خیال [illegible] ہوا ہے لگی [illegible] ہنوریا کو [illegible] بہت کرکے اگر سچ کسی نعلی سے آمد اصل کو لکھا تھا ہوئے [illegible] شاہزادی [illegible] ہوگا تم ایسی باتیں [illegible] تمہارے سر کی قسم میں نے ہنسی سے [illegible] تم اسطرح [illegible] کہاں آپ اور کہاں وہ اصل [illegible]

آخر خیال کرنیکی کسی قسم کی مناسبت بھی تو ہونی چاہیے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ تمنے اپنا عوض لینے کیلئے تدبیر کی تھی"

ہنوریا "خیر شکر خدا کا۔ اچھا اب وہ تو آپ فرمائیں جسکے لئے اسوقت آپنے مجھکو یاد کیا ہے"

جان "ہاں اسکو میں کہتا ہوں مگر پہلے یہ بتا دیجئے کہ کیا سچ مچ آپ خفا ہو گئیں تھیں؟"

ہنوریا "میں خفا تو کیا ہوتی مگر ہاں جسوقت میں نے آپکے طنزیہ فقرہ کو پڑھا تھا اسوقت اسکا مجھکو رنج تو ضرور ہوا تھا کہ جب آپ بھی کے خیالات اس قسم کے ہو گئے تو پھر اور کسیکی کیا شکایت"

جان۔ (افسوس کے لہجے میں) "یہ مجھسے بڑی غلطی ہوئی جو میں نے یہ فقرہ لکھا (ہاتھ جوڑ کر) معاف کرنا اب کبھی ایسی غلطی نہو گی۔ کیوں اب تو کچھ رنج نہیں ہے۔ خطا معاف کر دی۔ ناراض تو نہیں ہو۔ فرمائیے؟"

ہنوریا "یا اللہ۔ تو اب اسکی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر خوش نہوتی تو آتی کیوں"

جان "اچھا تو پھر ہنسی بھی آجائے۔ وہ آئی۔ وہ آگئی۔" اور ہنوریا اپنے ہاتھ کی آڑ کر کے بے اختیار کے ساتھ ہنسنے لگی اور اسی کیساتھ اور سب بھی۔ اس ہنسی کے سلسلے کے ختم ہوتے ہی جان نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور بالٹک اور میکسمس سے مخاطب ہو کر کہا "خدا جانے آج کتنے دنوں کے بعد اسوقت اسقدر ہنسنے کا اتفاق ہوا"

میکسمس اور بالٹک "خداوند یسوع اب آپ دونو صاحبونکو ہمیشہ ہنستا ہی رکھے"

جان "آہ۔ خدا جانے تم لوگ کیا کہتے ہو۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو پھر کیا تھا۔ مگر مصیبت یہی تو اب آپڑی ہے۔ ہاں پیاری شاہزادی! اسوقت میں نے آپکو اس لئے تکلیف دی تھی کہ میں آپکا عندیہ دریافت کروں۔ آخر آپکا کیا منظور ہے۔ صاف صاف اسوقت کہدیجئے"

ہنوریا "پیاری جان بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم مجھسے پھر یہی سوال کرتی ہو۔ جو میرے قلب کو ایک سخت صدمہ دیتا ہے اور جسکا جواب میں بارہا تمکو دے چکی ہوں۔ کیا مجھکو تمسے کسی بات میں الگ ہو سکتا ہے"

جان "یہ میں خوب سمجھتا ہوں۔ مگر میں جس بات کو کہنا چاہتا ہوں وہ ایک بہت دشوار امر ہے [illegible]"

ہنوریا "یا اللہ تو کچھ کہو گی بھی۔ یا یونہیں ایک بات لیکر دل میں فرض کر لی ہیں تو ہر طرح پر تیار ہوں"

جان "خدا تمکو سلامت رکھے اگر ایسا مجھکو یقین ہوتا تو اسطرح میں آپکو اسوقت تکلیف ہی کیوں دیتا۔ اچھا پہلے تو آپ مجھکو یہ بتائیے کہ آپ ان کے مرنیکے بعد آپکو اپنے باب میں اپنے ماں بھائی کی طرف سے کیا امید ہے؟"

ہنوریا "مجھکو؟ یہ نہ پوچھئے۔ خدا ہی ہے جو اب وہ مجھکو زندہ چھوڑیں۔ کسی طرح اب نہیں بچ سکتی۔ ہرگز نہیں"

جان "خدا تمہارے دشمنوں کو بھی۔ بڑے ظالم ہیں۔ بیشک تمہارا یہ خیال سچا نہیں ہے اور مجھکو بھی یہی اندیشہ تھا۔ اچھا پھر ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے؟"

ہنوریا (ٹھنڈی سانس لیکر) "آہ میں کیا بتاؤں ت کی کوئی تدبیر ہو سکتی ہے" (گھبرائی ہوئی آواز میں) (لیکن ...)

کی جانکو صبر کر لینا (آنسو پونچھکر) تم یہ خیال کرنا کہ مجھکو اپنی مرنیکا رنج ہے - خدا کی قسم سب سے زیادہ یہی کوفت ہے کہ تم کیا کر دگے - آہ میری وجہ سے تمکو بہت مصیبتیں اٹھانا پڑینگی" اسقدر کہا اور زار و قطار رونے لگی -

جان کو اب کہاں تاب تھی - جوش گریہ بڑہا اور طفلان اشک بے چین ہوکر آنکھوں سے نکل پڑے میکسمس بالڈلک اور ویلی سب اسی حالت میں مبتلا تھے اور رو رو کر ان دونوں کے خیر کی دعائیں مانگتے تھے - بالآخر جان نے آنکو بہلا اپنی رومال سے شاہزادی کے آنسو پونچھے اور کہا - پیاری شاہزادی! آجتک جو آپنے کہا وہ میں نے کیا مگر اسوقت جو میں کہونگا وہ آپکو کرنا پڑیگا میرے نزدیک اب یہی بہتر ہے کہ ہم اور آپ دونوں کسی طرف چلدیں"

ہنوریا "مجھکو تمہارے کہنے میں کچھ عذر ہو سکتا ہے! نہیں - اور سچ یہی ہے ہر طرح میرا یہی فائدہ تھا آپ بھی مجھکو ملتے تھے اور جان بچنے کی بھی کچھ امید ہو سکتی تھی - مگر پیارے جان تم یہ تو خیال کر لو کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا - تمہارے دشمن غضب میں بڑھ جائینگے - اور تمہاری لیفٹننٹی - تمہاری سپہ سالاری - تمہاری دولت و حشمت سب خاک میں ملجائیگی تم ذرا سمجھو تو سہی"

جان "اونہہ - کچھ پروا نہیں - یہ سب باتیں فقط ایک تمہاری امید پر تھیں خدانخواستہ اگر تم نہیں تو پھر سب ہیچ ہے"

ہنوریا "میں نہیں جانتی ہوں کہ اسوقت تمکو کیا ہوگیا ہے تم خیال تو کرو کہ اگر ہمیشہ بے سر و سامانی کے ساتھ پھرا کئے تو کیا لطف ملیگا اور اگر کہیں پھر خدانخواستہ دشمنوں کے ہاتھ لگ گئے تو پھر کیا ہوگا؟"

جان "پیاری شاہزادی تم ان باتوں کا مطلق خیال نکرو - یہاں سے نکل چلنے پر کیا انکے فرشتے بھی پھر ہمکو نہیں پا سکتے - ہمکو بہت سے ایسے مقام ملینگے کہ جہاں ہم نہایت عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں فرانس اور پرشیا کے بادشاہ کئی بار بڑی تمنا کے ساتھ ہماری خواہش کر چکے ہیں ان دونوں مقاموں میں سے جہاں ہم پہونچ جائینگے وہاں ہم بہت عزت کے ساتھ لئے جائینگے اور پھر وہاں پہونچکر کسی کا کچھ زور نہیں چل سکتا"

ہنوریا - (تھوڑی سکوت کے بعد) بہت اچھا جو آپکی مرضی - میں تو آپ ہی کے خیال سے کہتی تھی آپ کی یہی خوشی ہے تو بہتر"

جان (بہت پرجوش لہجے میں) "خداوندا شکر ہے تیرا ہزار ہزار شکر (میکسمس اور بالڈلک سے مخاطب ہوکر) کہئے آپ صاحبوں کی کیا رائے ہے؟ سوچ سمجھکر جواب دیجئے گا"

میکسمس "ہاں پھر ایسی مجبوری کی حالت میں اور کیا ہو سکتا ہے - بہتر ہے"

بالڈلک "جو مرضی حضور کی اور شاہزادی صاحبہ کی! اگر آپکے نزدیک یہی مناسب ہے تو بہتر"

جان "تو پھر کون کون چلیگا - بالڈلک تم تو ضرور چلو گے - کیوں"

بالڈلک "جی ہاں - مجھکو کیا عذر ہے میں ایسے وقت میں چھوڑ سکتا ہوں! توبہ"

جان "اور ویلی تم؟"

ڈیلی: جی ہاں۔ میں بھی حاضر ہوں۔ جب ہماری حضور تشریف لے چلتی ہیں تو کیا میں یہیں رہونگی؟

جان: (ڈیلی کی طرف دیکھکر) تو بس اب جلدی چلنے کا انتظام کیجیے۔ اگر کسی کو عذر نہ ہو اچھا

ہنوریا: (رات کا ذکر کر کے) تو کیا اسی وقت!

جان: اور پھر کب! پیاری شاہزادی تم خوب یقین کرو اب ہمارا ایک لحظہ بھی ٹھہرنا اچھا نہیں۔ سمجھ لو کہ اس وقت سے اچھا کبھی موقع نہیں مل سکتا۔ آج سب خوشی کے مارے عیش و عشرت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ نشہ میں ڈوبے ہوئے ہیں سو گئے تو پھر کل دوپہر تک کروٹ بھی نہ لینگے۔ جبتک ہم لوگ کہیں سے کہیں ہو رہینگے پھر کیا ڈر ہے؟

ہنوریا: بہت اچھا جو آپ کی خوشی۔

جان: (بندگی عرض کرتا ہوا شکریہ دیکھکر مخاطب کر کے) اب جلدی [illegible] ہمارے باڈی گارڈ کے سواروں کو حکم دیدو کہ فوراً تیار ہوں اور پانچ گھوڑے [illegible]

اب جلدی جلدی چلنے کی تیاری ہو رہی ہے [illegible] بالکل [illegible] واسطے زرہ بکتر [illegible] اور یہ دونوں مدتوں کے بچھڑے ہوئے [illegible] بیٹھے ہوئے ہیں۔ جان کی حسرت بھری نظر آنکھوں سے نکل نکل کر ہنوریا کے [illegible] رہی ہے اور [illegible] ارمان و تمنائیں [illegible] ہو کر [illegible] مبارک [illegible] زبان تک آتی ہیں [illegible] سوا ہے اور ہنوریا کے لئے ایسی خوشی نے اسکا ایسا مالا مال کر دیا ہے کہ [illegible] وہ اندیشہ بھی اس وقت اسکے خیال میں نہیں آتے [illegible] سامنے آ جانا چاہتے [illegible] دل میں پیدا ہو جاتے ہیں اور نئے نئے [illegible] دل کی طرف سے [illegible] ہو جاتے ہیں۔ [illegible] رک جاتا ہے ؎

شوق کہتا ہے ابھی عرض تمنا کیجیے * دل یہ کہتا ہے کہ جلدی نہیں [illegible]

[illegible] آخر ضبط نہ ہو سکا اور بیساختگی کیساتھ اسی مضمون کا ایک لاطینی شعر زبان سے نکل گیا ؎

ادب کہتا ہے کہ [illegible] کیجیے * حیا کہتی ہے [illegible] پیاری شاہزادی [illegible]

ہنوریا: (شرم سے گردن جھکا کر) بھلا یہ بھی کوئی موقع ہے۔ [illegible] موقع محل سمجھ لیا جائیگا۔ ہمیں ایسی جلدی کیا پڑی ہے؟

جان: آہ پیاری شاہزادی تمہارے نزدیک ابتک جلدی کا [illegible] باقی رہا۔ خیال تو کرو [illegible]

گذر گیا ہے۔ آہ یہ میرا ہی دل تھا جسنے اتنے تک صبر کیا۔ مگر اب نہیں ہو سکتا"

سنوریا۔ پیارے جان! کیا مجکو تمسے کبھی انکار بھی تھا؟ یا آج ہی ہوگا! اگر مجکو خدا نے تمہارے لیے بنایا ہے تو اس سے زیادہ مجھکو کوئی اور خوشی بھی ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ مگر میری تمنا ہے کہ تم اسوقت تک مجکو حاصل کرتے جبتک کہ شریعت عیسوی مجکو تمپر مباح نکردے اور یہ اب اختیاری بات ہے۔ جو قبل عقد کر لینا حرام کرتا انسان کو خداوند کے سخت غضب میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے ہر فرد بشر کو بچنا چاہیئے"

جان (دبی آواز میں) "ہاں یہ تو تم سچ کہتی ہو مگر دل کو کیا کروں تمہاری طرح یہ نصیحت نہیں مانتا۔ مگر نہیں اسوقت میں تمہارا کہنا کرونگا (چونک کر) اوہ! ابھی تک اطمینان سے بیٹھا ہوا ہوں۔ چلنے کی فکر کرنی چاہیے" اتنا کہا اور جلدی جلدی اپنی روانگی کا بندوبست کرنے لگا نوکر چاکر سب حیران اور پریشان ہیں کہ آج یہ کیا معاملہ ہے مگر کسیکو اسکے قصد کی اصلا خبر نہ تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں سب سامان درست ہو گیا چلنے کی تیاری ہو گئی۔ باڈی گارڈ کا رسالہ کیل کانٹے سے درست ہو کر آ گیا اور اصطبل سے گھوڑے بھی۔ سب نے اپنی سپاہیانہ وضع بنائی اور ہر ایک نے اپنے اپنے جسموں کو آلات حرب سے اسی طرح آراستہ کر لیا جسطرح کہ لڑائی پر جانیوالے سپاہی کو چاہیے۔ خیر اور تو سبکی جو ہیئت تھی تھی مگر اسمیں شک نہیں کہ سنوریا کی وضع اسوقت دیکھنے کے قابل ہے۔ فوجی وضع کے پائجامے کو اسنے پائجامہ پر پہن لیا ہے۔ تمام کا کرتہ زیب تن ہے جسکو سرخ بانات کا لبادہ اور کوٹ اوپر سے چھپائے ہوئے ہے۔ پیش قبض ناف کمر سے لگی ہے۔ سر پر خودنما ٹوپی ہے جسکا حلقے دار جال لٹکتا ہوا ان بالوں کو چھپائے ہوئے ہے جو سر سے لٹکتے ہوئے پشت اور دوش پر پڑے ہیں۔ سنوریا ترکانہ وضع بنائے بائیکس کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور جان خود رفتگی کے عالم میں اسکی پیاری صورت دیکھ رہا تھا کہ میکسمس نے آکر کہا "قربان جائیے آپکی اس بیخودی کے کس اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں گویا کوئی فکر ہی نہیں ہے"

جان۔ "دیر تک رہا نہیں۔ میں بے فکر نہیں ہوں۔ کیا سب سامان درست ہو گیا اب کچھ دیر تو نہیں ہے"

میکسمس "نہیں کچھ دیر نہیں۔ بس آپ ہی کے سوار ہونیکی دیر ہے"

جان۔ (سنوریا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر) چلیے مجھے کیا دیر ہے (دو قدم چلکر ...) شاہزادی تمکو یاد ہے یہ کون مقام ہے؟ یہی جگہ ہے جہاں پہلے تم مجھے چھوڑ کر ... ملی تھی ... وہی جگہ ہے" اسقدر کہا اور سنوریا کو ساتھ لیے ہوئے اس جگہ جا کر ٹھہر گیا جہاں باڈی گارڈ کا رسالہ موجود تھا اور سواروں کے گھوڑے۔ جان نے رکاب تھام کر پہلے سنوریا کو ایک گھوڑے پر چڑھایا اور

پھر اپنے ایک معتمد الخدمت ملازم کو کانین کچھ کہکر خود گھوڑی پر سوار ہوا اور اسکے ساتھ اور سب بھی پہاٹک کا راستہ احتیاطاً چھوڑ دیا گیا اور سب پائین باغ کیطرف سے نکلکر شمال و مشرق کی سمت اپنے گھوڑون کو لیچلے۔

تھمینا رات کے اب دو بج گئے ہین سناٹا ہر طرف چھایا ہوا ہے، اور ہر چیز پر ایک سکوت برس رہا ہے بزم فلک کی زیب و زینت دینے والے ستارے اب اپنی آنکھین بند کر کر کے سوئے جاتے ہین۔ ہان شب زندہ دار ماہتاب کی آنکھ ابھی نہین جھپکی ہے مگر وہ بھی اب اس چادر سے منہ چھپا لیا ہے، جو برف کے گرنے سے آسمان سے زمین تک دھوئین کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ دنیا کے باشندے اس واقعہ سے بالکل بیخبر اپنے اپنے گھرونکے دروازے بند کئے سو رہے ہین اور جن بیچارون کو جاڑون کی ہوا کے چلتے ہوئے جھونکون نے طمانچے مار مار کر ابھی سونے نہین دیا ہے وہ بھی جاڑے مین کچھ ایسے ٹھٹھرے ہوئے پڑے ہین کہ اسوقت انکو بجز اپنی جان کے دنیا ومافیہا کی مطلق خبر ہی نہین ہے۔ سارا شہر شہر خموشان کا حکم رکھتا ہے اور یہ سب آبادی کے کنارے کنارے چلے جاتے ہین۔ ہنوریا بیچ مین ہے داہنی طرف جان کا گھوڑا ہے بائین طرف ملکسمس کا اور انکے پیچھے بالڈک اور دیلی کے گھوڑے ہین پھر انکے بعد تھوڑے فاصلے سے باڈی گارڈ کے پچاس سوار ہین جو آہستہ آہستہ چلے جاتے ہین۔

آبادی کے ختم ہوتے ہی انھون نے اپنے اپنے گھوڑون کو ایڑ دی۔ باگین اٹھا دین اور زور زور دون مین بھرے ہوئے گھوڑے وسیع میدان پاکر اسوقت کی چلتی ہوئی ہوا کیطرح فراٹے بھرنے لگے اسوقت کی دھندلی دھندلی روشنی مین تھوڑی دور تک تو یہ شمال کی طرف جاتے معلوم ہوئے۔ مگر پھر اسوقت کی گرتی ہوئی برف نے سنگ تفرقہ بنکر ہمکو ہمارے دو برس کے دوست سے ہمیشہ کیلئے جدا کر دیا۔ اب چونکہ ہمکو یقینی طور پر نہین معلوم ہے کہ ہمارا دوست یہان سے کہان جائیگا اور خیر سے اسکی معشوقہ بھی اسکو ملگئی ہے۔ رہی تاریخی حیثیت اس سے ہمکو اس امر کی امید نہین ہوسکتی کہ اب یہ پھر ملکہ بلیسینٹ یا اور دلمن ٹنی ان کے ہاتھ لگین گے اسوجہ سے ہم بھی اب اپنے بے مروت دوست کو رخصت کرتے ہین۔ فی امان اللہ۔ اور آپ بھی رخصت ہوتے ہین۔ خدا حافظ۔ رخصت۔ رخصت۔

پھر ملین گے اگر خدا لایا

فتوح عبد الحمید خان

مصنّفہ

منشی وجاہت حسین صاحب جھنجھانوی

جنگ یونان کا صحیح مرقع - ادہم پاشا کی سرگرم کوششین اور بالآخر سلطنت عثمانیہ کا یونان پر فتح پانا بہت خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے - کتاب مین متعدد تصاویر اور جنگ کا ایک مکمل نقشہ بھی دکھایا گیا ہے - چھپائی لکھائی بہت اچھی ہے - قیمت فیجلد عہ ر

فرمایش احباب

یہ مولوی محمد عمر سوز باؤنی کا بیمثل دیوان ہے جسکے اشعار دل کے ساتھ تیر و نشتر کا کام کرتے ہین - پڑھیے اور لطف اٹھائیے - قیمت ۴ ر

المشتہر

مینجر مرقع عالم پریس ہردوئی (اودھ)

اڈیٹر مرقع عالم کے منشیانہ معجزات

عبرت - جان ہنوریا کا دلچسپ قصّہ قیمت ہر حصّہ ۔/

جعفر و عباسہ - جعفر و عباسہ کا عشق ۱۲/ع

حسن سرور - بالکل سچّا واقعہ ...... قیمت ہر حصہ للعہ

رام پیاری - حکیم صاحب مرحوم کا آخری و بہترین ناول دو حصّے ۵/ عہ

اختر حسینہ - سنبھل کا ایک پُر درد واقعہ تعلیم النسواں پر بحث ۸/ع

نیل کا سانپ - انتانی کلیوپیٹرا کی حسرت بھری داستان ۹/ع

دیول دیوی - خضر خان اور دیول دیوی کا عشق ۱۲/ع

گورا - ریواڑی ضلع گوڑگاؤں کا سچّا واقعہ

دکھیا رانڈوں کی رام کہانی ۳/ع

المشتہر

مینجر مرقع عالم پریس - ہردوئی

(اودھ)